بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست فواید نجم الواعظین

ان هٰذه تذكرة فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلا

بفضل ملک العلام وبطفیل رسول انام یہ نسخہ بے عدیل موسوم بہ

نجم الواعظین

۱۳۰۷

تالیف واعظ شیرین زبان فصیح خوش بیان مولانا حاجی مولوی محمد نجم الدین علی صاحب کے

در مطبع محبوب شاہی واقع حیدرآباد دکن طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین الطاہرین اما بعد

ستایش ونیایش ملک علام ودرود نامحدود او پر سید انام کے جو تکمیل ایمان کے لیے لابدہی معلوم ہووے کہ حضرت جہان آفرین خالق الارض والسمٰوات نے بمحض لطف ولطفِ محض اپنے سکے آول خورشید خاور سفارت ورسالت ماہ منیر آسمان نبوت وجلالت نتیجہ خلق وایجاد کون ومکان سید الثقلین امام الخافقین رسول آخر الزمان صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وآلہ وصحبہ کو واسطے اشاعت انوار ارشاد وہدایت وازالت اظلام کفر وضلالت کے ساتھ آیات بینات ومعجزات باہرات کے مبعوث فرماکر بطفیل اوسکے شاہد دین واسلام کو زیور سے آکہلت لکم دینکم کے کمال حسن وحسنِ کمال عطا فرمایا تا نبا بمددگاری مسند آرایان خلافت یعنی خلفاے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو پروانے اوسی شمع رسالت کے اور ذرّے اوسی آفتاب نبوت کے تھے جمال جہان آراے اوسکے مشرق ومغرب شمال وجنوب کو منور کردیا ثالثا بتائید سطوت سلاطین نامدار ورؤساء بلند اقتدار کے چشمہ فیض وہی شہرت اوسکے چہار طرف جہان کے اوبر مستحکم فرمایا خصوصا آفتاب دولت واقبال عالیجناب سلطان زمان آصف دوران نظام جہان سکندر رفعت گار نثار دین احمد مختار افضل رؤساء روزگار حضرت آصف جاہ نظام الملک میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ وامثالہ کے کہ خلد اللہ

ملکہ و ظلالہ کا ملک دکن پر طلوع ہوا تبسم جہانیانکا نور عدل سے روشن ہوا
چہار طرف ملک دکن اس طرح کی آسودگی کسی قرن مین ندیکھا ہوگا اور سعادت
و اقبال اس بادشاہ کی غلامی سے صفت قبول سے موصوف ہوا اور شرار
آتش و کینہ مثل آب کے سینہ ہای رعایا مین تبدل پایا اور حسن تدابیر
شمس اوج فراست ماہ سپہر لیاقت قدردان علم و ہنر پارہ شناس
اہل جوہر والا خطاب نواب محمد مظہر الدین خان رفعت جنگ
مشیر الدولہ عمدۃ الملک اعظم الامراء امیر اکبر آسمان جاہ بہادر مدار المہام
سرکار عالی دام اقبالہ و شوکتہ کے شہر حیدرآباد فرخندہ بنیاد رشک افزای
امصار و بلاد ہوگیا قطع نظر کثرت آبادی اور دوسرے اوصاف عدل
و انصاف کے ترقی رواج علوم دینی و دنیوی جیسے یہان نظر آتی ہے
کہین نہین جابجا مدرسے کشادہ ہر طرف وعظ گوئی کے لئے منبر
استادہ خاص و عام بصدق دل بہر استفادہ آمادہ اگرچہ فن وعظ مین بہت سے
کتب زبان عربی و فارسی مین موجود ہین مگر کوئی کتاب ایسی نظر نہین آئی کہ
ایک ہی آیت شریف کی تشریح مین لکھی گئی ہو اسلئے عاصی پر معاصی حاجی
محمد نجم الدین علی عفی عنہ آسی غفر اللہ لہ ولوالدیہ نے جو زمانہ سے
جلوس مبارک حضرت بندگان عالی مد ظلہ کے سکونت پذیر شہر حیدرآباد
ہوکے طریقۂ وعظ کو جاری رکھا ہے اور بوسیلہ ذکر خیر کے واسطے شہر اور
شہریار کو دست بدعا ہے بتوفیق ایزدی و تائید باطنی و واسطے نفع خاص و عام باتمید حصول
ثواب اخروی و ابقاء یادگار عہد محبوب شاہی اس رسالہ کو تشریح مین آیۂ صوم بطریق وعظ
تحریر کرکے برعایت اپنے نام کے موسوم بہ نجم الواعظین کیا خدا تعالی اسکو حسن
قبولیت عطا فرماکے ہر مومن کو مطالعہ سے اسکے تصفیہ قلب و تکمیل ایمان اور اس عاصی کو

اپنی اور اپنے حبیب پاک کی محبت اور حسن نیا نمو مرحمت فرماوے آمین ثم آمین اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ اللہُ سُبْحَانَہٗ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ خلاصہ آیت اے لوگو جو ایمان لاے فرض کیا گیا اوپر تمہارے روزہ جسطرح کہ فرض کیا گیا تھا امم سابقہ پر تاکہ پرہیز کرو تم گناہون سے حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ یہ وہ ندا ہے کہ بہ مجرد سماعت اِس ندا کے اوامر پر قیام اور نواہی سے پرہیز پیدا ہوتا ہے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ یہ وہ ندا ہے کہ صاف اشارہ ہے طرف معرفۃ سابقہ اور صحبت قدیمہ کے اور لفظ اٰمَنُوْا اشارہ ہے طرف ایک رمز معلوم کے جو درمیان منادی اور منادیٰ کے واقع ہے اے عزیز وہ کونسی معرفت و رمز ہے اگر عقل سلیم اور نظر نور ایمان سے تامل کریں منکشف ہوتا ہے کہ یہ وہ بھید ہے جو کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کے زمرہ مین داخل ہوا کس لیے کہ لوح محفوظ پر فضیلت امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روز میثاق ثبت ہو چکی اور شرح صدر نور سے ایمان کے ایمان والونکا پایا گیا جسطرح اللہ تعالی نے فرمایا اَفَمَنْ شَرَحَ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ مراد شرح صدر سے ایک استعداد ہے جو موجود ہے فطرۃ انسانمین از وجہ شرافت استعداد مذکور کے خارج ہوتا ہے بالقوہ سے طرف بالفعل کے ادنی سبب سے مثل اکسیر کے کہ تھوڑی آتش سے طلا و نقرہ ہوتا ہے اور جسوقت کہ نفس بعید ہو قبول کرنے سے انوار الٰہی کو بسبب طالب ہونے جسمانیات کے پس استعداد مذکور مفقود رہتا ہے جسوقت تو یہ مقدمہ پایا ظاہر ہوگا کہ نور سے تجھکو نور کیا شے ہے نور عبارت ہے ہدایت و معرفت سے تا زمانیکہ شرح صدر نہو نور بھی حاصل نہین ہوگا یا قول اللہ تعالی کا باین طور پر مراد رکھتا ہے اَفَمَنْ شَرَحَ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ

لمن طبع علی قلبه خلاصہ یہ ہے ایا کون شخص ہے جو کشادہ کیا ہے اللہ
تعالی نے سینہ اوسکا قبول اسلام کے لئے مانند اوس شخص کے کہ جو ثبت
کیا قلب پر اوس شخص کے نور کو وقتیکہ شرح صدر ہو منور ہوگا قلب اوسکا مثل
طبع کرنیکے بمثال یک سوراخ کے جسقدر سوراخ زیادہ ہو یا دیگا روشنائی
زیادہ اخذ کرے گا علی ہذا القیاس جسقدر شرح صدر ہوگا اوسقدر نور ایمان
کا حاصل کرے گا **فائدہ** ندا دو قسم پر ہوتے ہین ندا علامت اور
ندا کرامت یعنی نداء تعرف کی اور ندا فضیلت کی ندا فرمایا تمامی انبیا کو ندا
علامت سے فرمایا یا آدم یا نوح یا ابراہیم یا موسی یا عیسی اور ندا فرمایا رسالت
مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نداء کرامت سے یا ایہا النبی یا ایہا الرسول
یا ایہا المزمل جمیع امم سابقہ کو نداء علامت سے فرمایا تورات مین قوم موسی
علیہ السلام کے لئے یا ایہا المساکین فرمایا اور قوم عیسی علیہ السلام کو
انجیل مین یا ابناء الماء والطین فرمایا جسوقتکہ توجہ فرمایا طرف امت محمد
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نداء کرامت سے قرآن مجید مین اسی مقام سے
زایدہ ذکر فرمایا خطاب سے یا ایہا المؤمنون کے پس جو شخص اس
خطاب مین داخل ہوا حاصل کیا چھہ فضیلت کو اول محبت الہی کو قال اللہ
تعالی یحبہم و یحبونہ دویم نصرت الہی کو قال اللہ تعالی و کان حقا
علینا نصر المؤمنین سیوم عزت قال اللہ تعالی و للہ العزۃ و لرسولہ
و للمؤمنین چہارم رحمت قال اللہ تعالے و کان بالمؤمنین رحیما
پنجم فضل و مغفرت قال اللہ تعالی و بشر المؤمنین بان لہم فضلا ششم
شفاعت عظمی قیامت کے روز قال اللہ تعالے بشر الذین آمنوا
بان لہم قدم صدق عند ربہم **فائدہ** مراد فرضیت صوم سے

یہ ہے کہ قہر کرنا دشمن خدا پر یعنے توڑنے سے نفس امارہ کے قلت اکل و شرب سے اور نفس کو اپنے ذلیل رکھنا اور مشروعیہ صوم کی اس وجہ یہ ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا عقل کو پس فرمایا متوجہ ہو طرف میرے عقل حسب حکم آلہی متوجہ ہوئی بعد از حکم فرمایا پلٹ حسب حکم آلہی پلٹی بعد از فرمایا مین کون اور تو کون عقل نے جواب دیا تو رب ہے میرا اور مین عبد ضعیف تیرا ہون اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا عقل ما خلقت خلقا اعز منک اے عقل کوئی ایک خلقت نہین پیدا کیا مین عزیز تر نزدیک میرے سوائے تیرے اسلئے اللہ تعالےٰ نے انسان کو اشرف مخلوقات کیا کہ قوت عاقلہ مدرکہ رکھتا ہے حقایق اشیا کے سلئے جس وجہ سے تجلی پاتا ہے انوار معرفت آلہی سے

نظم

تا نیامد جان آدم آشکار	ره نه دانستند سوی کردگار
راه پدید آمد چو آدم شد پدید	زو کلید ہر دو عالم شد پدید

نظم

شد ظہور او تجلی نور نور	گنج مخفی ازوی آمد در ظہور
گنج مخفی بود زیر خاک کرد	خاک را تا جان ترا افلاک کرد

اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا ولقد کرمنا بنی آدم بنی آدم کو بر نفس و بجسم قلب عطا کیا مراد بزرگی ظہور صفات کا اپنے کیا مراد بحر سے مستور کیا حقایق ذات کو اپنے بیچ ذات آدم کے اسلئے فضیلت مومنین کی ثابت ہوتی ہے جو ظاہر مومنین کا مجاہدہ سے آراستہ باطن تحقیق مشاہدہ سے پیراستہ اسی تنویر کا سبب ہے جو خلعت محبہم و یحبونہ سے سرفراز کیا فاذکرونی اذکرکم سے دارین کی

نجات عنایت فرمایا **نظم**

آدمی جیست صورت جامع	صورتش خلق حق در ولامع
متصل با حقائق جبروت	مشتمل بر دقایق ملکوت

اسے عزیز اللہ تعالی اس بحر مین چند کشتیان چھوڑا عبور دریا کے لئے اگر کوئی شخص کشتی توکل پر سوار ہوا دریائے شغل سے ساحل فراغت پر پوہنچا اگر کشتی قناعت پر سوار ہوا دریای حرص سے ساحل زہد پہ پہونچا اگر کشتی رضا پہ سوار ہوا دریاے غم سے ساحل فرح کو پہونچا اگر کشتی زہد پر سوار ہوا دریائے غفلت سے ساحل اگاہی پہ پہونچا جو شخص کہ کشتی توحید پر سوار ہوا دریاے تفرقہ سے ساحل جمعیت پہ پہونچا درحقیقت تفرقہ بقا مین ہے اور جمعیت فنا مین خودی اپنی ہلکہ تفرقہ ہے بیخودی اس حال کے مرتبہ جمع سے ہے **نظم**

بحساب خودی قلم درکش	در رہ بیخودی علم برکش
تا بجاروب لا نروبے راہ	نرسی در سراے الا اللہ

فائدہ مخلوقات چہار قسم پر ہین اوّل قوۃ عقلیہ حکمیہ بغیر شہویہ طبعیہ کے یہ قسم ملایکہ ہے دوّیم بالعکس یعنی فقط شہوۃ طبعیہ رکہتی ہین وہ قسم بہایم ہین سیوم ہر دو صفت حاصل نہین ہے وہ جمادات ہین چہارم مستجمع ہین قوت عقلیہ قدسیہ اور شہوت بہمیہ اور غضبیہ سے وہ حضرت بشر ہین بعد از پیدا کیا نفس امارہ کو جو موصوف غضبیہ و سبعیہ و بہمیہ جسطرح کہ عقل کو اپنی اطاعت کے لئے حکم فرمایا اسیطرح نفس امارہ کو بہی حکم فرمایا مگر اپنے امارگی کا سبب اطاعت قبول نہین کی اسلئے نفس امارہ کو ہزار سال آتش جہنم مین رکھا بعد از بہی اطاعت قبول نہین کی

بعد از ہزار سال آتش جوع مین رکھا بعد از اطاعت قبول کے یہی وجہ ہے فرضیت
صوم کی ثابت ہونے پر تاکہ عدم سرکشی نفس امارہ کے ہو اور رمضان مین آوے
اور درجہ صبر حاصل کرین اور درجہ صبر کا معیت آلہی رکھتا ہے جو اللہ تعالی نے
فرمایا ان اللہ مع الصابرین کس سلیے تجلیات انوار آلہی بغیر از صبر حاصل
نہین ہوتے ہین حدیث شریف وارد ہے الصبر کمال الایمان
اور اللہ تعالے نے فرمایا استعینوا بالصبر اور یہی نکتہ بیان کرتا
ہون اشخاص اغنیاء زمانہ ما بینکہ بھوکے نرہین قدر نعمت معلوم نہین کرسکتے
ہین اور فقرا کو فراموش کرتے ہین یوسف علیہ السلام اکثر اوقات بھوکے
رہتے تھے لوگ عرض کئے .. قدرت مین آپکے خزائن ہین کس سلیے
آپ بھوکے رہتے ہین جواب فرمایا جسوقتکہ پر شکم رہتا ہون فراموش
کرتا ہون بھوکونکو فائدہ طبیب بیمار کو حکم کرتا ہے فاقہ کے لئے
تاکہ عروق تصفیہ پاوین اسیطرح اللہ تعالی نے یہی حکم فرمایا صوم کا تاکہ
تصفیہ عروق کا گناہون سے ہووے اور نفع پاوے رحمت آلہی سے
موعظہ فضیلت بنی آدم بیان کرتا ہون بگوش ہوش مفہوم کرو اللہ تعالی
نے فرمایا ولقد خلقناکم ثم صورناکم ثم قلنا للملائکۃ اسجدوا
لآدم فسجدوا الا ابلیس لم یکن من الساجدین سجود ملائکہ کا
آدم علیہ السلام کے لئے سات مقام پر ذکر فرمایا اول سورۂ بقر دوم سورۂ
اعراف سوم سورۂ الحجر چہارم سورۂ بنی اسرائیل پنجم سورۂ کہف ششم
سورۂ طہ ہفتم سورۂ ص ملائکہ کو جو سجدہ کرنے کا حکم ہوا بعد از پیدا کرنے
ذریات آدم علیہ السلام کے کس سلیے کہ فرماتا ہے ثم صورناکم
یعنی موجود کئے ہم ذریت آدم کو پشت مین آدم علیہ السلام کے بعد از

موعظہ فضیلت بنی آدم

حکم کیا ہم نے ملائکہ کو تحیہ کرنیکی لئے اسلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولقد
کرمنا بنی آدم جبکہ ذریات آدم علیہ السلام وقت سجدہ ملائکہ پشت آدم علیہ السلام میں جمع تھیں یکی سجدہ
لینے کے مورد ہوئیں گو یہ تحیہ سجدہ تحیت کہلاتا ہے بنی آدم مرتبہ کمال
سے ظاہر ہوئے کہ بسبب غالب کرلینے شہوات غضبیہ و بہیمیہ و سبعیہ کے
درجہ انتہا کو پہونچے الا عباد اللہ المخلصین مگر وہ لوگ جو مخلصین سے ہوئے
اپنے درجہ اعلیٰ پر ہی رہے بلکہ ترقی پائی مولانا روم رح نے فرمایا نظم

خویش را نشناخت مسکین آدمی	از فزونی آمد و شد در کمی
خویشتن را آدمی ارزان فروخت	بود اطلس خویش را بر دلق دوخت

فائدہ کمالیت انسان کے تین چیز سے حاصل ہوتی ہے صحت
اعتقاد و حسن معاشرت و تہذیب نفس لیکن مراد صحت اعتقاد سے
تصدیق حق تعالیٰ ہے اور حسن معاشرت مواسات کرنا کمالات کے
ساتھ ارباب استحقاق سے اور تہذیب نفس کی اقامت صلوٰۃ
و زکوٰۃ سے اور ایفا وعدہ کا کرنا اور صبر کرنا بلایہ پس مجموع اس
کمالات کا آیت شریف سے ظاہر و باہر ہے قولہ تعالےٰ ولکن
البر من آمن باللہ والیوم الآخر والملائکۃ والکتاب
والنبیین واتی المال علی حبہ ذوی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین
وابن السبیل والسائلین فی الرقاب واقام الصلوٰۃ واتی الزکوٰۃ
والموفون بعہدہم اذا عاہدوا والصابرین فی الباساء والضراء
وحین الباس اولئک الذین صدقوا واولئک ہم المتقون
موعظہ کتب بمعنی فرض آیا ہے یعنی کتب علیکم الصیام ای
فرض علیکم الصیام صیام بمعنی امساک آیا ہے صامت الریح

جو وقت کہ ہوا مرقوف ہو کہا جاتا ہے صمت خاموشی کو کہتے ہین مریم علیہا
السلام نے جو جواب دیا قوم کو اپنے قال اللہ تعالے نذرت للرحمن
صوما فلن اکلم الیوم انسیا مراد صوم سے خاموشی ہے کس لیئے
کہ مریم علیہا السلام نذر خاموشی کے سے لیئے مامور تہین اسلیئے صوم خاموشی
سے موسوم پایا لیکن صوم نزدیک اہل شرع کے مراد ہے امساک کرنا
طلوع فجر سے غروب آفتاب تک ساتہ شرائط کے جو اندر فقہ کے مذکور
ہونگے لیکن طریقہ کہ روزہ دار مواظبات شرعی رکہین دران حال
نفس کا امساک طلوع فجر سے غروب آفتاب تک ہو گر اس لیئے کہ نفس
ہمیشہ راغب رہتا ہے مرغوبات کا جو وقت کہ مرغوبات دنیوی
معنی مین گشتن کے داخل ہووا اور اکثر رغبت او وقت ہوتی ہے
جب خواب سے ہوشیار ہوتے ہین اور خواہش آدمی کی تر و تازہ
رہتی ہے اور حواس آدمی کے کشادہ رہتے ہین ہر ایک شی کو دیکہتا ہے
اور نام اوس کا سنتا ہے اور خیال کرتا ہے اور آرزو کرتا ہے اور
دوسرونکو دیکہتا ہے کہ کہاتے ہین اور پیتے ہین اور ساتہ عورت
کے مشغول رہتے ہین اور وقت شب ہر شخص کو خواب غفلت کا رہتا
ہے مثل میت کے پڑا رہتا ہے نہ کسی چیز کو دیکہتا ہے اور نہ نام
اوسکا سنتا ہے اور خیال کرتا ہے اور نہ کچھ سنتا ہے اس لیئے
اکثر اشخاص وقت خواب کسی ایک نوع کا اشتغال نہین رکہتے ہین
سوائے خواب کے لکن جماع وقت خواب جو واقع ہوتی ہے اگر
بتامل نظر کرین مقتضائے نفس نہین ہے کس لیئے شکل و شمائل
و لباس و زیور و حرکات زنان جو روز روشن ظاہر ہوتی ہین جس

وجہ سے اشتعال طبع پیدا ہوتی ہے شب کو حاصل نہین ہوتی ہے اور وقت شب
جو جماع کہ واقع ہوتی ہے دفع طبیعت سے ہوتی ہے کہ مجاری منی پر ہونے
سے دفع ہوتے ہین اوسوقت شکل دیوار اور شکل پری مین کچھ فرق نہین رہتا
ہے بہرحال سبکی طبیعت حاصل کرنا غرض رہتی ہے لیکن بعض اشخاص
ناقص العقل وقت شب مثل روز روشنائی چراغہاے عیش و آرام مین
گذارتے ہین جسوقت کہ حالت بیداری سے شب گذارین اولاً حضرت
کا چہرہ مبارک منحوس نمایان رہتا ہے دویم سستی و فتور عقل عاید حال
ہوکے مبہوت سا بیٹھے رہتے ہین اس لئے روز محل لذات نفس کا
ٹھہراتا کہ کمال لذت نفس کے لئے حاصل ہو وقت شب محل غفلت کا رہا
یہی وجہ ہے جو اللہ تعالی نے غفلت نفس کو دور کرنے کے لئے تہجد
کا حکم فرمایا قولہ تعالی ان ناشئۃ اللیل اشد وطاء واقوم قیلا بدرستیکہ
وقت شب یا عبادت شب کی سخت تر ہے کس لئے وقت شب سبب
رنج و کلفت کا ہے اور نفس پر انتہائی مشقت عاید ہوتی ہے یا فراغت
قلب کو حاصل ہوتی ہے امورات دنیوی سے تاکہ جمعیت قلب متوجہ عبادت
الٰہی ہووین بیت

خاموش شد عالم بشب تا چست باشی در طلب ؞
زیرا کہ بانگ عربدہ فتو نیش خلوتگاہ لست ؞

مراد ناشئہ سے ساعات لیل ہین جبتک انسان متوجہ ہووے عبادت
و فکر شب تاریک مین بیچ خانہ تاریک کے حواس مشغول نہین ہوتے
ہین طرف محسوسات کے لہذا متوجہ ہوتا ہے قلب خواطر روحانی اور
افکار الہیہ پر اور وقت روز حواس مشغول رہتے ہین محسوسات پر

پس نفس فراغت نہیں پاتا ہے احوال روحانی کے لئے لہذا وقت شب انوار الٰہی سے فیض پانے کے لئے مقرر فرمایا تا زمانہ کہ خواب غفلت جو لازمہ وقت شب ہی دور نکریں انوار الٰہی سے بہرہ مند ہوتی ہیں

شعر

اللیل للعاشقین ستر	یا لیت اوقاتہا تدوم

بیت

چون درد ل شب خیال او یار منست	من بندہ شب کہ روز بازار منست

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وجعلنا اللیل لباسا یعنی گردانی ہم شبکو پوشش کہ مخفی رہے ہر ایک شی نظر سے صاحب فتوحات قدس سرہ نے فرمایا کہ شب لباس اصحاب لیل کا ہے تا کہ نظر سے اغیار کی پوشیدہ رہین اور لذت مکالمہ و محاضرہ و مشاہدہ سے فائدہ پاوین حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ شب پردہ روندگان کا ہے اور روز بازار بیدار سحرگاہ کا ہے فائدہ اشد وطاء یعنی موافقت و ملازمت کے بھی آیا ہے یعنی اشد موافقۃ قولہ تعالیٰ لیواطئوا عدۃ ما حرم اللہ اسے لیوافقوا یعنی خشوع اور خلوص اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنے کے لئے وقت شب موافق ہے کیلئے قلب اور لسان کو موافقت رہتی ہے بسبب تاریکی کے محسوسات سے دور رہتا ہے لہذا لسان و قلب کو شدت مواطات حاصل ہوتی ہے ضرور ہے جس عبادت مین مشقت زاید ہو لذت بھی زاید حاصل ہوتی ہے حدیث شریف مین وارد ہے افضل العبادات احمزھا ای اشقہا یعنی شاق تر عبادت افضل ہے اللہ تعالیٰ نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیام لیل کے لئے حکم اسطرح فرمایا

انما امرتك بصلاة الليل لان موافقة القلب واللسان فيه اكمل
وايضًا الخواطر البليلة الى المكاشفات الروحانيات انتهٰى خلاصہ نہین امر
کئے ہم صلاۃ لیل کے لئے مگر اسوجہ سے کہ موافقت قلب ولسان کامل تر ہے
اور خواطر لیلیہ مکاشفات روحانیہ کے لیئے اتم ہوتے ہین واقوم قیلا یعنی راست
تر ہے وقت شب مقال کے لئے یعنی قراءت قرآن مجید کے لیئے دل
فارغ رہتا ہے اور زبان موافقت رکہتی ہے دل سے کسلئے زبان سے قراءت
کرتا ہے اور دل سے تفکر کرتا ہے اور مراد ناشیۃ اللیل سے درمیان مغرب
وعشا کے ہی وارد ہے یا ما بعد عشا کے صبح صادق تک اور بقول عائشہ رضی
عنہا کے ناشیہ وہ ساعت ہی جو خواب سے بیدار ہو دین تہجد کے لیئے
اقوم قیلا اسوجہ سے بہی ثابت ہے کہ وقت شب آوازین وحرکتین
اور اقوال سے غیرہ سے محفوظ رہتا ہے کس لئے تمامی اشخاص وذی روح
خواب غفلت مین رہتے ہین قیل وقال اوس وقت کا اقوم یعنی قایم تر رہتا ہے
خلاصہ اس اجمال کا یہ ہے وقت روز اکثر آدمی کے امورات کونیہ معاشیہ
انتظام کارخانہ دنیا مین اور طلب مال وجاہ اور تلاش معیشت وزن وفرزند
وخدمت آقا وخاوند مین مستغرق رہتی ہے اور کمال دوری عالم روحانی
سے پیدا ہوتی ہی جس وقت کہ شب داخل ہووے مثل بہایم کے پڑی رہتا ہے
نیک وبد کی تمیز نہین رہتی ہے خواہش نفس بہی اصل دور رہتے ہین بغیر از دور
کرنے خصلت بہیمیہ کو تقرب الٰہی محال ہوتا ہے وقت شب فی حد ذاتہ نزول
انوار وبرکات لاہوتیہ کا ہے جبوقت کہ عبادت الٰہی وقت شب واقع ہو نور قرآن
ونورانیات مجتمع ہوکے ایک عمود نورانی پیدا ہوتا ہے جس وجہ سے ظلمات
نفسانی دور ہوتے ہین فرد دل در دو بند وز غیرش بگسل + ہر چہ جز دوست بگذر

انزول + اور حدیث شریف مین وارد ہے نزول باری تعالی یعنی رحمت الٰہی
ہر شب بآسمان دنیا پر ظاہر ہوتی ہے تا آنکہ باقی رہے ثلث لیل اور اللہ تعالی حکم
فرماتا ہے کون شخص دعا مانگتا ہے قبول کرتا ہون کون شخص سوال کرتا ہے
عطا کرتا ہون حاجت کو اوسکی اور کون طلب مغفرت کی رکھتا ہے مغفور کرتا
ہون تا زمانیکہ طلوع فجر ہو حدیث ینزل تبارک وتعالی فی لیلۃ الی السماء
الدنیا حتی یبقی ثلث اللیل الاخیر فیقول من یدعونی فاستجیب لہ
من یسألنی فاعطیہ من یستغفر فاغفرلہ حتی یفجر قولہ تعالی ان
لک فی النہار سبحا طویلا وقت روز شغل دنوی زیادہ ہوتی ہین اسلیئے
شواغل اور اسباب مختلفہ کا ہجوم رہتا ہے یہی حالت تجسم کے واقع ہونیکا
سبب نفس کشی کے لیئے حکم صوم کا ہوا تاکہ ورزش یعنی حبس نفس سے
قطع شہوات نفسانی حاصل ہو مثال ریاضت کروانی حیوانان واطفال کے
کہ اول ترک الوفات کروا کے مشغول بکار کرواتے ہین دوم اکثر گناہان
قوتین شہوت وغضب کو واقع ہوتے ہین اور عبادت صوم کی شہوت وغضب کو توڑتی ہے کیونکہ مدار شہوت وغضب کا
قوت روح ومزاج پر سو قوت ہے اور قوت روح کے اغذیہ واشربہ
سے غالب استعدادات کا پاتا ہے جب وقتیکہ قلت غذا اور آب سے
کوشش کرین روح نرم ہوتی ہے اور طاقت اجرا شہوت وغضب
کی دور ہوتی ہے لہذا مومنین کے لئے عبادت صوم کی تقرب پائی تاکہ
بواسطہ ریاضت انوار الٰہی حاصل کرین اسلئے تعین پر روزے کے
قول اللہ تعالی کا دال ہے کلوا واشربوا حتی یتبین لکم
الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی
اللیل یعنے کہاوین اور پیوین تا وقتیکہ نمایان ہووے رشتہ سیاہ سے

رشتۂ سفید رشتۂ سیاہ کنایہ ہے تاریکی شب سے رشتۂ سفید کنایہ ہے
روشنائی روز سے ثم اتموا الصیام الی اللیل تمام کرو تم صوم کو تا شب فائدہ
صوم کی تین مراتب ہین صوم عوام صوم خواص صوم خواص الخواص صوم عوام
محفوظ رکھے اپنے بطن کو اکل و شرب سے اور فرج کو شہوات سے
حدیث شریف وارد کم من صائم لیس له [illegible] الجوع والعطش یعنے بہت صائم
ایسے ہین حاصل ہے انکے لئے بہوکی اور پیاسی رہنا اس ترک
اکل و شرب سے کچھہ حاصل نہین کر حاصل [illegible] ہے جو نفس کشی ہے تا مد
[illegible] نہین ہر کلمہ اعضا محفوظ [illegible] گناہون سے حدیث شریف
مین وارد [illegible] الانسانی کو حاجت نہیں صوم سے ترک اکل و شرب
سے فقط بلکہ ہر ایک عضو کو اور قلب کو محفوظ رکھین سب حکم شرع شریف
اور نفس امارہ کو اپنے توڑین تا کہ رجوع کرے طرف نفس مطمئنہ کے بحدیث
وال [illegible] لیس لله حاجة ان یدع طعامه وشرابه فائدہ باز رکھنا
زبان کو کلام باطل سے حکم روزہ کا رکھتا ہے اور محفوظ رکھنا جوارح کو کارہاے
بد سے جزاء نماز کی پاتا ہے اور سوای خالق کے خلق سے امید نہین رکھنا
ثواب صدقہ دینے کا رکھتا ہے اور باز رہنا تصدیع دینے سے خلق اللہ کے
ثواب جہاد کا رکھتا ہے انبیاء بنی اسرائیل پر اسیطرح حکم فرمایا اوحی اللہ تعالی
الی نبی من انبیاء بنی اسرائیل وقال صمتك عن الباطل لك صوم وحفظك
الجوارح فی المحارم لك صلوٰة وایاسك عن الخلق لك صدقة وكفك الاذی
عن المسلمین لك جهاد دویم صوم الخواص صوم صالحین کا ہے جو باز رکھنا گناہون سے
اعضا کو اپنے اول باز رکھنا چشم کا محارم سے دویم محفوظ رکھنا زبان کو غیبت و
کذب سے اور چغلی و حلف دروغ سے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عن انس رضی اللہ عنہ قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خمسۃ اشیاء تحبط الصوم
ای تبطل ثوابہ الکذب والغیبۃ والیمین الغموس والنظر بشہوۃ یعنی
باطل کرتا ہے ثواب روزہ کا جھوٹ اور غیبت اور سخن چینی اور قسم دروغ اور نظر
کرنا عورات غیر پر شہوت سے اور حدیث شریف میں وارد ہے دروغ گوئی
علامت نفاق کی ہے اور نفاق کے ساتھ آمیزش ایمان کی نہیں ہوتی ہے
عن عبد اللہ بن عمر رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اربع
من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منہن کانت
خصلۃ من النفاق حتی یدعہا اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب
واذا عاہد غدر واذا خاصم فجر متفق علیہ مشکوٰۃ جو شخص کہ رکھا چار خصلت
زمرۂ منافقین سے شمار کیا جاتا ہے تا وقتیکہ ترک نکریں خصائل مذموم
کو دائرۂ اسلام سے خارج رہتا ہے اول امانت میں خیانت کریں دویم وقتیکہ
کلام کریں جھوٹ کہیں سوم عہد شکنی کریں چہارم وقتیکہ جدل کریں
دروغ گوئی و سرکشی کریں فائدہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص
جھوٹ کہتا ہے دور ہوتا ہے جمال اوسکا سو وقتیکہ جاوے جمال حاصل
ہوتی ہے بدخلقی بدخلقی معذب کرتے ہی نفس کو اور علی مرتضیٰ رضی اللہ
عنہ نے فرمایا اعظم الخطایا اللسان الکذوب یعنی خطای بزرگ
نزدیک اللہ تعالے کے زبان دروغ ہے وقال النبی صلی اللہ علیہ
علیہ والہ وسلم اذا کذب العبد تباعد الملک عنہ میلا من نتن
ماجاء وقتیکہ جھوٹ کہا بندہ دور ہوتے ہیں فرشتے اوس دروغ گو سی
ایک میل مسافت میل کی چہار ہزار قدم ہوتے ہیں اور غیبت بدترین زنا
سے ہے کس لئے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الغیبۃ

اشد من الزنا یعنی غیبت بدترین زنا سے ہے اور سورۂ حجرات مین اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے لا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا
فکرھتموہ خلاصہ آیت یہ ہے نہین غیبت کرین بعض تمہارے بعض کیتئین
آیا دوست رکہتا ہے کوئی تمہارے سے کہ کہاوے گوشت بہائیکو اپنے
درحالیکہ وہ میت ہو پس مکروہ رکہو تم اوس چیز کو جو غیبت کرتے ہو مثل کہانے
گوشت مردہ کے ہوگا فائدہ غیبت وہ ہے کہ غائبانہ مین کسی کی سخن
بد کہین درصورتیکہ مواجہت مین اوسکے کہنے سے رنجیدہ ہووے اسلئے
منع غیبت کے لئے حکم فرمایا حاصل آیت شریف سے غیبت مومن کی منع ہے
ترکہ کا فرکی کیونکہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے ان یاکل لحم اخیہ اس جملہ کی
تطبیق ثابت ہوتی ہے جملہ سے انما المومنون اخوۃ کے یعنے نہین ہین مومن
مگر آپس مین نسبت برادری کی رکہتے ہین ازروی شراکت دین کے کس لئے
منتسب ہین اصل واحد مین جو ایمان ہی اور درمیان کافر و مومن کے برادری
حاصل نہین ہے جبوقتکہ مومن مرا اور ایک برادر کافر کو چہوڑا برادر
وارث نہین ہوتا ہے مگر دوسرے مومنین وارث ہوتے ہین متروکہ
کے لئے باوجودیکہ برادری نسبی کے حاصل نہین ہے وراثت بسبب کافر
ہونیکے مال لاوارث بیت المال مین داخل ہوگا بیت المال پر حقیت مومنین کی
ہوگی پس ثابت ہوا وراثت ایمان کی قوی تر ہے اور برادری بہی قوی تر
ہوگی اسیواسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا انما المومنون اخوۃ تشبیہ لحم اخیہ
سے یہ نکتہ ہے عرض انسان کا ظاہر اخون وگوشت ہے اگرچہ کہ پوست
بزرگ ہے خون وگوشت سے درحالیکہ خون وگوشت جواز ہو پوست
بطریق اولیٰ ہوگا اس مقدمہ سے تاکید زاید ثابت ہوتی ہے کس لئے دشمن ہی

وقت غضب کے قصد رکھتا ہے تاکہ چابین گوشت دشمن کا اپنے لہذا التشبیہ دی
گئی اکل لحم سے جس وقت کہ غیبت کیا جاوے مغتاب خبر نہین رکھتا ہے اور تصدیع
بھی نہین پہونچتی ہے اوسکو علی ہذا القیاس اگر تو گوشت میت کا کہاوے میت
کو بھی تصدیع نہین ہوتی ہے باوجود عدم اطلاع مغتاب کے قبیح تر ہے
اور ایک مثال بیان کرتا ہون اگر نزدیک مضطر کے گوشت جانور میت کا
موجود ہو اور میت آدمی کی بھی ہو اختیار گوشت جانور مردار کو کرے گا
قیاس کر غیبت بدتر ہے گوشت جانور مردار سے **فائدہ** غیبت
چھہ شخص کے جواز ہے اول ظالم کی اوس شخص کے روبرو جو انصاف
کر سکتا ہے اور ظلم ظالم کا دور کر سکتا ہے دویم اعانت طلب کرنا فعل
منکر پر ایسے شخص کے نزدیک جو تغیر دے سکتا ہے اگر بغیر اعانت
طلب کرنیکو ذکر کرین داخل غیبت ہے سویم روبرو مفتی کے طلب
فتوی کے لئے استفسار کرین بغیر تعین شخص کے فلان شخص کے لئے
جو اسطرح کا فاعل ہو کیا کہتے ہو چہارم معلوم کرین طالب علم کو اگر قصد
اوسکا کسی فاسق سے تعلیم پانے کا ہو اور اگر کوئی نیک شخص کسے یک فاسقہ
سے عقد کا خیال کرے حال فاسقہ سے اطلاع دیوے کس لئے حدیث
شریف مین وارد ہے کہ ذکر کرو تم حال فاسق کو جو حال کہ رکھتا ہو تاکہ پرہیز
کرین اشخاص جیسا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذکروا
الفاسق بما فیہ کی یحذرہ الناس پنجم یہ حکم تارک الصلوۃ کو بھی شامل
ہے ششم اوس شخص کا ذکر کرین جو ارادہ غیبت کا نہو فقط یعنے فلان نابینا
اور فلان لنگ بلکہ ذکر مذکور سے تعظیم شخص کے مذکور ہو **رباعی**

آنکس کہ لوائے غیبت افراختہ — اوزتن مردگان غذا ساختہ

اقسام جواز غیبت ۱۲

وآنکس کہ بعیب خلق افراختہ است — زانست کہ عیب خویش نشناختہ است

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین درباب غیبت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے عرض کیئے فرمایا ذکر کرتے ہو تم اوس چیز کو جو بہائی تمہارا مکروہ جانتا ہے
درصورت موجود ہونے اوس شے کے شخص مذکور میں مرتبہ غیبت رکھتا ہے
وگرنہ داخل بہتان ہے اور اللہ تعالے نے فرمایا والذین یوذون المومنین
والمومنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا واثما مبینا خلاصہ آیت
وہ لوگ جو اذیت دیتے ہیں برادران مومن و زنان مومنہ کو بغیر ازکسب کرنے
اوس شے کے پس اوٹہایا اونہوں نے بوجہ جہوٹ کا اور صریح گناہ کا
جسطرح کہ جو سے کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یوذون اللہ ورسولہ انسان نہیں ہے
قادر اذیت خدای تعالی پر جو تصدیع پہونچے اللہ تعالی کو مگر تصدیع بایں طور
ثابت ہوتی ہے اگر شرک خدا میں کریں جو لائق خدائی نہو اسیطرح اذیت
مومن کے ہی ثابت ہوتی ہے قول سے مومن کے لئے بالتخصیص قول کا
ذکر فرمایا کس لئے قول عام ہی خارج ہوتا ہے قلب سے اور لسان
دلیل اوسکی ٹہہرے پس قول داخل ہوتا ہے قلب غیر میں اور راستہ اوسکا
گوشہاے غیر ہیں شعر

ان الکلام لفی الفواد وانما — جعل اللسان علیہ دلیلا

اور عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز طول قامت کی عورت
جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو حاضر ہوئی جناب عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا ھذہ طویل القامۃ یہ عورت طول قامت کی ہے جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الفظی الغیبۃ فلفظت مضغۃ
من لحم یعنے تلفظ کرے تو غیبت ہے پس ڈالے تو ایک گوشت پارہ کو زبان سے

اذیت
مومنین
قول غیر

بیان غیبت

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اوس روز سے اسطرح کا ذکر کسی ایک
بشر کا مین نے نہین کیا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم من اغتاب فی عمرہ مرۃ یعاقبہ اللہ عشر عقوبات الاولی
یصیر بعیدا من رحمۃ اللہ والثانیۃ یکون نزع روحہ عند موتہ شدیدا
والثالثۃ یقطع الملائکۃ صحبتہ والرابعۃ یصیر قریبا الی النار والخامسۃ
یصیر بعیدا من الجنۃ والسادسۃ یشتد علیہ عذاب القبر والسابعۃ یحبط
عملہ والثامنۃ یتاذی روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتاسعۃ یسخط اللہ علیہ
والعاشرۃ یصیر مفلسا یوم القیامۃ عند المیزان یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ غیبت کیا عمر خود مین ایک وقت عذاب کرتا ہے
اللہ تعالی دس دفعہ عقوبت اول ہوتا ہے دور رحمت سے دویم عذاب سکرات کا
شدت سے ہوگا سیوم ملائک صحبت سے جدا ہوتی ہین چہارم قربت دوزخ کی
رکھیگا پنجم بعید جنت سے ہوگا ششم عذاب قبر کا شدت سے ہوگا ہفتم ناچیز
ہوگا عمل نیک اوسکا ہشتم روح جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو اذیت پہونچتی ہے نہم فقیر رہتا ہے روز قیامت مین نزدیک میزان کے
اوسکی اعمال نیک وسکی چہین لیے جاوینگی اور دیے جاوینگے اوس شخص کو جسکی
وہ غیبت کیا تہا اور غیبت کرنے والا تہی دست ہوگا جس وقت کہ تہی دست اعمال
خیر سے ہو لایق دوزخ کا ہوگا نعوذ باللہ من ذالک دہم لایق غضب الہی کا ہوگا
حکایت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے سنا کہ فلان شخص نے غیبت اونکی کیا ہے ایک
طبق پر میوہ تیار کرکے روانہ فرمایا اور کہلا فرمایا تیرے نیکیان مجھکو اللہ تعالی
ہدیہ کر چکا میری غیبت کرنے کے سبب اسلئے مین بہی تجھکو ہدیہ روانہ کیا ہون
حکایت عیسی علیہ السلام نے دیکھا کہ ابلیس لعین ایک ہات مین شہد

بیان نمیمہ

اور دوسری ہات مین خاک رکھکے چلا جا رہا تہا استفسار فرمایا حقیقت سے دو شئے مذکور کی جواب دیا شہدت شیرین کرتا ہون زبان کو غیبت کرنیوالونکے اور خاک چہرہ پر یتیمونکے ڈالتا ہون تاکہ کوی یتیمونپر رحم نکرے اور کا خیر یتیمونکے لیئے ظاہر ہووے کس لیئے یتیمونپر رحم کرنیوالا درجہ اعلی رکھتا ہے نزدیک اللہ تعالی کے نمیمہ یعنی چغلی سے محفوظ رہنا کس لیئے حدیث شریف مین وارد ہے عن ابی هريرة رضي الله عنه قال النبي صلى الله عليه وسلم من مشى بالنميمة بين اثنين سقط الله تعالى عليه في قبره نارا ليحرقه الى يوم القيمة جو شخص کہ سعی کیا چغلی کے لیئے درمیان دو مومن کے مسلط کرتا ہے اللہ تعالی آتش کے تئین قبر مین تمام کے تاکہ اذیت پاوے قیامت تک حکایت ہے وہب بن منبہ سے وقتیکہ سوار ہوئے نوح علیہ السلام حسب حکم الہی کشتی پر ہر ایک نوع سے یک جفت ہمراہ اپنے رکھا اور منع فرمایا جفت ہونے سے تاکہ توالد و تناسل اندرون کشتی کے نہو کتے نے صبر اختیار نکیا اس معنی کے اطلاع نوح علیہ السلام کو بلی نے دی کتے کو ملامت فرمایا بارثانی اسیطرح بلی کی خبر دی جناب نوح علیہ السلام نے ہر دو کے حق مین دعا سے بد فرمایا یہی وجہ ہے ہر دو کے جماع کے وقت شہرت ہوئیگا تاکہ رسوا ہووے حدیث شریف مین وارد ہے جو شخص کہ کہولا ستر کو مومن کے کہولتا ہے ستر اوسکا اللہ تعالے قیامت کے روز قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا كشف ستر المومن يكشف الله ستره يوم القيمة اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ سخن چین داخل جنت نہوگا وعن حذيفة رضي الله عنه قال سمعت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يدخل الجنة قتات نظر کرنا شہوت سے محارم پر یہہ بہی مفسد صوم ہے اگرچہ زنا نہین

بیان نظر بمحارم

نگر ایک حصہ زنا کا پاتا ہے کس لئے ابتدا نظر شہوت کے پونچاتے ہی مرتبہ
زنا کو حکایت عثمان رضی اللہ عنہ کے روبرو ایک اعرابی حاضر ہوا
معاینہ کے بعد فرمایا تیرے سے بوے زنا کی آتی ہے اعرابی نے کہا آیا وحی آپ پہ
نازل ہوتی ہے جو اسطرح بیان فرماتے ہو بعد از عرض کیا راہ مین ایک عورت
پر نظر شہوت کی کیا ہوئی زنا نہین کہ اسلئے حدیث شریف مین وارد ہے
اتقوا الفراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ فنا ئدہ اللہ تعالی
عالم ہے خیانت چشم کا ... یا بالفعل خائنۃ
الاعین ... خیانت نظر کے کی ہے
یا معنی سنے مصدر کے یعنی خیانت کرنا ... معنی سے ملاقات
کے آیا ہے مراد استراق نظر کا طرف مالا یحل کے یعنی دزدی کرنا نظر
طرف اوس چیز کے جو حلال نہین ہے جسطرح کہ کرتی ہین اہل ریب اور اللہ
تعالی فرماتا ہے ما تخفی الصدور یعنی عالم ہے اوس شئے کا
جو مخفی دلونمین ہین یعنی مضمرات کا بھی دانندہ وہی ہے حاصل
کلام یہ ہے افعال دو قسم پہ ہوتے ہین افعال جوارح اور افعال
قلوب افعال جوارح سے خیانت چشم کی ہے جو اللہ تعالی عالم ہے
اس فعل کا اور افعال قلوب کا بھی اللہ تعالی عالم ہے یعنی مخفیات کا
تمہارے دانندہ ہے اسلئے اللہ تعالی فرماتا ہے واللہ یقضی
یہ حکم موجب ہوتا ہے کمال خوف کو اپنے صاحب سی ہر شئے کے لئے
دقیق ہو یا غیر دقیق امام قشیری نے فرمایا خیانت چشمونکی چھوڑنے کے لئے
اوقات مناجات کے یعنی وقت مین اشتغال الی اللہ کے خواب غفلت
کو اپنی دامن مین گھیر رکھنا جسطرح کتاب زبور مین اللہ تعالی فرماتا ہے

خیانت چشم

نال

دروغ گو وہ شخص ہے جو دعوی محبت کرتا ہو اور خواب کو دوست رکھتا ہو من نام علینا نام عین رضائی

نظم

خواب را باد یدہ عاشق چہ کار
چشمہاے عاشقان را خواب نیست
چشم او چون شمع باشد آشنا
یکنفس آن چشمہاے آب نیست

فائدہ

حدیث شریف مین وارد ہے روز حشر ہریک چشم گریہ کریگی مگر وہ چشم جو محفوظ رہی محارم سے اور ہر روز دو ملک ویل کرتے ہین مردونکو عورات کے لئے اور ویل کرتے ہین عورتونکو مردون کے لئے قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم مامن صباح الا وملکان ینادیان ویل للرجال من النساء وویل للنساء من الرجال لطیفہ یوسف علیہ السلام نے محفوظ رکھا چشمونکو اپنی نظر شہوت سے سالم رہے بلا سے زلیخا نے دراز کی چشمون کو اپنی واقع ہوئی بلا ہین آدم علیہ السلام نے نظر کی طرف درخت ممنوع کے خارج ہوے جنت سے قابیل فرزند آدم علیہ السلام نے وقتیکہ نظر کی اخت ہابیل پر واقع ہوا عذاب ابراہیم علیہ السلام نے نظر محبت کی فرمائی اپنے فرزند اسمعیل علیہ السلام پر حکم ذبح کا ہوا اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حکم فرمایا لا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منھم یعنی مت دراز کر ہر دو چشم کو تیرے سات خواہش اوس چیز کے جو بہرہ مند کئے ہم اوس اشیا سے کس لئے کفار فجار جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو از تمام حظوظ نفسانی سے طمع دینے تھے اسلئے اللہ تعالے نے حکم فرمایا چشم کو اپنی راغب نہ لاوین طرف متاع دنیا کے فائدہ اداست نظر

کے دلالت کرنے ہی بحسب ظاہر بہتر سے دنیا کے لئے حاصل آیہ کے یہ ہوتی ہے کہ قدر تقلیل بہذہ اللذایذ یعنی باعتبار قلب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لذائذ دنیا کے بے مقدار ہین رباعی

پیش دریائے قدر حرمت تو ٭ نہ محیط فلک حبابے نیست
دارے آن سلطنت کہ در نظرت ٭ ملک کونین در حسابی نیست

اور اللہ تعالے نے فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اخفض جناحک للمومنین پست کر بازو کو تیرے مومنین کے لئے مراد خلق عظیم سے ہے اور عدم التفات طرف اغنیا کے نظم

ذات ترا وصف نیکوخوی است ٭ خوی ترا سر سایہ نیکوی است
روز ازل دوخته حکم قدیم ٭ بر قد تو خلعت خلق عظیم

اللہ تعالے نے حکم فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واضمم الیک جناحک من الرهب یعنی وابستہ کر طرف تیرے دو بازو کو تاکہ خوف عاید ہو کفار کے لئے **فائدہ** خفض بیچ لغت کے مخالف رفع کا ہے یعنی بلندی کا جسطرح کہ حال قیامت مین فرماتا ہے خافضۃ رافعۃ یعنی پست ہونگے گناہگار اور بلند ہونگے مومنین

فائدہ

اے عزیز تا زمانیکہ نفس امارہ کو شہوات سے باز نہ رکھیگا مراد اخروی کو نہ پہونچے گا اللہ تعالی فرماتا ہے واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوے فان الجنۃ ھی الماوی یعنی جو شخص کے ڈرا استادگی کو روبرو خدائے تعالی کے مقام عتاب مین آنے کے لئے اور باز رکھا نفس کے تئین

خوف الٰہی

اپنی خواہشات سے جو حرام و ناشایستہ ہوویں پس آرامگاہ اوس شخص کے
لیے بہشت ہوگی بعض مفسرین نے تفسیر اس آیت شریفہ کی اسطرح کی ہے
کہ یہ آیت شان مین اوس شخص کے ہے کہ قصد معصیت کا کرے درآن
حال وہ خلوت مین رہے اور قادر بہی رہے مگر خوف خدای تعالے کا
دامن گیر ہوکے باز آوے معصیت سے **فایدہ** خوف اللہ تعالی کا مسبوق
ہوتا ہے اور علم اللہ تعالی کا سابق ہونا لابد ہے کس لیے تا زمانیکہ علم تمامہ
نہوگا موجب خوف کا نہوگا اس لیے حدیث شریف مین وارد ہے نہین
خوف رکہتے ہین عباد اللہ تعالی سے مگر علماء بوجہ زیادتی علم کے چنانچہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا
جسکو خوف اللہ تعالی کا ہو سبب واقع ہوتا ہے دفع کرنے خواہش نفسانی
کے لئے علۃ اوسکی علم باللہ ہونا حاضر رہے جسوقتکہ تو موصوف ہوا اوصاف مذکورہ سے
درآنحال جمیع قبایح اجیہ ہونگی تیرے سے اور موصوف ہوگا تو جمیع حسنات
وطاعات سے **نظم**

گر نفسے نفس بقربان بست	کفش بیاور کہ بہشت آن تست
نفس کشندہ سر نفسے سوی بست	ہر کہ خلافش نفسے زد برست

حدیث شریف مین وارد ہے تا زمانیکہ نظر کرنے سے شہوت کے محارم
غیر پر محفوظ نہ رہیگا اون عورات سے جو تیرے سے متعلق ہین محفوظ
نرہیگی نظرون سے اغیار کے حدیث شریف مین وارد ہے عِفُّوا عَنْ
نِسَاءِ النَّاسِ تَعِفُّوا النَّاسُ عَنْ نِسَائِکُمْ **حکایت** ایک عورت صالحہ
جو شوہر اوسکا زیور ساز تہا اور دکان مین شخص مذکور کے کئی سال سے
ایک سقا باجرت پانی ڈالتا رہا ایک روز غیر حاضری شوہر عورت مذکورہ کے

ہات اوس عورت کا گرفت کیا عورت نے خوف الٰہی ظاہر کیا تھا اوس خیال سے باز آیا اور محجوبانہ خارج خانہ ہوا بعد از یک ساعت کے شوہر اوس عورت کا داخل مکان ہوا عورت مذکورہ نے اپنے شوہر سے استفسار کیا آیا تیرے سے کوی یک طرح کا عصیان صادر ہوا ہے جواب دیا ایک عورت حسینہ کو بنگڑیان پہنایا اور اوسکی حسن پر خیال کر کے بنظر شہوت ہات اوس عورت کا مضبوط پکڑا بعد از خوف خدا کا لاحق ہو کے چھوڑا عورت نے اوسکے جواب دیا قصاص تیری عورت سے ظہور ہو چکا جو تو نے برادر مسلم کی عورت سے کیا اور روز دیگر سقا مذکور نے نزدیک عورت صالحہ کے حاضر ہو کے عفو قصور کے لئے کہا عورت نے جواب دیا نہین ہے خوف تجہیر کس لئے جو تو میرے سات کیا قصاص میرے شوہر کا تہا جو غیر عورت کے ساتھ کیا اسلئے حدیث مذکور اس حکایت کو تطابق رکھتے ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا اِنَّ اَصْحَابَ الْجَنَّةِ فِیْ شُغُلٍ فَاکِھُوْنَ اصحاب جنت سیر جنان تحت درخت طوبی کرتے رہین گے در انحال ایک حور ظاہر ہو گی اور کہیگی السلام علیک یا ولی اللہ اور اہل بہشت استفسار کرینگے کہ تو کون ہے جواب دیگی دیکہنے پیشانی پر میرے لکہا ہوا رہیگا ہٰذِہٖ ھِیَ لِمَنْ غَضَّ بَصَرَہٗ عَنْ حَرَامِ الدُّنْیَا اے عزیز حصول بہشت و حور بہشت موقوف نظر محارم سے ہونے پر رہی تیسرا بازرکھنا گوش کا کلام مکروہ سے اللہ تعالی نے فرمایا اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰئِکَ کَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا یعنے سماعت و بصارت و قلب ہر ایک سوال کئے جایگا فردا قیامت اس مقام پر اشکال ہوتا ہے کس لئے ثبوت سوال کا عاقل پر ہوگا جوارح ذوی العقول نہین ہین صلاحیت ذوی العقول ہونکی نہین رکھتے ہین جواب

نقصان استماع کلام مکروہ

اگر کوئی شخص سکھے کہ واسئل القریۃ یعنی سوال کر تو قریہ کے تئین مراد اہل قریہ سے ہوتا ہے پس انسان کے حواس بمثل اہل قریہ کے ہونگے ہر ہر فرد کو کہ سکتے ہین کہ کسلیے سنا تو جو جواز نہین تھا کسلیے دیکھا تو جو حلال نہین تہا کسلئے قصد کیا تو جو شرع شریف مانع ہوئی تہی مقصد کے لیئے اور یہ بہی جواب سوال کا ہوگا حواس انسانی آلات نفس کے واقع ہوے ہین اور نفس بمنزلہ امیر کے ہے استعمال حواس کا مصالح امیر کے لئے ہوتا ہے اور امور استعمال کے اگر خیر مین ہووین مستوجب ثواب کا ہوگا اگر استعمال عصیان مین ہو مستوجب عقاب کا ہوگا کسلیے اعضا بہی فردای قیامت مستفید حیات سے ہونگے بسبب حصول حیات کے لیاقت شہادت دینیکی رکھینگے جسطرح اللہ تعالی نے فرمایا یوم تشہد علیہم السنتہم وایدیہم وارجلہم بما کانوا یکسبون پس ثابت ہوا تخلیق حیات سے عقل و نطق اعضا کا یہی وجہ ہے صلاحیت سوال کئے جانے کے لئے فائدہ حدیث شریف مین وارد ہے جو شخص کہ سنے کلام کسی ایک قوم کے لئے جو وہ قوم مکروہ جانتی ہو ڈالی جائیگا گوش سامع مین سیشہ گلایا ہوا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من سمع حدیث قوم وھم یکرھون صبت فی اذنیہ الآنک وھو بالمد الرصاص المذاب اور اللہ تعالی نے فرمایا کل نفس رھینۃ بما کسبت الا اصحاب الیمین ہر نفس آدم مرہون ہے اپنے اکتساب پر سوای اصحاب یمین کے یمین وہ لوگ ہین جو اعمال نامہ اونکا سیدہے ہات دیا جاویگا کس لئے وہ مغفور ہونگے ابن عباس نے فرمایا اصحاب یمین سے مراد مومنین ہین کلبی رح نے فرمایا اصحاب یمین وے لوگ ہین کہ جنکے ارواح کی حضوری آدم علیہ السلام کے سیدہے بازو پر ہوئی ہے جو اللہ تعالی نے

فائدہ

بیان اصحاب یمین کا

فرمایا هُوَ كَالْعِرْقِ فِی الْعِنَبَةِ لَا اُبَالِی علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اصحاب یمین سے
اطفال مومنین ہیں انتہی استماع کلام مکروہ میں امام غزالی رحمۃ اللہ نے فرمایا
اثر طعام کا شکم میں قریب الزوال ہے اثر کلام کا گوش میں قائم رہتا ہے تا عمر
اور سماعت کرنے والا کلام مکروہ کا شراکت رکھتا ہے متکلم سے چہارم دور رکھنا
ماکولات کو اپنے مشتبہات سے کیلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا یَا اَیُّهَا الرُّسُلُ
كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۔ یَا اَیُّهَا الرُّسُلُ کا خطاب کل رسل پر
ہوتا ہے حالانکہ رسل مختلف زمانہ میں مبعوث ہوئے ہیں تاویل اس اشکال کی
یہ ہے جبکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب فرمایا تمامی
رسل کی حضوری کے ساتھ حکم فرمایا تاکہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو گرانی خاطر نہ رہے اور اس حکم سے یہ ظاہر ہوتا ہے تمامی رسل اس خطاب میں
شامل ہیں شان نزول اس آیت کے اسطرح مفسرین نے تحریر فرمائے ام عبداللہ
اخت شداد بن اوس نے رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افطار کے لئے ایک قدح
دودھ کا روانہ کئے تھے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قدح کو پھیر
رد فرمایا حاضر ہو کے استفسار کیا فرمان ہوا یہ دودھ کس جانور کا ہے عرض کیا
بکری کا دودھ ہے اور مال سے اپنے بکری خرید کی ہے ارشاد ہوا انبیا تہیں ماذون
ہیں مگر اکل طیبات پر بعد از یہ آیت نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اسی دودھ سے افطار فرمایا اور مومنین کے حق میں اللہ تعالی نے فرمایا یَا اَیُّهَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ کہاؤ تم
پاکیزہ چیزیں جو روزی دینے ہم تمکو اور سپاس کرو تم اللہ تعالی کا اگر ہو تم خاص
اوسکے ہی لئے عبادت کرنے والے طیب معنی سے حلال کے ہے اگر ہر ایک شئے
موجود رزق حلال ہوتا لفظ طیب سے ذکر نہیں فرماتا کس لئے معنی طیب کے

احتراز شبہات

لغت مین ستلذ مستطاب کو کہتے ہین پس معنی ہین لذائذ ما احللنا لکم
ہو گی یعنی لذائذ وہ چیزین ہین جو حلال کئے ہم تمہارے لئے بعد از فرمایا ان کنتم
ایاہ تعبدون اس کلام سے کئی معنی ہوتے ہین معنی اول ان کنتم عارفین
باللہ و بنعمہ اگر ہو تم پوچھنے والے معبود کو اپنے اور نعمت کو اوسکی اس کلام
پہ نکتہ ظاہر ہوتا ہے جس شخص کو یہ معرفت حاصل ہو سواے اوسکے دیگر کو نہین
پوچھیگا معنی دوم ان کنتم تریدون ان تعبدوا فاشکروہ یعنی
اگر ہو تم ارادہ رکھنے والے عبادت کا اللہ تعالی کی شکر کرو تم اللہ تعالی کے ہی لئے
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فان الشکر راس العبادۃ یعنی شکر
تمامی عبادات کا سر ہے معنی سیوم واشکروا اللہ الذی رزقکم ھذہ النعم
ان کنتم ایاہ تعبدون یعنی شکر کرو تم اللہ تعالی کا جو رزق دیا تمہارے لئے
باین نعمت ہا اگر ہو تم اللہ تعالی کے ہی عبادت کرنے والے کس لئے حدیث قدسی وارد ہے
انی والجن والانس فی نباء عظیم اخلق و یعبد غیری وارزق و یشکر غیری
یعنی تحقیق کہ مین اور جن وانس مسافت بعید رکھتے ہین کس لئے خالق مین ہون اور
عبادت غیر کی کرتے ہین اور رزاق مین ہون اور شکر غیر کا کرتے ہین حاصل ہر دو آیت
کا تا زمانیکہ اکل حلال نہو ظہور عمل صالح کا محال ہے اسے عزیز مقام غور کا ہے انبیاء
علیہم السلام باوجود علو مرتبہ کے اس تخم پیرہین شراکت رکھتے مین پس غیر انبیاء کے
لئے کس درجہ پر تخم پیرہو گی فائدہ حاصل اکل حلال کا بیان کرتا ہون کہ اکل حلال
مقدم ہے عمل صالح پر کسلئے لقمہ تخم عمل کا ہے جبوقتکہ تخم بہتر ہو درخت بھی بہتر ہوگا
اس ہر دو آیت کو بغور تامل کر کہ اللہ تعالی نے انبیا کے لئے حکم فرمایا یا ایھا الرسل
کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اگرچہ انبیا علیہم السلام کے شریعت
مختلف تھی اتفاق دو چیز مین رہا ماکولات طیبات دوم توحید مین اس کلام سے

اکل حلال

ثابت ہوتا ہے تا ز مانیکہ ماکولات طیبات نہو قیام کمال توحید کا محال ہوگا
علی ہذا القیاس مومنین کے لئے حکم فرمایا یَا اَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوا کُلُوا مِن طَیِّبٰتِ
مَا رَزَقْنٰکُمْ اِن کُنتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُونَ یعنی عبادت اللہ تعالی کے لئے درجہ
قبول کو نہیں پہونچتی ہے تا زمانیکہ ماکولات طیبات سے نہو کمال خلق کا
ساوق آتا ہے ظہور بقا پر ظہور بقاء انسان کا بواسطہ رزق کے ہوتا ہے انسان
بواسطہ رزق حلال کے اپنے معبود کی عبادت کا اخذ ہوگا صاحب منہاج کا قول
ہے جو غذا کہ شریعت میں حلال کی گئی ہے حکم عدالت کا رکھتی ہے جو شخص کہ تناول
غذا کا حسب حکم شرع کیا اثر اسکا تمامی اعضا پر ہوگا اور بواسطہ تمامی اعضا
کے افعال حسب عدالت شرع ظاہر ہونگے اگر غذا مخالف حکم شرع تناول
کی جاوے اثر طغیانی کا پاکے مرتکب عصیان کا ہوگا **مثنوی**

دست و دل از زمزم و کوثر بشوی
آب از سر چشمه تقوی بجوی

لقمه که در اصل نباشد حلال
زد نفت مرد مگر در ضلال

قطره باران تو چون صاف نیست
گوهر دریائے تو شفاف نیست

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ
بَیْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا یَعْلَمُهُنَّ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی
الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِیْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ
کَالرَّاعِیْ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِكُ اَنْ یَّرْتَعَ فِیْهِ اَلَا اِنَّ لِکُلِّ
مَلِكٍ حِمًی اَلَا اِنَّ حِمَی اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے درمیان ہردو کے
مشتبہات واقع ہوتے ہیں نہیں معلوم ہے اکثر اشخاص کو پس جو شخص

کہ پرہیز کیا شبہات سے دور ہوا عیب سے ورنہ محل اشتباہ مین پڑا پس ڈالا ہات کو اپنے حرام پر مثل چرویکے ہو جانورون پر اپنے اطراف چراگاہ سے نگاہ رکہتا ہے تا کہ تجاوز نکرین چراگاہ سے علی ہذا القیاس ہر ایک پادشاہ کو سیلگاہ رہتی ہے پس اطراف چراگاہ اللہ تعالی کا محارم ہین تا کہ تجاوز نکرین حلال سے طرف حرام کے مثال شکل تنزل کے

ضروری	مباح	مکروہ	حرام	کفر

جسوقتکہ بندہ اکتفا کیا ضروری پر امن پایا اگر قدم رکھا مباح پر مکروہ پر قدم رکہنیکی وسعت حاصل کیا جسوقت مکروہ پر قدم رکھا وسعت حاصل ہو وے حرام پر قدم رکہینگی یقین تصور کر کفر پر قدم رکہیگا مثال شکل ترقی کی

فرض	واجب	سنت	مستحب	آداب

جسوقتکہ فرض ادا کیا پس مرتبہ ادای واجبات کا حاصل کیا واجبات کہیر لیتے ہین سنن کو سنن سے مرتبہ مستحبات کو پہونچتا ہے اگر مستحبات پر قایم رہا آداب بہی حاصل ہوتی ہین قول عمر رضی اللہ عنہ کا ہے تَادَّبُوا ثُمَّ تَعَلَّمُوا قول ابو عبد اللہ بلخی کا ہے اَدَبُ الْعِلْمِ اَكْثَرُ مِنَ الْعِلْمِ عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا اگر کہی شخص کی توصیف کرین کہ وہ علم اولین و آخرین رکہتا ہے فوت ملاقات پر اوسکی تاسف نہین کرتا ہون تاسف فوت ملاقات پر اوس شخص کے کرتا ہون جو تادیب نفس پر اپنے قائم رہے

شعر

آدِبُوا النَّفسَ يا اَيُّهَا الْاَصْحَابُ ‍ طَرِيقُ الْعِشْقِ كُلُّهَا آدَابٌ

اے عزیز ایمان ایک شہر ہے جس شہر کو پانچ حصار ہین حصار اول طلائی دوم نقرہ سیوم فولاد چہارم جس تیجم خشت گل کے پس ضرور ہے کہ استواری دیوار گل کی کرے جسوقت کہ نفس امارہ کی اطاعت کرے دیوار گل پر نظر نہین کرے یقین تصور کرے استحکام دیوار جسکے خلل پیدا ہوا اسیطرح ہر ایک دیوار پر دشمن حملہ آور ہونیکے اقتدار رکہتا ہے

برین قیاس ایمان پانچ دیوار کی حصار مین واقع ہے اول دیوار یقین دوم
اخلاص سیوم دیوار ادائے فرایض چہارم دیوار ادای سنن پنجم حفظ آداب
تا زمانیکہ حفظ آداب پر قایم رہے شیطان لعین کو طمع ہوتی ہے کہ پانچ دیوارین
توڑکے ایمان پر نظر ڈالے اسلیے مومن کو ضرور ہے کہ حفظ آداب جمیع امور
وضو و صلوٰۃ و بیع و شرا و اکل و شرب مین رکھے تاکہ نور قلب کو حاصل ہو اور
مداخلت شیطان کی نہو **فائدہ** تقوی کے لئے چہار نشان ہین حفظ
الحدود و بذل المجہود و الوفاء بالعہود و القناعۃ بالموجود **مثنوی**

متقی را چہار نشان باشد	حفظ احکام شرع اول آن
ثانیا آنچہ دست رس باشد	بر فقیران دہد یکسان باشد
عہد را باوفا کند پیوند	ہر چہ باشد بدان شود خرسند

فرمایا عمر بن عبد العزیز نے تقوی صیام نہار و قیام لیل نہین کہلاتا ہے
بلکہ تقوی وہ شے ہے تارک محارم کا اور موذی فرض الٰہی کا ہووے
اور تقوی وہ شے ہے کہ عامل حکم خدا و رسول کا ہو جس سے ایک نور حاصل ہو
اوس نور مین زندگی پاوے اللہ تعالی نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا
اللہ تعالی ساتھ ان لوگون کے ہے جو تقوی اختیار کئے قیاس کر جسو قتکہ اللہ تعالی
تیرے سات ہو تو نور الٰہی تجھکو کسدرجہ پر پہونچاوے گا کسلیئے تقوی ایک
ہوا ہے بستان قرب کی جو شخص کے فایز اس ہوا کا ہوا قرب الٰہی پایا آیت
شریفہ مین لفظ مع کا دلالت کرتا ہے قربیت الٰہی پر اور اللہ تعالی نے
فرمایا تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی یعنی توشہ لیو تم پس بہترین توشہ
تقوی ہے **فائدہ** تقوی شریعت مین طمع و تشویش نفس کو دور رکھتا اور
مردم سے سوال نہین کرنا سواے اپنے خالق کے حدیث قدسی وارد ہے

اقسام التقوی

اَنَا بُدُّكَ اللّٰازِمُ فَالْزَمْ بُدَّكَ یعنی ضرور تیرا اٹھہرا بس لازم کر تو ضرور کو تیرے
اور نزدیک عارفون کے تقویٰ پرہیز گاری کو کہتے ہین اور امام قشیری رح
نے فرمایا تقویٰ عوام کا دور رہونا گناہ سے اور تقوٰہ خاص پرہیز کرنا ماسوی اللہ سے
یعنے ماسوی اللہ سے روگردان ہونا **بیت**

گناہ آمد شہود ماسوی اللہ	ازین نوع گناہ استغفر اللہ

حقیقت توشہ کی یہ ہے کہ راہ عشق کی بے توشہ کے طے نہین ہوتی ہے اور
بے توشہ شوق کے مرحلہ محبت طے نہین ہوتا **بیت**

زاد راہ عاشقان در دست روی زاد راہ	رہ زین گونہ بہت بسم اللہ کہ دارد عزم راہ

فایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ
يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ یعنی جو شخص ایمان لایا خدا و
رسول پر اور پرہیز کیا گناہون سے بسبب خوف خدا و رسول کے گردانتا ہے
اللہ تعالےٰ اُسکے لیئے راہ پاک دنیا و آخرت مین اور روزی دیتا ہے از
وجہ حلال بحساب **نظم**

از سبہا بگذر و تقویٰ طلب	تا خدا روزی رساند بی سبب
حق زجائے بخشدت رزق حلال	کہ نباشد در گمان و در خیال

اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت شریفہ کی تفسیر اسطرح
فرمائی مَخْرَجًا سے مراد کہ راہ پائیگا شبہات دنیا کے دور ہونیکے لیئے اور تشنگی
موت اور شدائد یوم قیامت سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
قَرَأَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَخْرَجًا مِنْ شُبُهَاتِ الدُّنْيَا وَمِنْ غَمَرَاتِ
الْمَوْتِ وَمِنْ شَدَائِدِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مفسرین نے اس آیت کی شان نزول
اسطرح بیان فرمائی ہے کہ فرزند عوف بن مالک اشجعی کو کفار نے مقید کیا

یہ شکایت عوف بن مالک نے رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور
مین عرض کیے آپ نے حکم فرمایا اِتَّقِ اللّٰہَ وَاصْبِرْ وَاکْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَاحَوْلَ
وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اُسنے حسب فرمودہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
عمل کیا خلاصی کفار سے پایا اور مال واسباب جو ہمدست کفار کے ہوا تہا واپس
پایا **فایدہ** تقوی منحصر ہے دو شرط پر جو آیت ماسبق مین تحریر پایا اِنَّ اللّٰہَ
مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِیْنَ ھُمْ مُحْسِنُوْنَ الایہ اَلَّذِیْنَ اتَّقَوْا اشارہ ہے
طرف تعظیم امر اللہ کے وَالَّذِیْنَ ھُمْ مُحْسِنُوْنَ اشارہ ہے طرف شفقت خلق اللہ
کے یہ مقدمہ دلالت کرتا ہے کمال سعادت پر انسان کے پس مردوامر مذکور
کمال طریق کا ثابت کرتے ہین تصدیق حق کے سبب انہیں مدار اسلام ہر دو
امر پر تہا **رباعی**

تا احسان خاطر مردم شود شاد ۔ یہ تقوی خانۂ دین گردد آباد
بسوی این صفتہا گر شتابی ۔ رضائے خلق وخالق ہر دو یابی

فایدہ تقوی کی چہار قسم پر ہے اول تقوۂ عام جو ترک کرنا شرک کا دویم تقوۂ
خاص ترک کرنا خواہش نفس کا گناہون سے اور مخالفت نفس کی ہر حال مین
سیوم تقوۂ خاص الخاص اولیا اللہ کا ہے جو ترک کرنا ارادہ کا ہر امر مین اور
آداب ونوافل پر قایم رہنا اور ماسوی اللہ سے نظر پہرانا چہارم تقوہ انبیا
علیہم السلام کا ہے جو نہین تجاوز کرتا ہے غیب در غیب سے یہ مرتبہ
فنا کا ہے **بیت**

یک چشم زدن غافل ازان ماہ نباشم ۔ ترسم کہ نگاہے کند آگاہ نباشم

اسیلئے انبیا علیہم السلام ربنا لا تواخذنا ان نسینا ہمیشہ دعا مانگتے تھے
اُہن دعا سے یہی مقصود تہا کہ کوئی وقت غافل نہ رہین اپنے معبود سے تا کہ

شرایط تقوی

اقسام تقوہ

جمیع اوقات مشاہدہ اپنے معبود کا رہے فایدہ ہر ایک امر و نہی و توفیق و تادیب و کلام و ارشاد و ہدایت و عطا و اطلاع و بصارت و سماعت انبیاء علیہم السلام کو منجانب اللہ حاصل تہا عقل کو بشر کی دخل ہی نہین بلکہ ملائکہ کو بھی دخل نہیں لیکن اللہ تعالے نے شان مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى اور اللہ تعالے نے انبیاء علیہم السلام کی شان مین فرمایا اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ کلمہ اصطفیٰ سے ذکر فرمایا یعنے برگزیدگی کے معنی سے یہ کلمہ دلالت کرتا ہے بری ہونے پر صفات ذمیمہ سے اور مزین ہونے پر خصایل حمیدہ سے کتاب کتاب منہاج مین حلیمی رح سے تحریر کیئے ہین انبیاء علیہم السلام مخالفت رکھتے ہین غیرون سے بلحاظ قوای جسمانیہ اور قوائے روحانیہ کے قوائے جسمانیہ پانچ قسم پر ہین اول قوت باصرہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زُوِيَتْ لِيَ الْاَرْضُ فَاُرِيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ اسیئے علی ہذا القیاس صاحب دلائل الخیرات نے درود شریف داخل کیا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ كَانَ يُرٰى مِنْ خَلْفِهٖ كَمَا يَرٰى مِنْ اَمَامِهٖ اور ایک حدیث میں وارد ہے رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فِيْ عَرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ اور ابراہیم علیہ السلام نے ملکوت سموات کا معاینہ فرمایا قولہ تعالیٰ نُرِيْ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ دوئیم قوت سامعہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحَقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ خلاصہ سماعت

کرتا ہوں مین جونظم ساعت نہین کرتے اخبار اسرار احوال آخرت و احوال قیامت و شدت عذاب دوزخ اور آواز آسمان جو بسبب کثرت ملائکہ آواز ہوتا ہے سیوم قوت شامہ یعقوب علیہ السلام نے قمیص کو یوسف علیہ السلام کی سونگھکے زندہ رہنا یوسف علیہ السلام کا معلوم فرمایا قال اللہ تعالے قَالَ اَبُوهُمْ اِنِّی لَاَجِدُ رِیحَ یُوسُفَ چہارم قوت ذایقہ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کیلیے دختر حارث یہودی نے جو برادرزادہ مرحب کا تہا گوشت بزغالہ مین سم آمیز کرکے ضیافت کیے تھے ذائقہ فرماکر خارج زبان فرمایا اور حکم فرمایا کہ اس گوشت مین زہر شامل کیا گیا ہے اور دوسرون کو منع فرمایا اکل سے

بیت

بزغالہ زہر کردہ گفت	کز من مخور اے شکر عبارت

پنجم قوۃ لامسہ جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ پر آتش سرد بحکم الہی سرد ہوگئی تہی قال اللہ تعالے یٰنَارُ کُونِی بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ انتہی علی ہذا القیاس حواس باطنہ جو حاصل ہین انبیاء علیہم السلام کو غیر انبیا کو حاصل نہین مثلاً قوتِ حافظہ اللہ تعالے نے فرمایا قرآن مین جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کے سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓی اقوت حافظہ شامل ذکاوت کو بہی ہوتی ہے کس لیے علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْفَ بَابٍ مِنَ الْعِلْمِ وَاسْتَنْبَطْتُ مِنْ کُلِّ بَابٍ اَلْفَ بَابٍ خلاصہ فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے تعلیم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزار باب علم کے اور استنباط کیا مین ہر باب سے ہزار باب کو ای عزیز قابل غور ہے جسوقت ذکاوت ولی اسطرح پر ہو تو ذکاوت نبی کسدرجہ پر ہوگی دوم قوۃ محرکہ باطنہ جو عروج جناب رسالتماب صلی اللہ

علیہ کا شب معراج اور عروج عیسیٰ علیہ السلام کا طرف آسمان کے اور عروج ادریس و الیاس علیہما السلام کا اخبار سے جو ثابت ہوا ہے اگر مطالعہ کرین تو ظاہر ہوگا اور درباب معراج رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے فرمایا سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی آلآیہ اور درباب سیر ادریس علیہ السلام فرمایا وَرَفَعْنٰہُ مَکَانًا عَلِیًّا پس ثابت ہوا کہ قوت روحانی انبیا علیہم السلام کے انتہا دکمال کو نہایت پر تھے خلاصہ کلام نفس قدسیہ نبویہ مخالف ہے بلحاظ ماہیت اپنے سا بر نفوس سے جو لازمہ اس نفس کا کمال پر ہے ذکاوت و فطنت و حریت و استعلا اور بلند ہونا جیسا بنات مین اور بعید بیت رکھنا شہوات سے پس جبکہ روح غایت صفائی و شرف مین ہو بدن بھی انبیا علیہم السلام کا غایت نقا و طہارت پر ہوگا اور قوت محرکہ و مدرکہ بھی غایت کمال پر رہیگا کیونکہ یہ مقدمات جاری ہین بمقام جاری ہونے انوار فائضہ کے جوہر روح قدس سے جو واصل ہین طرف بدن انبیا علیہ السلام کے جبکہ ہووے فاعل اور قابل غایت کمال پر پس ضرور ہوگا آثار بھی غایت قوہ شرف وضیا پر ہونے کے لئے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ آلآیہ فایدہ مرتبہ تقوی کا یہ ہے اول دور رہو دین مظالم عباد سے اور حقوق سے عباد کے بعد از پرہیز کرین گناہ کبایر و صغایر سے بعد از مشغول ہووین طرف ترک ذنوب کے جو متعلق قلب سے ہین کیونکہ یہ امہات ذنوب کہلاتے ہین جو متعلق ہین قلب سے مثلا ریا دنفاق و عجب و کبر و حرص و طمع و خوف خلق سے اور امید خلق سے اور طلب جاہ وریاست اور پیش قدمی ابنا جنس پر اپنے

ثابت نہ ہو

وحی شیطان

داخل شیطان کی جو تیرے لیے وقوع مین آتی ہین اصل تین ہین شہوت و غضب وہوی پس شہوت خصلۃ بہیمہ ہے اور غضب صفۃ سبعیہ اور ہوی صفت شیطانیہ ہے شہوت آفت ہی لیکن غضب قوی تر ہے اور غضب ہی آفت ہے لیکن ہوی قوی تر ہے قال اللّٰہ تعالے ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر والبغی مراد فحشا سے علامت شہوت کی ہے اور منکر علامت غضب کی ہے اور بغی علامت ہوی کی ہے پس انسان ظالم اپنے نفس کے لیے ہوتا ہے بسبب شہوت کے اور بسبب غضب کے ظلم انسان کا غیر پر جاری ہوتا ہے اور بسبب ہوی کے جاری ہوتا ہے ظلم ذو الجلال پر اسی لیئے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الظلم ثلثۃ ظلم لا یغفر وظلم لا یترک وظلم عسی اللّٰہ ان یترکہ یعنے ظلم تین ہین ایک ظلم مغفور نہین ہوگا وہ شرک باللہ ایک ظلم چھوڑا نہین جائیگا جو ظلم عباد اللہ پر ہو اور ایک ظلم امید معافی کی رکھتا ہے وہ ظلم انسان کا جو نفس پر اپنے کریگا پس منشا ظلم کا جو مغفور نہین ہوگا وہ ہوی ہے اور منشا ظلم کا جو نہین چھوڑا جائیگا وہ غضب ہے اور منشا ظلم کا جو امید مغفوریت کی ہے وہ شہوت ہے پس ہر ایک سے دو نتیجہ حاصل ہونگے حرص وبخل نتیجہ شہوت کا ہے اور عجب وکبر نتیجہ غضب کا ہے اور کفر وبدعت نتیجہ ہوی کا ہے پس جبوقتکہ چھہ صفات مذکورہ حاصل ہون تو صفت ہفتم پیدا ہوگی وہ حسد ہی اور یہ نہایت اخلاق ذمیمہ سے ہے جسطرح کہ شیطان نہایت اشخاص مذمومہ کا ٹھہرا علیٰ ہذا القیاس اللہ تعالے نے ختم فرمایا مجموع شرور النساء کو حسد پر اسی لیئے اللہ تعالے نے فرمایا

ومن شر حاسد اذا حسد علیٰ ہذا القیاس

مجموع خباثت شیطانی کا وسوسہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا یُوَسْوِسُ
فِی صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ میں ثابت ہوا انسان میں
سوائے حسد کی کوئی ایک صفت ذمیمہ ترقی پر نہیں بجا ہے اگر کہیے
سوائے حاسد کے شریر تر زمین پر نہیں نقل ہے ابلیس لعین دروازہ
فرعون پر جاکے دروازہ ٹھوکا فرعون نے کہا کون ہے ابلیس نے جواب دیا
ابلیس ہوں تب ابلیس نے کہا اگر تو خدا ہوتا مجھکو فراموش نہیں کرتا دو قتیکہ
داخل ہوا اور پھر فرعون سے فرعون نے کہا زمین پر کون شریرتر ہے
ابلیس نے جواب دیا سوائے حاسد کے کوئی شریر تر نہیں ہے جو میں سبب
حسد کے اس بلا میں واقع ہوا ہوں **فایدہ** حدیث شریف میں وارد ہے
ہلاک ہونگے اشخاص جسوقتکہ پہونچین گناہ کثرت کو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صلعم اَنْ یَّھْلِکَ النَّاسُ حَتّٰی یُعْذِرُوْا اَنْفُسَھُمْ
اے عزیز ہر ایک امر میں لحاظ رکھہ امر بالمعروف ونہی بالمنکر پر تاکہ تو لائق
عذاب نہو کسلیے حدیث شریف میں وارد ہے جو شخص دیکھا منکر کو پس
تغیر دیوے ہاتھہ سے یعنے مارے اور توڑے یا پھیٹے یا برہم کر دیوے
اگر استطاعت نہ رکھے تغیر دیوے لسان سے یعنے منع یا درشتی یا دشنام
دیوے اگر استطاعت نہ رکھے تغیر دیوے قلب سے یعنے کراہیت وشورش
ظاہر کرے یہ علامت ضعف ایمان کی ہوگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ رَاٰی مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ
فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذَالِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ اے عزیز اگر تو
امر بالمعروف ونہی بالمنکر پر قائم نہ رہیگا شک سے کہ عذاب الٰہی پہونچے تجھپر اور

اور کسی امر مین دعا تیری مقبول نہوگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال والذی نفسی بیدہ لتامرن بالمعروف ولتنھون عن المنکر و
یوشکن اللہ ان یبعث علیکم عذابا من عندہ ثم لتدعنہ
ولا یستجاب الدعاء لکم رواہ ترمذی اے عزیز تقوی ایک
تجارت ہے تا زمانیکہ اوامر پر قائم رہیگا اور نواہی سے دور رہیگا نفع
دارین کا نہ پاویگا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کونسا عمل کرین جو آتش دوزخ سے
نجات پاوین یہ آیت نازل ہوی یا ایھا الذین آمنوا ھل ادلکم علی
تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاھدون
فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون
الآیہ خلاصہ آیت اے ایمان والو دکھلاتا ہون مین تمہارے لیئے راہ تجارت
کی جو نجات پاؤ تم عذاب دردناک سے وہ تجارت کون سے ہے جو ایمان لاؤ
اللہ اور رسول پر اسکے اور سعی کرو تم راہ خدا پر اموال اور نفسون سے اپنے
وہ راہ بہتر ہے تمہاری نجات کی لیئے اگر ہو تم بوجھنے والے اسلیئے تجارت معاوضہ
شی کا ایک شی سے ہوگا اور تجارت نفع دیتی ہے تاجر کو محنت فقر سے اور تہمت
سے صبر کی اسیطرح جو تصدیق بالجنان واقرار باللسان واستقامت بالاعمال ہو
مانع ہوتے ہین خسران دارین سے اللہ تعالے نے فرمایا من آمن و
عمل صالحا فلہ اجرہ جو شخص کہ ایمان لایا اور عمل نیک کیا پس
اسکے لیئے اجرت نفع عظیم و فراغ کلی حاصل ہوگے سنئے اصل تجارت کے غیر
حق کو ترک کرنا اور حق کو لینا صاحب نفحات ابی عبداللہ تستری سے نقل کرتے ہین

کہ فرزندان عبداللہ کے ہاتھ سے پیالہ روغن کا چھوٹ کے سرمایہ انکا جو روغن تھا ضائع ہوا فرزند نے نزدیک پدر اپنے کے حاضر ہو کے ظاہر کیا کہ ای پدر سرمایہ میرا جو تھا ضائع ہوا ابی عبداللہ نے جواب دیا اے فرزند سرمایہ اپنا وہ ٹھہرا جو اب تیرا ٹھہرایا ہے وہ سوائے ماسوا سے اللہ کے اور رسول اسکے کوئی ایک سرمایہ نہیں ہے مراد یہان فنا سے لیتے ہین

نظم

ہر کہ در بحر فنا غرق گشت	ہمتش از ماسوے اللہ درگذشت
این توکل گر چہ دارد تجھ سا	فہو حسبہ شد از تجھ سا

اے عزیز یہ معرفت کہ سرمایہ خدا و رسول رہا اور فنا ہی سے رونما ہوئیگا جسکو ہوا سرمایہ اسکا خدا و رسول ٹھہرا **فائدہ** لفظ جہاد سے کئی مراد ہین اول وہ جہاد ہے جو درمیان تیرے اور تیرے نفس کے واقع ہے یعنی نفس کو تیرے لذات و شہوات سے منع کرنا اور ہر امر مین نفس کا مخالف رہنا یہ جہاد اکبر کہلاتا ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک سے مراجعت فرما کے اسطرح فرمایا رَجَعْنَا مِنَ الْجِہَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِہَادِ الْاَکْبَرِ یعنے رجوع کئے ہم جہاد اصغر سے طرف جہاد اکبر کے مراد اس کلام سے نفس کشی لی جائیگی امام قشیری نے فرمایا حق جہاد کا وہ ہے ایک چشم شمار ہے بغیر مجاہدہ نفس کے اور بیفکر نہ رہین اس مجاہدہ سے کسلیئے کہ حدیث شریف مین وارد ہے اَعْدَا عَدُوِّکَ نَفْسُکَ بَیْنَ جَنْبَیْکَ یعنے دشمن تیرا تیرے دونو بازو کے درمیان نفس تیرا ہے اصل مجاہدہ اللہ تعالے نے فرمایا وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ اِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ خلاصہ آیت جو شخص کہ جہاد کیا ہو ای نفس غدار سے پس یہ جہاد نفس کے لئے ہی ہوگا کسلیئے کہ ثواب اس جہاد کا عاید ہوگا طرف

نفس و سیکے کیونکہ اللہ تعالے الیے بیاز ہے عالم سے اور طاعات و مجاہدات
عالم کی اور تکلیف بندون کے عبادت کی صلاح احوال بندون کے لیئے ہوتی ہی
کسلیئے اللہ تعالے لے نے فرمایا من عمل صالحا فلنفسہ آیات مذکورہ سے
ثابت ہوا کہ کثرت عمل صالحہ اور صدق عمل صالحہ اپنے لیئے بہتر ہے اور ایک
نظیر بیان کرتا ہون اگر کوئی شخص نے کوئی ایک فعل بادشاہ کے لیئے کیا
اور یقین اس سے کہ کار کہا کہ بادشاہ اپنے افعال پر نکران ہے ضرور ہوگا اپنے
عمل کو عرض کرے تاکہ مقبول بادشاہ کا ہو جسوقت کہ یہ مقدمہ دریافت نہین کرینگا
جہاد اسکا زائد ہوگا جو اللہ تعالے لے نے فرمایا فانما یجاہد لنفسہ حاصل
آیت یہ ہے کہ جو شخص کہ جہاد کریگا نفع بہی بسبب جہاد اسکے حاصل ہوگا حصول
نفع کا سبب حکم حصول نتیجہ جہاد کے ہے نہ بسبیل استحقاق کے کس لیئے
اللہ تعالے لے نے فرمایا ان اللہ لغنی عن العالمین اس کلام سے استحقاق
ثابت نہین ہوگا ہان مگر وعدہ نتیجہ جہاد کا ثابت ہوگا فرمایا اللہ تعالے لے نے
والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ان اللہ لمع المحسنین
خلاصہ آیت وہ لوگ جو کوشش کئیں ہین اقامت دین کے لیئے راہ دکھاوینگے
ہم راہ اُستوار طرف ہماری تحقیق کہ اللہ تعالے لے ساتھ نیک کارون کے ہے
پس یہ جہاد ظاہر و باطن کو شامل ہوگا اگر کوئی شخص جہاد کرے نفس امارہ
کی شکستگی پر پس حاصل کیا دولت لقاء الٰہی کو سہیل عبداللہ تستری رح نے
فرمایا جو شخص کہ کوشش اقامت سنت کے لیئے کیا پس اُسکے لیئے
حاصل ہوگی راہ جنت کی امام قشیری رح نے فرمایا جو شخص کہ مجاہدہ سے ظاہر کو
اپنے آراستہ کریگا اللہ تعالے لے آراستہ کرتا ہے باطن کو اُسکے شیخ ابوبکر واسطی رح
فرمایا جو شخص کہ راہ خدا پر جہاد کریگا پہونچیگا قربیت الٰہی کو حدیث قدسی بہی

دال ہے اسی معنی پر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حکایۃ عن ربہ تعالی
من تقرب الی شبرا تقربت الیہ ذراعا ومن تقرب الی ذراعا
تقربت الیہ باعا ومن مشی اتیتہ ھرولۃ جبتک تھا دسے
تیرے مرتبہ قربیت آلہی حاصل ہو تو مرتبہ تیرا درجہ اعلی کو پہونچیگا اور خلاصہ
حدیث قدسی کا اس شعر سے ظاہر ہوتا ہے **شعر**

بے یسمع وبی یبصر و بے یبطش و بی یمشی
بست بسے عاصض ندر بہ ولا تغشی

حدیث قدسی جو من طلبنی وجدنی ہے یہ شعر مطابقت رکھتا ہے **شعر**

انا المعبود فاطلبنی تجدنی	انا المقصود فاطلبنی تجدنی

امام فخر الدین رازی نے آیت مذکورہ کے تفسیر اسطرح فرمائی والذین جاھدوا
فینا اے الذین نظروا فی دلائلنا لنھدینھم سبلنا خلاصہ
آیت وہ اشخاص جو کوشش کرتے ہیں دلائل میں سیری ہم البتہ راہ دکھاوینگے
ہم راہ استوار طرف ہمارے **فایدہ** جبتک فاعل حقیقی ہر شی کا اللہ تعالی
کو ہے یقین کیا کوئی ایک امر میں خلاف واقع نہو گا کسیلئے نظر شرط ہے علم
کے لیئے اگر نظر تیری فاعل حقیقی پر ہو علم بہی تیرا مطابق واقع کے ہوگا نظر سے
پس اثر جہاد کا تیرے بطور کامل موثر ہوگا **فایدہ** حسن بن علویہ نے
فرمایا کہ میں دس سال تک تصفیہ نفس کے لیئے جہاد تہا بعد از پانچ سال قلب
کو آئینہ کرنے کے لیئے مجاہدہ کیا بعد از آئینہ قلب میں دیکہا دفعتا ایک زنار نظر آیا
بعد از بارہ سال زنار کو توڑنے کے لیئے کوشش کی بعد از باطن قلب میں
زنار نظر آیا بعد از زنار توڑنے کے لیئے پانچ سال محنت کیا بعد از یک کشف
حاصل ہوا جس کشف سے تمامی خلق مردہ نظر آئی بعد از چہار تکبیرات کہا اے عزیز

فایدہ

نماز مانند یہ جہاد اپنے نفس کے لیے نہ کریگا کوئی عمل نفع نہ دیگا یہی جہاد دوسوم
جہاد اکبر ہوگا جو اللہ تعالے نے فرمایا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم
سبلنا قول ابراہیم ادہم رحمۃ کا ہے انسان درجہ صالحین کو نہیں پہونچیگا تا وقتیکہ
عقوبات ستہ کو اختیار نہ کرے اول نفس کے لیے باب نعمت بند کرے
دویم بند کرے باب عزت کو اور کہولے باب ذلت کو سیوم بند کرے باب
راحت کو اور کہولے باب کوشش کو چہارم بند کرے باب نوم کو اور کہولے
باب بیداری کو ذکر اللہ کے لیے پنجم بند کرے باب غنا کو اور کہولے باب
فقر کو ششم بند کرے باب امید کو نیست پر اپنے اور کہولے باب استعداد
موت کو کیلئے حدیث شریف میں وارد ہے اذکروا ھادم اللذات یعنے
ہر وقت منتظر موت ہی رہے حسن قزاز نے فرمایا خلوص حاصل نہ ہوگا مگر تین امر سے
اول نہ کہاوے مگر وقت فاقہ دویم خواب نہ کرے مگر وقت غلبہ خواب
سیوم نہ کلام کرے مگر وقت ضرورت عمر رضی اللہ عنہ زبان پر کنکریان رکہا
کرتے تہے تاکہ کلام زاید سے محفوظ رہین ایسی اوصاف کے اشخاص کیلئے
اللہ تعالے نے فرمایا جاھدوا حق جہادہ فایدہ مجاہدہ تمام
ہوگا مگر حصول مراقبہ سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دربارہ
احسان جبرئیل علیہ السلام سے سوال فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے باین طرح بیان
فرمایا ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک خلاصہ
عبادت اللہ تعالیٰ کی اسطرح کرے کہ گویا تو اللہ تعالے کو دیکھتا ہے اگر یہ
درجہ حاصل نہو عبادت الٰہی اسطرح کرے جو تجھکو اللہ تعالے دیکھتا ہے کیلئے معنی
مراقبہ کے جاننا عبد کا اطلاع رب کو ہر امر پر اپنے پس یہ علم مراقبہ کا کہلاتا ہے
یہی حاصل ہر چیز کا ہوگا جبتک کہ تو طریق مراقبہ پر قایم رہیگا تو قیام ادام اور

نواہی کا حاصل ہوگا دراں حال لازم آئیگا حفظ انفاس کا حفظ انفاس سے تصور بید اہوگا قربیت الٰہی کے لیئے جستجو تبتک تجھکو یہ درجہ حاصل ہوگا اندرون تیرے چہار خصلت حاصل ہوگی اول معرفت اللہ تعالے کی دویم معرفت عدو اللہ کی یعنے ابلیس لعین کی سیویم معرفت نفس امارہ کی اپنے ایسے چہارم معرفت عمل کے اپنے جو لوجہ اللہ تعالے کیا تہا سیلئے اللہ تعالے نے فرمایا یُرِیْدُونَ وَجْہَہٗ اے عزیز ارادہ لوجہ اللہ کا اسطرح ہو کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مکان مین تشریف فرما کے حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو حالت بیماری مین ملاحظہ فرمایا حکم فرمایا والدین کو یعنے فاطمہ رضی اللہ عنہا وعلی رضی اللہ عنہ کو نذر اللہ کے لیئے اور حسب حکم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم والدین نے بعد از حصول صحت فرزندون کے تین روزے نذر اللہ کے رکھے اور افطار کے لیئے تہوڑا سا آٹا بطور قرض یا از وجہ محنت علی رضی اللہ عنہ لے آئے اور روٹی طیار کر کے قصد افطار کا فرمایا اندرون تناول کرنے کے مسکین نے دروازہ پر آواز دیا اے اہل بیت رسول اللہ طعام دیجئے اللہ تعالے انکو بہشت عطا کریگا اسیوقت وہ روٹیان حضرت علی رضؓ اور فاطمہ رضؓ نے اس مسکین کو دی دین اور افطار کے لیئے پانی پر اکتفا فرمایا علیٰ ہذا القیاس تین روز سائل سوال کرتا رہا اور وے دونو سائل کو روٹیان دیکے افطار پانی پر فرماتے رہے اور روز چہارم علی رضی اللہ عنہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اقدامبوسی کے لیئے حاضر ہوئے چہرہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرما کر استفسار حال فرمایا بعد ازان از وجہ شفقت پدری بمصداق ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین استفسار حال اپنی دختر کے تشریف فرما ہو کے ملاحظہ فرمایا کہ دختر یعنے فاطمہ

رضی اللہ عنہا قایم بالصلوٰۃ محراب مین مشغول تقیش دیوار است تا دو تا بین اور
چشمان مبارک فاطمہ زہرا بسبب ضعف کے اندرون صندوقہ چشم ہوگئی
تہین اور طاقت کلام کی بسبب ضعف کے نہین رکہتی تہین تا جبرئیل
علیہ السلام نے تشریف فرما کے اس آیت کو قرات فرمایا وَيُوفُونَ بِالنَّذْرِ
وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَ
يَتِيمًا وَأَسِيرًا إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا
خلاصہ آیت وفا کرتے ہین نذرون کو اور خوف رکہتے ہین اوس روز کا جو
شر و محنت اوس روز کا آشکارہ ہے مراد روز قیامت کا ہے اور کہلاتے ہین
طعام محبت خدا پر مسکین و یتیم و اسیر کو کیلیئے کہ سائلین اور صفات مذکورہ
کے تہی جو ذکر فرمایا اور کہتے ہین طعام دینے والے کہ نہین کہلاتے ہین ہم
بارادہ حصول جسر اگر لوجہ اللہ **فایدہ** مراد لوجہ اللہ سے وہ شے جو خاص
اپنے حلاوت نفس کے لیئے ہو اور نفس کو اپنے باز رکہکر لوجہ اللہ صرف کرے
وہی نفقہ لوجہ اللہ کہلاتا ہے جو اللہ تعالے نے فرمایا لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ
تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ہرگز نہ پاؤ گی نیکی تا آنکہ نفقہ دو اوس شے کو جو اپنے
نفسون کے لیئے دوست رکہتے ہو **فایدہ** نفقہ عام ہوتا ہے ہر ایک
باب کو لوجہ اللہ کے شامل ہوگا اگر مال ہو تو صدقہ فقرا کو دینا اگر حصول
صحت بدن ہو طاعت الٰہی مین بدن کو صرف کرنا اگر حصول حکومت ہو معاونت
اغیار کی کرنا نفقہ دل کا محبت الٰہی کیطرف مشغول ہوتا ہے نفقہ جان کا راہ
الٰہی مین صرف کرنا بہر حال جو شے کہ محبوب اپنی ہو راہ خدا مین صرف کرنا بیت
می صرف وحدت کسے نوش کرد | آنکہ دنیا و عقبے فراموش کرد
بعد از نزول اس آیت کے ابو طلحہ انصاری رضی نے باغ خرمہ کا جو محنت و محبت سے

تناول فرمایا تھا وقت مساکین پر فرمایا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے
گاہ گاہ تشریف فرما ہوتے تبسم فرماتے تناول فرما کر کلمہ بخ بخ فرمایا یعنے یہ مال
نفع مند ہے اسی معنی پر حدیث شریف دال ہے قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم نعم اللہ عبداً ان یرا اثر نعمۃ اللہ تعالے النعمت دیتا ہے بندہ کو
اور دیکھتا ہے اثر اسکا وہی اثر ہے جو یاد کر یا اسی لیئے اللہ تعالے نے
فرمایا ان ھذہ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا اے عزیز اگر تو
عمل خیر سے طلب کرنا عوض کا مقصود رکھے عوض مخلوق ہوگا حاصل کرنے سے
مخلوق کے کچھ حصول نہیں جب تو فقط عمل بہر الوجہ اللہ ہو حاصل مقصود کا تیرے
اپنا معبود ہے رہا جزا اسکی قربت الٰہی ٹھہریگی اور نظر تیری اللہ ہی کیطرف
رہیگی پس تو نہ طلب کر عوض کو اعمال سے تیرے بلکہ طلب کر منعم کو نہ کہ نعمت کو
اسلیئے اللہ تعالے نے فرمایا اذکرونی اذکرکم اور دیگر امم سابقہ کے لیئے فرمایا
یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم یہی وجہ ہے جو
امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے فرمایا یحبھم و یحبونہ پس جو
شخص کہ ذاکر الٰہی ہو بخشش بھی اللہ ہی کیطرف سے ہوگی **مثنوی**

عشق تو شمع است من پروانہ ام	تا نمی سوزد مرا بیگانہ ام
من بگرد شمع تو میسوزنم	تا کہ جان را در سر کارت کنم
میل پروانہ سوی شمع از کجاست	گر نہ اول میل ہم از شمع خواست

اے عزیز طلب کر ہمسایہ کو قبل وجود مکان کے وہی ہمسایہ قبل وجود مکان
کے تھا اور ہر شے کا مکون رہا اور یہی ہمسایہ قبل از وجود ہر شے کے تھا اور
بعد از رہیگا اے عزیز اگر تو حق عبودیت کو تیری ادا کرے تو امور میں کفایت کو جمیع
امور میں کیلئے تو عبد آبق ہے مولے سے اور رجوع ہو تو طرف مولی

تیرے اور قائم رہ تو امر و نواہی پر مولیٰ کی تیرے اور رضا پر رہ تو قضا پر مولےٰ کے جبتک کہ مولا اسکو ہی لیئے عبودیت تیری تمام ہو پھر تجکی عنایت تجھکو مولے اسکی تیرے اسلیئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ شیخ ابو یعقوب نہرجوری قدس سرہ سے لوگوں نے استفسار کیا صفت مرید یعنے ارادہ کرنے والے کی کیا ہے فرمایا یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ صاحب کشف الاسرار نے تحریر کیا ہے ارادت تین وجہ پر ہوتی ہے اول ارادت دنیا محض جسطرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا علامت اس ارادہ کی دو شے سے ظاہر ہوتی ہے زیادتی دنیا کے لیئے نقصان دین سے راضی رہنا اور درویشوں و مسلمانوں سے اعراض کرنا دوم ارادت آخرت جسطرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ وَسَعٰی لَھَا سَعْیَھَا علامت سلامتی دین کے لیئے نقصان دنیا سے راضی رہنا اور باب موانست و الفت درویشوں پر کشادہ کرنا سیوم ارادت محض جسطرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ علامت اسکی بر سر کونین قدم رکھنا یعنے ناچیز مخت تصور کرنا کونین کو اور اپنے سے اور خلق سے آزادی اختیار کرنا **نظم**

اگر مارا خواہی خطی بعالم درکش	در بحر فنا غرق شو و دم درکش

دویم جہاد درمیان تیرے اور خلق کے اس جہاد سے متقی بھی کہلائیگا جو سابق گذرا یعنے ترک کرنا طمع کا خلق سے اور شفقت و رحم کرنا خلق اللہ پر گرچہ کسی ایک قسم کی خلافت ہو سیوم جہاد درمیان تیرے اور دنیا کے جو لیوے تو دنیا سے زاد آخرت حسب حکم شرع شریف

مثل وہی صدقات اور نفقات کے کیلئے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم السخاء شجرۃ فی الجنۃ اغصانھا
متدلیات فی الدنیا فمن اخذ غصنا منہا قادہ الی الجنۃ والبخل
شجرۃ فی النار اغصانھا متدلیات فی الدنیا فمن اخذ منہا قادہ
الی النار یعنے سخاوت ایک درخت ہے جنت مین ڈالیان اُسکی پہونچی ہین
بیچ دنیا کے جو شخص کہ پکڑا سخاوت کی ڈالی کو پہونچا طرف جنت کے اور
بخل ایک درخت بیچ دوزخ کے جس شخص نے کہ پکڑا ڈالی کو بخل کی پونچا طرف
دوزخ کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے السخی قریب الی
الحق والخلق والبخیل بعید من الحق والخلق اور اللہ تعالے نے
فرمایا الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون منا
ولا اذی لھم اجرھم عند ربھم لا خوف علیھم ولا ھم
یحزنون خلاصہ آیت وہ لوگ جو نفقہ دیتے ہین مالون کو اپنے راہ خدا مین
پس نہین لاتے ہین عقب مین نفقہ کی منت و آزار کسی پر یعنے درویش
و فقیر کو تصدیع نہین دیتے ہین قول سے ہو یا فعل سے پس اونکے لیے
نفع ہے نزدیک اللہ تعالے کے اور نہین ہے خوف نقصان اجر سے اور
نہین ہے غم فوت ہونے ثواب کے یہ آیت مطابقت رکھتی ہے آیہ لا
تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی سے نظم

ہر چہ دہی مید ہی منت منہ	آن چہ بمنت دہی آن خود مدہ
منت و مزد سے کہ در احسان بود	وقت جزا موجب نقصان بود

اے عزیز نفقہ راہ خدا پر دینے مین ایک سر ہی جو مہیا کیا ہے اللہ تعالی
نے تیرے لیئے اسباب عطا کو اور زائل فرمایا اسباب منع کو تیرے سے جسو قلکہ

بیان نفقات

ثابت ہوا یہ امر کہ مطلق فی التخفیف اللہ تعالے الہی سے ... اور ...
پس اس تقدیر پر جبکہ فنا تو ثابت قدیم ہو گا ... ہو گا ... الٰہی در
آنحال توجہ ہو گا منت اور اذیت پر سائل ... امر ...
ہو گا اعطا پر خیر کے فلا خوف علیهم ولا هم یحزنون
کے اول نفقہ فی سبیل اللہ ضائع نہیں ہو گا بلکہ ثواب اوس کا حاصل
ہو گا اور روز قیامت میں نہیں ہے خوف ... ان ثواب کے ... اور
نہیں ہے حزن عدم وجدان ثواب پر بلکہ پاویگا درجہ ثواب کا کیلئے اللہ تعالی
فرمایا ومن یعمل من الصالحات وهو مؤمن فلا یخاف ظلما ولا هضما
یعنی روز قیامت میں اون لوگوں کو خوف عذاب کا نہ رہیگا قولہ تعالے
وهم من فزع یومئذ آمنون اور فرمایا لا یحزنهم الفزع الاکبر
درباب نفقات اللہ تعالے نے فرمایا مثل الذین ینفقون اموالهم
فی سبیل الله کمثل حبة انبتت سبع سنابل
فی کل سنبلة مائة حبة والله یضاعف لمن یشاء یعنے
وہ لوگ جو نفقہ دیتے ہیں راہ خدا پر مثال ایک دانہ کے جو زمین میں بو
تے ہیں اوس دانے سے سات خوشے پیدا ہوتے ہیں ہر خوشہ میں
سو دانہ حاصل ہوتے ہیں پس وہ چند کرتا ہے اللہ تعالے ثواب
اسکا جسکو چاہتا ہے حاصل آیت مذکورہ سے مثل الذین ینفقون
اموالهم کمثل زرع حبة نفقہ اموال کا مثل بونے ایک دانہ کے ہیں
دانہ سے حصول ہفت صد دانہ کا ہو گا اور فرمایا من ذا الذی یقرض
الله قرضا حسنا فیضاعفه له اضعافا کثیرة ہر دو آیت سے
زیادتی ظاہر ہے کیلئے انسان با رادہ زیادتی پیشہ زراعت کا اختیار

تحقیق صدق

کرتاہے تاکہ نفع حاصل ہو علی ہذا القیاس اندراجست صدقات ونفقات کی لائق
زیادتی کے ہوتی ہے فایدہ واللّٰہ یضاعف لمن یشاء زیادتی موقوف
خلوص پر نفقہ دینے والے کے ہوگی جسقدر کہ تو خلوص الی اللہ نفقہ دینے مین
رکھیگا اوسیقدر مرتبہ اعلی پاویگا مراایک ساعت کا حال اسیطرح تیقن کر بقدر
خلوص کو مقدار اجابت کو پہنچتا ہے کیسلئے صدقہ بمعنے صدق کے آیا ہے
یعنے صدق ایمان صدقہ دینے والے کا اور دعوی صحت ایمان پر علی ہذا القیاس
زکوۃ جو موسوم بزکوۃ ہوا بسبب تزکیہ کرنے صاحب زکوۃ کے اور گواہی
دیگا صحت ایمان پر صاحب زکوۃ کے یعنے زکوۃ دینے والے کے جسطرح کہ
اللہ تعالے نے فرمایا فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ذرہ اسکو
کہتے ہین جو کم ہے ہے روایت کعب رضی اللہ عنہ سے وارد ہے مت
حقیر جانو تم مقدار قلیل کو کسلئے ایک شخص داخل ہوگا جنت مین دینے سے
ایک سوزن کے لوجہ اللہ یعنی لوجہ اللہ ایک سوزنکا دینا مفید ہوگا دینے سے مقدار
کثیر کے جو بغیر خلوص کے ہو فایدہ اللہ تعالے نے نفقات کو بمقام قرض کے
فرمایا اسے عزیز جسوقتکہ قرض اللہ تعالے اکو دیگا ادا ہے قرض تو خیر کے ساتھ
فرمایا واقرضوا اللّٰہ قرضا حسنا وما تقدموا لانفسکم من
خیر تجدوہ عند اللّٰہ ھو خیرا واعظم اجرا واستغفروا اللّٰہ ان
اللّٰہ غفور رحیم ہر دو آیت بالا مین لفظ حسنا فرمایا یعنی بمعنے پاک
کیسلئے صدقہ ونفقہ مال طیب سے ہے حدیث شریف مین وارد ہے ان اللّٰہ
طیب لا یقبل الا طیبا اور ایک حدیث مین وارد ہے من تصدق
بعدل تمر من کسب طیب ولا یقبل اللّٰہ الا الطیب فان اللّٰہ
یتقبلھا ثم یربیھا لصاحبھا کما یربی احدکم فلوہ مثل الجبل

خلاصہ جو شخص کہ صدقہ دیگا موافق ایک خرمہ کے کسب پاک سے کیونکہ
اللہ تعالےٰ نہیں قبول کرتا ہے مگر پاک کو پس پرورش کرتا ہے اللہ تعالےٰ
اس صدقہ کو صاحب صدقہ کے لئے جسطرح کہ پرورش کرتے ہو تم گھوڑے کے
بچہ اسپ کو جو مثل ایک کوہ کے ہوتا ہے پس ثابت ہوا اس حدیث سے
زیادتی صدقہ کے صاحب صدقہ کے لئے پس جزا دیگا جزا اسکے بہتر جو
اللہ تعالےٰ نے فرمایا اَعْظَمَ اَجْرًا تاکید کے لئے اور بعد از فرمایا وَا
سْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تقدیم خیر کی جو اپنے نفسون کے لیے
کرتے ہین بسبب غلبہ نفس امارہ کے اگر تقصیرات کار خیر مین ہو طلب
مغفرت کے لئے حکم استغفار کا فرمایا تاکہ تقدیم خیر کی نفسون کے لئے تمام درجہ
قبول کو پہونچے اور معرض مغفرت مین آوے اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا
يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ خلاصہ آگاہ کیا جائیگا انسان
وہ روز جو آگے بھیجا اپنے لئے اور اوس چیز سے جو پیچھے چھوڑا
اموال سے شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا گناہ آگے بھیجا جرأت کرکے
اور مال پیچھے چھوڑا پس بہتر وہ ہے کہ توبہ کر گناہ سے تاکہ وجود گناہ نہ رہے
اور مال بواسطہ صدقہ دینے کے آگے روانہ کر تاکہ باقی رہے **بیت**

برگ عیشی بگور خویش فرست	کس نیارد ز پس تو پیش فرست

فایدہ اگر میت کے لئے صدقات دیوے اجر میت کو پہونچتا ہے عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم کے روبرو ایک شخص حاضر ہوکے عرض کیا کہ والدہ میری موت ناگہانی سے
موی اگر ہشیار رہتی صدقہ کے لئے اجازت دیتی اگر تصدق کرون اجر پاویگی
نعم فرمایا عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رجلا قال للنبی صلی اللہ

علیہ وسلم ان امی افتلتت نفسہا واظنہا لو تکلمت فتصدقت
فہل لہا اجر ان تصدقت عنہا اور امام عبد اللہ یافعی نے روضۃ
الریاحین مین تحریر فرمایا ہے کہ شیخ اجل عز الدین عبد السلام رح کو بعد از
انتقال کے رویا مین دیکھا اور فرمایا دنیا مین عدم وصول پر ثواب تلاوت
قرآن کا حکم کیا تھا یہان خلاف پاتا ہون فایدہ اے عزیز اللہ تعالے نے
نفقات کے لیے حکم فرمایا یہ ایک جہاد ہے تاکہ اسباب ظاہری کو دور
کر کے اسباب باطنی کیطرف رجوع ہووے لہذا اللہ تعالے نے فرمایا ومن
یعمل من الصالحات فہو مومن مراد صالحات سے ادائے فرایض مین
پس جسوقت کہ ادائے فرایض کیا مقرون ہوتا ہے عمل اسکا سات ایمان کے
جسطرح کہ اللہ تعالے نے فرمایا من یاتہ مومنا قد عمل صالحا یہ آیت
دلالت کرتی ہے عمل صالحات کا ایمان سے ملنے پر عمل صالحہ مقترن ہے
ایمان کے سات پس ہر دو لازم و ملزوم ٹھہرے اور جزاء عمل صالحات کے لئے
اللہ تعالے نے فرمایا فاولئک لہم الدرجات العلی جنات تجری من تحتہا
الانہار خالدین فیہا وذلک جزاء من تزکی کے درجات اعلی اوس
شخص کے لیے ثابت ہین جو شخص کہ عمل صالحات ایمان کے ساتھہ جمع کرے
اسی لیے اللہ تعالے نے فرمایا کہ درجات اعلی وہی شخص پاویگا جو جمع کرے
عمل صالحہ کو پس جو شخص کہ خلاف پر ہو مجرمون سے ٹھہریگا پس جزا اسکی بھی خلاف
پر ہوگی قولہ تعالے من یاتہ مجرما فان لہ جہنم اور صوم خواص مین یہ
بھی شرط ہے کہ بکثرت لقمہ حلال بھی نہ کہاوے اسلئے قلت طعام سے
منافع بکثرت حاصل ہوتے ہین اللہ تعالی نے فرمایا کلوا واشربوا ولا
تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین خلاصہ کہاو تم اور پیو تم یکحد تک

نہ بڑھاؤ کیونکہ تم حد سے تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نہیں دوست رکھتا ہے مسرفین کو
کتاب قوت القلوب مین تحریر فرمایا ہے تناول طعام دو وقت تمامی روز مین
اسراف سے شمار کیا جاتا ہے اور نقل بعض سلف سے اسطرح وارد ہے
اسراف وہ ہے جو آدمی آرزو رکھے کہا سے پر اور ذلیل و بدتر آدمی وہ ہے
کہ ہمت اوسکی ہمیشہ مصروف رہے فکر طعام و شراب مین صاحب سلسلۃ
الذہب نے اسطرح تحریر فرمایا ہے

نظم

خواجہ را بین کہ از سحر تا شام	دارد اندیشہ شراب و طعام
شکم از خوشدلی و خوش حالی	گاہ پر می کند گہی خالی
فارغ از خلد بین از دوزخ	جاے او مزبلہ است و مطبخ

شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری قدس سرہ کا قول ہے اگر تمام دنیا کو در وجہ
لقمہ کرین اسراف نہین کہلاتا ہے اسراف وہ شے ہے جو بے رضا ء
خالق ہو اسراف کہلاتا ہے **مثنوی**

یک جوانی کہ خیر دایم داشت	پندمی داد راہبی در دیر
گاہ پیسر خیر نیست در اسراف	گفت اسراف نیست اندر خیر

امام فخر الدین رازی نے اسطرح تشریح فرمایا ہے قولہ تعالےٰ کلوا واشربوا ولا
تسرفوا خلاصہ کہاؤ تم اور پیو تم یہانتک کہ تجاوز نہ کرین طرف حرام کے
جو سستی مزاج حاصل ہوا اور مانع عبادت الٰہی ہو بعد از اللہ تعالےٰ نے
فرمایا ان اللہ لا یحب المسرفین یہ کلمہ تہدید کا ہے جس شخص کو
کہ اللہ تعالےٰ دوست نہ رکھیگا وہ محروم ہوگا ثواب سے کیونکہ مراد محبت
الٰہی سے پہنچنا ثواب کا ہے طرف بندہ کے پس عدم محبت الٰہی عبارت ہے
عدم حصول ثواب سے جسوقت کہ حصول ثواب نہو لازمہ اوسکا حصول عتاب ہے

اور حدیث شریف مین وارد ہے فرمایا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے
جہاد کرو ساتھ نفسون اپنے کے بواسطہ بھوک و پیاس کے کیسلیے کہ مجاہدہ
بھوک و پیاس کا ہے مثل جہاد فی سبیل اللہ کے ہوگا اور رتبہ ثواب مین
داخل ہوگا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جَاهِدُوا اَنْفُسَكُمْ بِالْجُوْعِ
وَالْعَطَشِ فَاِنَّ الْاَجْرَ فِيْ ذٰلِكَ كَاَجْرِ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ایک روز حضوری رسالت مآب صلی اللہ
علیہ کی حاصل ہوئی دیکھا کہ آپ نماز بیٹھ کے ادا فرماتے ہین
عرض کیا یا رسول اللہ جہ نماز بیٹھ کے ادا کرنے کی معلوم نہوی فرمایا ای
ابو ہریرہ اسوقت اشتہا طعام از حد زاید رکھتا ہون پس گریان ہوا مین
بسبب سماعت اس فرمان کے بعد از فرمایا نہ گریان ہو کیسلیے شدت
قیامت کی اوس شخص کے لیے نہوگی جو اکثر بھوکا رہتا تھا دنیا مین اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ شکم پر رکھا وہ ملکوت
آسمان پر ندا دیگا افضل وہ شخص ہے جو اندک کہاوے اور اندک خندہ
کرے اور ستر عورت پر اکتفا کرے اور فرمایا آپنے کہ جامہ کہنہ پہنتا اور اندک
کہانا پینا کہ وہ ایک جزہے نبوت سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَدِيْمُوْا قَرْعَ بَابِ الْجَنَّةِ بِالْجُوْعِ ہمیشہ ٹھوکو باب جنت کو بواسطہ گرسنگی
کے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان لعین اندرون
بدن آدمی کے مثل خون روان کے ہے اور تنگی خون کی پیدا ہوتی ہے
بسبب گرسنگی و تشنگی کے اور فرمایا مومن ایک امعاسی کہاتا ہے اور
کافر ہفت امعاسی کہاتا ہے اور حدیث شریف مین وارد ہے اَلْاَكْلُ فِيْ
الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ مِنَ الْاِسْرَافِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ کہانا ایک

روز مین دو وقت اسراف سے ہے تحقیق کہ اللہ تعالے نہین دوست رکھتا ہے مسرفین کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ اندک کھاوے اور اندک خواب کرے اللہ تعالے امباہات کرتا ہے فرشتگان سے اور فرماتا ہے دیکھیے یا وجودیکہ مبتلا کیا بین آدم کو شہوت طعام وخواب سے باوجود مبتلا ہونے کے میرے لیئے ہر دو کو ترک کیا ہے اسے فرشتگان جو لقمہ کہ ترک کیا میرے لیئے ترقی کیا مین اوسکے لئے ایک درجہ جنت مین اور حدیث شریف مین وارد ہے قریب ظاہر ہونگے امت مین میرے اوسطرح کے اشخاص جو کھاوینگے نعمتون کو اقسام کے اور پیوینگے اقسام کے شربتین اور فخر کرینگے کشایش دہائی پر اپنے وہ اشخاص اشرار امت سے میرے ہونگے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیَکُوْنُ رِجَالٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یَاْکُلُوْنَ اَلْوَانَ الطَّعَامِ وَ یَشْرَبُوْنَ اَلْوَانَ الْاَشْرِبَۃِ وَیَلْبَسُوْنَ اَلْوَانَ الثِّیَابِ وَیَتَشَدَّقُوْنَ فِی الْکَلَامِ اُوْلٰٓئِکَ شِرَارُ اُمَّتِیْ رواہ طبرانی اور حدیث شریف مین وارد ہے بہیت لوگ دنیا مین زمانہ دراز تک رہینگے بہوک سے قیامت مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَکْثَرُ النَّاسِ شِبَعًا فِی الدُّنْیَا اَطْوَلُہُمْ جُوْعًا فِی الْاٰخِرَۃِ رواہ ابن ماجہ اور اللہ تعالے نے قرآن مجید مین فرمایا ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ یعنے سوال کیے جاوینگے روز قیامت وہ نعمتان جو عبادت الہی سے باز رکھتی ہین دنیا مین صاحب عین المعانی کا قول ہے مراد نعیم سے ذات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم لی جاتی ہے یعنے تمامی اشخاص سوال کیے جاوینگے دعوت وامت واتباع سنت سے بیت

چه نعمتی است بزرگ خدا که بر ثقلین سپاس داری این نعمت است فرض العین

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سوال کیا بابت مین نعیم کے جواب فرمایا سایہ مکانون کا اور درختون کا جو آرام پاتے ہو تم ایام حرارت مین اور ہوا بارد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظلال المساکن والاشجار والاخبیۃ التی تقیکم من الحر والبرد والماء البارد فی الیوم الحار اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حرکت ہوگی روز قیامت بندون کی اقدام کو تا آنکہ سوال نہو گا چہار شئے سے اول عمر سے کہ کس شغل مین فنا کیا دوسرے شباب سے کہ کس چیز سے پرورش کیا سیوم مال سے کہ کس طریق سے حاصل کیا اور کس مصرف مین صرف کیا چہارم تفصیل اعمال سے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تزول قدما العبد یوم القیامۃ حتی یسأل عن اربع عن عمرہ فیما افناہ وعن شبابہ فیما ابلاہ وعن مالہ من این اکتسبہ وفیما انفقہ وعن عملہ ما عمل بہ پس اس فرمان مین اور نعمت نعمہاے دنیا سے شامل ہوگی چنانچہ نقل ہے کہ ایک شخص ایمان لایا دست مبارک پر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الہاکم اسکو تعلیم فرمائی بعد تھوڑے دنون کے شخص مذکور کا نکاح ایک عورت سے کر دیا جسوقت کہ داخل ہوا وہ شخص اپنی عورت کے نزدیک دیکھا جہاز عظیم کو اور نعمتہاے کثیر کو معًا حاضر ہوکے عرض کیا یہ عورت مجھکو ضرور نہین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وجہ ہے عدم رغبت کی تیرے عرض کیا الست علمتنی ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم وانا لا اطیق الجواب عن ذلک یعنے آیا نہین ہون

ہین جو تعلیم فرمایا تو کلمہ ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم سے کیسلئے فاقہ
نہین رکہتا ہون جواب دینے سے نعمتون کے روز قیامت مین اسے عزیز
قابل غور ہے بغیر خواہش وسعی کے بتوسط عورت اپنے حفظ نفس کو باہا
اور احتراز کیا وبکل عدو دل اور اشخاص پر ہوگا جو متمتع دنیا کے لیئے
سرگردان رہتے ہین اور متمتع لیتے ہین دنیا سے مثل بہائم کے جسطرح
کہ اللہ تعالے نے فرمایا والذین کفروا یتمتعون ویاکلون کما تاکل
الانعام والنار مثوی لہم وہ جو کافر ہوے ہین برخورداری لیتے ہین
متاع دنیا سے اور کہاتے ہین جسطرح کہ کہاتے ہین چارپاے یعنی ہمت
چارپاے کی مصروف رہتی ہے کہانے پر عاقل کو ضرور ہے کہ خوردن
برائے زیستن ہو یعنے قوام بدن کے لیئے اور منتظر رہے طاقت بدن کے
جو تحمل کرسکے اور قوت نفسانی بیچ استدلال قوت ربانی کے مدد ومعاون
رہے وہ کہ عمر عزیز کو اپنے کہانے مین صرف کرے مانند چارپاے کے کہ جن
سوائے کہانے اور خواب [illegible] منظر اکی نہین ہیں

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است	تو معتقد کہ زیستن بہر خوردن است

آخر نتیجہ کفار کا دنیا سے نفع لینا اور کچھہ نہین ہے اسلیئے فرمایا والنار
مثوی لہم یعنے آتش دوزخ مقام وآرامگاہ اونکا ہوگا فایدہ
مومن کہاتا ہے عمل صالح کے لیئے تاکہ درست ادا ہون اعمال اپنے
اور ضعف بدن عاید نہو بہائم استدلال نہین کرتے ہین ماکولات سے
خالق پر اپنے اسیطرح کفار مثل بہائم کے چراگاہ مین چرتے ہین تاکہ
تازگی بدن حاصل ہو جسوقت کہ تازگی حاصل ہو لایق ذبح ہوتے ہین مقام
ذبح کفار کا دوزخ ٹہرا قولہ تعالے والنار مثوی لہم اس قول پر اشکال

ہوسکتا ہے جو اللہ تعالے نے فرمایا وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ یعنے کفار نفع لیتے ہین دنیا سے پس مومن ہی نفع لیتا ہے دنیا سے اور طیبات دنیا سے پس فرق نہین ہوا درمیان نفع مومن و کافر کے جواب ایک شخص نے ملک عظیم رکھا ہے اور بعد ازان مالک ہوا ایک زمین مزروعہ کا پس خیال رکھیگا ملک عظیم پر اسے اور نہ کہا جائیگا کہ فلان شخص مالک زمین مزروعہ کا ہے بلکہ کہا جائیگا مالک فلان ملک عظیم کا ہے پس مومن کے لیئے ملک عظیم جنت ٹھہری لہذا وہ متاع دنیا پر التفات نہ رکھیگا بخلاف کافر کے کہ سوا اسے متاع دنیا کے جو بمقام قدر سے زمین مزروعہ کے حاصل ہے اور دیگر حاصل نہین کیسلیئے عدم وجود ایمان کا کافر کے لیے باعث ہوتا ہے حرص دنیا کا اور غفلت حاصل ہوتی ہے آخرت سے اگر کہے باوجود حصول طیبات کے سیحن کسطرح کہا جاوے گا جواب مومن کے لیے طیبات آخرت مقرر کیئے گئے ہین طیبات دنیا کو نسبت نہین ہوگی کیسلیئے نعیم جنت کے لیئے حدیث وارد ہے مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ یعنے کوئی ایک چشم دیکھا ہی نہین اور کوئی ایک گوش سماعت کیا ہی نہین اور کسے قلب پر مخطور رہوا ہی نہین یعنے جو لذات کہ جنت مین موجود ہین کسے ایک طرق سے مخلوق کو کنہ اوسکا معلوم ہی نہین اور ایک مثال بیان کرتا ہون اگر کسیکے پاس ایک باغ باین صفت موجود ہو جو مملو ہو ہر ایک درختون سے پر میوہ کے جو غایتہ لذیذ ہوا اور انہار جاریہ غایت صفائی مین اور مکان ہا در و یاقوت کے ہون نہایت بلندی مین اور عورات حسینہ بہی ہین پس اون صفات کے باغ سے اوس شخص کو کیئی ایک سال مفارقت

عاید ہوا اور وہ صحرا و خار زار اور بہائم اپنا رسان ہین جائیگا تو خیال
کیجئے اوس شخص کو کہ مفارقت سے باغ تک کی کسقدر رنج ہو گا
اور باغ مذکور مین پہونچنے کے لیئے طرح طرح سے تردد کریگا علی ہذا القیاس
حال کافر و مومن کا ہے کافر آخر مقتول ہو گا حتے الامکان اندرون
میعاد قتل کے حصول حظوظ نفسانی کا خیال رکھیگا جسقدر کہ ہو سکیگا نفع
حاصل کرے اسلیئے اللہ تعالے نے فرمایا وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَ
يَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ اور ایک مقام مین فرمایا
إِنَّ هَٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا
بدرستیکہ گروہ کفار کے دوست رکھتے ہین عاجلہ کو یعنے دنیا کو اور چھوڑتے
ہین روز ثقیل کو یعنے حالات ہائے قیامت کو مومن حتی الامکان تردد
کرتا ہے کہ اس قید سے چھوٹے اور بستان موعود کو پہونچے اور واسطے
اعمال صالحہ وراثت آخرت کی حاصل کرے اسلیئے اللہ تعالے نے
فرمایا إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ
تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ اللہ تعالے نے نعمت دنیا کو قلیل
فرمایا کفار تمتع دنیا پر نظر رکھتے ہین مصداق آیہ کریمہ کے
كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ یعنے کہاو تم اور نفع لیو تم تھوڑا
دنون بدرستیکہ تم مجرمون سے ہو اور مومنین کے لیئے حظوظ آخرت
سے خبر دیتا ہے قولہ تعالی وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ و
اہل جنت کے لیئے حظ نفس و حظ چشم ہو گا کتاب زبور مین فرمایا
اے داؤد بہشت مطیعون کے لیئے اور زیارت لقا کی میرے شاکرین
کے لیئے اور الفت میرے طالبون کے لیئے اور رحمت میرے

مجستون کے لیئے اور مغفرت میرے تابعین کے لیئے اور خاصہ میرا مشتاقون کے لیئے **شعر**

اَلَا طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلٰی لِقَائِی	وَاَنَا اِلَیْھِمْ اَشَدُّ شَوْقًا

فائدہ امام غزالیؒ نے احیاء العلوم مین فرمایا ہے پُرشکمی موشِ مِن بُرشی ہے اور حدیث شریف مین وارد ہے منور رکہو قلوب کو بہوکے رہنے اور پہنے لباس کم قیمت کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تَقَرَّبُوْا اِلَی اللّٰہِ بِالْجُوْعِ وَخُشُنِ الثِّیَابِ کتب سِیر مین وارد ہے اول بدعت بعد از زمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پُرشکم کہانیکی ظاہر ہوئے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز سیر شکم تناول نہ فرماتے تھے اور مجہکو غم واندوہ لاحق ہوتا تھا گرسنگی پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مین ہات اپنا شکم مبارک پر پہیرکے عرض کرتی تھی کہ جان دتن میرا فدا آپ پر ہو کیلیے آپ سیر شکم تناول نہ فرماتے ہو جواب فرمایا اے عائشہ اُولو العزم پیغمبر برادر میرے تھے سیر شکم نہین رہتے تھے اسی لیئے حق تعالے نے اکرامت پائی اگر مین دنیا سے شکم لیون کتر رہتا اندیشہ رکہتا ہون برادرون سے میرے اور عیش آخرت قصص پر ہوگا اور یہی طریقہ خلفاء راشدین کا تہا اسی قدم پر اولیاء اللہ نے اپنا طریقہ رکہا اگر کتب سیر اور حالات اولیاء اللہ مطالعہ کرین ہو ظاہر ہوگا **نظم**

دنیا مطلب تا ہمہ دینت باشند	دنیا طلبی نہ آن و نہ اینت باشند
بر روی زمین نہ زیر زمین وار تری	در زیر زمین روی زمینت باشند

حدیث شریف مین وارد ہے کہ ایک ظرف نزدیک اللہ تعالے کے
بدتر نہین مثل روزہ دار پر شکم کے جو حلال سے ہو چنانچہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فی ما معنٰی دعاءہا ابغض الی اللہ من بطن
صائم ملی من الحلال اور حدیث شریف مین وارد ہے امہات امہات دین
دین کی چہار شے ہین ام الادویہ دویم ام الاداب سیوم ام العبادات
چہارم ام الامانی ام الادویہ قلۃ طعام ام الاداب قلۃ کلام ام العبادات
قلۃ ذنوب یعنی الامکان گناہون سے پرہیز کرنا ام الامانی یعنی اصل
امیدون کا صبر ہے قال النبی صلعم الامہات اربع ام الا
دویۃ وام الاداب وام العبادات وام الامانی فام الادویۃ
قلۃ الاکل وام الاداب قلۃ الکلام وام العبادات قلۃ
الذنوب وام الامانی الصبر فایدہ صبر جانورون مین متصور نہین
کسلیے کہ وہ محض شہوت رکھتے ہین نہ عقل اور ملائکہ مین بھی متصور نہین
کسلیے کہ وہ عقل محض رکھتے ہین نہ شہوت پس صبر عبارت ہے ثابت فضیلت صبر
رہنے سے بمقابلہ شہوت وغضب کے اور کسی مخلوق مین اللہ تعالی
نے یہ قسم پیدا نہین کی مگر انسان مین اور انسان بعد از وجود کے
شکم مادر سے سوائے خواہش کے دیگر نہین رکھتا ہے بعد گذرنے
زمانہ کورا ز کے غلبہ شہوت کا ہوتا ہے در آنحال خواہش جماع کی ظہور
پاتی ہے وقتیکہ غلبہ شہوت وجماع کا ہو ظہور عقل کا بھی ہوگا اگر غلبہ
عقل کو حاصل ہو خواہشات سے روگردان ہوگا اور طرف حصول
سعادت کے متوجہ ہوگا پس اسصورت مین درمیان عقل وشہوت
کے نزاع واقع ہوتی ہے اگر عقل شہوت کو مغلوب کرے اور اپنے

قسام صبر | فتا۔ دو مین شہوت کو لیوے وہی معنے صبر کے ہین صبر دو قسم پر ہوتا ہے
فعلی و انفعالی فعلی اعمال شاقہ کو اختیار کرنا انفعالی ثابت قدم رہنا
مصائب پر یعنے آلام و اوجاع پر نفسانی عبارت ہے مقتضیات طبع کو
بند کرنے سے یعنے شہوت بطن و فرج کو یہ موسوم بعفت ہوگا اگر زیادہ
طلبی کو بند کرے موسوم بہ زہد و قناعت ہوگا اگر جزع و فزع کو بند کرے
یعنے بلند نہ کرے آواز کو وقت مصیبت کے موسوم بصبر عرفی ہوگا اگر
حالت مین دولت و فراغ کے تکبر و نخوت کو دور کرے اور ہمچشمان پر
بلندی تصور نہ کرے موسوم بفراخی حوصلہ ہوگا اگر حالت جنگ مین فرار
و تزلزل نہ اختیار کرے موسوم بہ شجاعت ہوگا اگر حالت غضب مین
صبر کے اقسام | ضرب و شتم نہ اختیار کرے موسوم بہ حلم ہوگا اگر سرانجام مہمات مین اضطراب
و تحیر کو بند کرے موسوم بہ وسعت حوصلہ ہوگا اگر اظہار اسرار کو بند کرے موسوم
بہ رازداری ہوگا پس یہ لشکر الہی ہین کہ ہر ایک مہم مین مہمات سے مددگار
ہوتے ہین حقیقت صبر کی وہی ہے باوجود حصول کدورت و کراہیت
طبعی کے جو منافی عقل و شرع کے ہو آپ ہی مین قید کرے اظہار جزع
معنی صبر | و شکایت نہ کرے صبر کے معنے لغوی حبس و منع کے ہین جو باز رکھنا
نفس کا کسی شئے سے اور زبان فارسی مین شکیبائی کہتے ہین اور شرع
شریعت مین خواہش الہی کو غالب کہنا خواہش نفس پر اپنے اس کلام پر
اشکال ہوگا کہ غالبا جزع و فزع کی داخل تعریف صبر ٹھہری پس
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پر ابراہیم علیہ الصلوٰۃ
والسلام صاحبزادے دو جہان کے کیسلئے ملال و اشک ریزی فرمائی
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے معاینہ فرما کے عرض کیا کہ اشک

ریزی کا وجہ ارشاد ہو فرمایا اسقدر از چشم ملال و اشک ریزی مقتضیات
رحمت الٰہی سے ہے جو انسان میں ظہور کرتا ہے فرمایا اِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ
الرُّحَمَاءُ اور فرمایا اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا
مَا یُرْضِیْ رَبَّنَا خلاصہ چشم اشک بہتی ہیں اور دل اندوہگین ہوتا ہے
اس امر میں اختیار بندہ کا نہیں ہے اور اسقدر داخل تکلیف ہی نہیں ہے
کس لیے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا حضرت نجم الدین
کبریٰ قدس سرہ نے فرمایا صبر مراد بیرون آنے سے حظوظ نفسانی سے ہے
اور باز رکھنا نفس کو مالوفات و محبوبات سے **فایدہ** صبر دو قسم ہے
صبر فرض و صبر نفل صبر فرض صبر کرنا ادائے فرائض و ترک محرمات کے
لیے صبر نفل صبر کرنا فقر پر اور شدائد پر فقر کے صبر وہ کہلاتا ہے جو صدمہ
اولیٰ پر ہو نہ کہ با اضطراری حاصل ہو وہ صبر کہلاتا ہے اور مقام صبر وہ ہے
جو ہمیشہ توجہ دل و دوام مراقبہ و قطع ہوا اختیار کرے **فایدہ** بعض عارفین
نے صبر کے تین مراتب تحریر کیے ہیں اول ترک کرنا شکایت کا وہ صبر
جمیل کہلاتا ہے دویم راضی رہنا مقدرات پر اسے یہ درجہ زاہدین کا ہے
سیوم محبت رکھنا اس شے سے جو مولیٰ نے اپنے لئے ظاہر کیا ہے یہ درجہ
صدیقین کا ہے عبداللہ ابن سلام رض نے کہا روز قیامت پکارے
جاوینگے صابرین اور حکم ہوگا کہ داخل جنت کے لیے ملائکہ استفسار کرینگے
کونسا عمل کیے تھے جواب دینگے صبر کئے ہم نفسوں پر طاعات کے لیے
کہینگے ملائکہ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ یعنے
بشارت ہو تمہارے لیے جو دوام سلامتی حاصل ہوئے بسبب حاصل
کرنے صبر کے صاحب کتاب قوت القلوب نے اسطرح تصریح کیے ہیں

کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم تحتی نہ باتے تھے فقر کے لیے کسلیئے
فقر دوست ترین صفتہی نزدیک اللہ تعالیٰ کے حدیث شریف مین وارد ہے
کہ فرمایا بلال رضی اللہ عنہ کو اے بلال فقر کو اختیار کر کسلیئے فقر حاصل کرتا ہے تو رحمت
الٰہی کو کہ غنی اعصر ع

کانچا کہ فقر از ہمہ محبوب تر اند

فائدہ تفسیر عقبی الدار سے بنیک انجام ہے بہشت کا امام فخر الدین رازی نے
توجیہ میں آیت کی اسطرح بیان فرمائی کہ نعمتین حاصل ہوگی تمہارے لیئے یہ
سلامتی مگر بواسطہ صبر تمہارے جو طاعات الٰہی پر اور ترک محرمات پر کیئے ہے
اور حاصل ہوئی یہ کرامات جو تم دیکھتے ہو اور یہ نیکیاں جو تم مشاہدہ کرتے ہو
مگر بواسطہ صبر کے اسیئے او کہین گی ملائکہ بہتر ہے تمہارے لیئے مکان جنت مین
کسلیئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا
مُتَّكِئِينَ عَلَى الْأَرَائِكِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا خلاصہ
آیت جزا اون اشخاص کی جو صبر کئے ترک گناہوں پر اور اختیار کیئے طاعت کو
یا صبر کیئے قلت طعام پر پس ونکے لیئے جنت اور لباس جنت ہونگے وران حال
تکیہ دینے والے ہونگے بہشت مین تختہاے آراستہ پر نہ دیکھین گے بہشت
مین حرارت نہ برودت کو کسلیئے ہوا بہشت کی معتدل ہے بسبب عدم تابستان
و زمستان کے یا یہ مراد ہے بہشت خود مقام روشن ہے نور سے اور نہین
احتیاج ہے شمس و قمر کی اسیئے رتبہ کا سبب ہے کہ قرآن مجید مین اللہ تعالیٰ
نے ذکر صبر کا اکثر مقام سے زاید فرمایا ازان جملہ قولہ تعالیٰ وَجَعَلْنَا
مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِمَا صَبَرُوا قولہ تعالیٰ لَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا
أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وقولہ تعالیٰ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ

الحسنیٰ علی الحسنی اسی طرح آیل بما صبروا اور اہل آیات قرآنیہ سے ظاہر و باہر ہے کہ ہر طاعت کے لیے ایک ثواب مقدر ہے سوائے صبر کے کیونکہ جزائے صبر کی انتہا مقرر نہیں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالے نے جزائے صوم کی نسبت طرف اپنے فرمایا قولہ تعالے الصوم لی وانا اجزی بہ کیونکہ شرائط صوم کے جو ذکر کیا ہے ہر ایک شرط منہی ہے انواع صبر پر اسی وجہ سے صوم کو صبر لیا گیا کیونکہ انسان ضبط نفس سے روکے رہتا ہے اور اللہ تعالے نے بوجہ صبر صوم کے بالتعیین تقرر فرمایا ہے اسطرح ذات باری تعالے کے لا انتہا یہ تقرری جزائے صوم ہی لا انتہا ثابت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالے نے فرمایا انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب فائدہ ثواب کے لیے تین مرتبہ ہیں اول دائم الابرار کے لیے بغیر حساب کے بے انتہا ہوگا کیونکہ ہر شے داخل تحت حساب رہتی ہے ہو تے کہ تحت حساب نہ ہو لا انتہا ہے کہ جو ایسی ہوتی ہیں کامل ذات میں اور عقل کو دخل ہی نہیں ہے کہ کہنے کو ایسے ہوتی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فی الجنۃ ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر یعنی صوم بلا وغیرہ پر صبر کرنیکا ثواب داخل میزان ہوگا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تنصب اللہ الموازین یوم القیامۃ فیؤتیٰ باہل الصلوٰۃ فیوفون اجورہم بالموازین فیؤتیٰ باہل الصدقۃ فیوفون اجورہم بالموازین فیؤتیٰ باہل البلایا فلا ینصب لہم میزان ولا ینشر لہم دیوان ویصب علیہم الاجر صبًا خلاصہ فرمایا جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نے موازنہ ہوگا قیامت کے روز اہل صلوٰۃ کا اگر ہم وزن ہونے

پر سلے برابر ہونگے و نیزن اسیطرح مقابل ہوگا میزان اہل صدقات کا مگر ہم وزن نہوگا
میزان صابرین کا جسطرح کہ اللہ تعالے نے فرمایا اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ
بِغَیْرِ حِسَابٍ روز قیامت میں اشخاص غیر صابرین اجر صابرین کو معائنہ
کرکے آرزو کرینگے کہ دنیا مین اجساد ہمارے اگر مقراض سے ٹکڑے
ٹکڑے ہوتے تو قبول کرتے ہم اسکو کسلیئے کہ صابرین فی رجب لا انتہا یہ رکھینگے
اسلیئے جناب رسالتمآب صلی اللہ نے فرمایا ثواب ہر عمل ابن آدم کا
ترقی کرتا ہے دس سے ہفتصد تک مگر اجر صوم کا عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا اِلٰی سَبْعِ
مِائَۃٍ اِلَّا الصَّوْمَ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ فَاِنَّہٗ یَدَعُ شَہْوَتَہٗ وَطَعَامَہٗ
مِنْ اَجْلِیْ اور کلمہ لی مین نسبت طرف اپنے فرمایا کسلیئے یہ عبادت ریا سے
بعید ہوتی ہے اور غیر کی نظر نہین پڑتی ہے اور حاصل صوم کا قہر نفس کا
اور ترک شہوات نفس کا رہا پس مشابہت اپنے خالق کی اخلاق کے
ساتھ کھری بھی وجہ ہے جو حدیث شریف مین وارد ہے تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ
اللہِ تعالے لیعنے پیدا کرو تم اخلاق کو اللہ تعالے کے ترک شہوات بھی
تا آن زمان قربیت الٰہی حاصل نہوگی کلمہ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ سے یہ بھی مراد ہوتی
کہ نزدیک اللہ تعالے کے بمقابلہ صوم کے کوئی ایک عبادت دوست تر
نہین اور یہ بھی مراد ہوگی کہ قربیت ملائکہ کو جو حاصل ہے وہ بسبب
عدم وجود شہوات کے ذات ملائکہ مین پس صوم مشابہت رکھتا ہی
صفات ملائکہ سے اور یہہ بھی مراد ہے کہ جمیع عبادات بعوض اون ظلمون کے
جو غیرون پر کئے تھے چھینے جائینگے مگر عمل صوم کا کسلیئے کہ وہ خاص للہ
کے لیئے ہوتا ہے یہی وجہ ہے جو اللہ تعالے اَلصَّوْمُ لِیْ فرمایا

اور دخول جنت کے لیئے واسطہ صوم کا ہی ہوگا ابو الحسن رح نے اپنا جزی
بضم ہمزہ دیا ہے محدودہ مراد لی ہے یعنے ہر طاعت کے لیئے جزا د
جنت ہے اور جزا صوم کے انتہا میری ہوگی اسی نے جسکو جسکو لذت پاویگا
لقا سے اللہ تعالے کے پس پاویگا کمال درجہ عطا کو بمصداق اَلْبَقَاءُ
فِی اللِّقَاءِ تَمَامُ الْعَطَاءِ اور نظر کریگا اللہ تعالے طرف صایم کے صایم
نظر کریگا طرف اللہ تعالے کے اور اللہ تعالے کلام کرتا ہے صایم سے
صایم کلام کرتا ہے اللہ تعالے سے اس قول کو موید ہے جو جواب دیا تہا
موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالے نے وقتیکہ کلام کیا موسیٰ علیہ السلام نے
اللہ تعالے سے عرض کیئے کہ الٰہی کسی بشر کو بزرگی مجہسے زیادہ ہوگی جو کلام
کیا تو میرے سے اور سماعت کیا میں کلام کو تیرے اللہ تعالے نے جواب
فرمایا کہ اے موسیٰ زمانہ آخر میں رہیگا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے امت
قدر کو صایمین ہوگی شہر رمضان میں خشک ہوجائینگے لبہا اور تغیر
ہونگے رنگہا اونکے اور وقت افطار درمیان صایمین کے اور میرے
بے پردگی ہوگی اے موسیٰ تجہسے جو میں کلام کیا اندرون ستر
ہزار حجاب کے مگر امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صایمین سے
بے حجاب وقت افطار کلام کرونگا حدیث قَادٰی مُوْسٰی رَبَّہٗ فَقَالَ
هَلْ اَکْرَمْتَ اَحَدًا مِثْلَ مَا اَکْرَمْتَنِیْ سَمَّعْتَنِیْ کَلَامَكَ قَالَ
یَا مُوْسٰی اِنَّ لِیْ عِبَادًا اُخْرِجُهُمْ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ وَاُکْرِمُهُمْ
بِشَهْرِ رَمَضَانَ وَاَکُوْنُ اَقْرَبَ اِلَيْهِمْ مِنْكَ فَاِنِّیْ کَلَّمْتُكَ وَبَيْنِیْ وَ
بَيْنَكَ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ فَاِذَا صَامَتْ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَضَّتْ شِفَاهُهُمْ وَاصْفَرَّتْ اَلْوَانُهُمْ اَرْفَعُ تِلْكَ الْحُجُبَ وَقْتَ

افطار ہمہ بہشت

ہرچہ بدان شرع بشارت دہ است	از ہمہ حرفی اَنَا اَجْزِی بہ است

فایدہ فرمایا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے
ایک روز بعید رکھیگا اللہ تعالے شریف آتش دوزخ سے عن اَبی
سعیدِ الخُدری قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صَامَ
فی سبیلِ اللہ باعدَ اللہُ بذلِکَ وجہہُ عن النّارِ سبعینَ
خریفًا فرمایا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ سنا مین نے رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ہے کوئی ایک بندہ جو صبح کیا حالت
صوم سے مگر کشادہ ہوتے ہین اسکے لئے ابواب سموات کے اور تسبیح
کرتے ہین اعضا اوسکے اور مغفرت چاہتے ہین ملائکہ اسکے لئے سماوات
کو ڈھانپ لیتے ہین پردہای نور سے اور حالت صوم مین اگر نماز ایک
رکعت یا دو رکعت نفلا ادا کریگا منور ہوگا آسمان اُسکے لئے اور مستحق
ازواج اُسکے لئے حورعین الٰہی نصیب کر ہم مشتاقون کے لئے عن عائشہ
رضی اللہ عنہا انہا قالت سمعتُ رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقولُ ما من عبدٍ اَصبحَ صائمًا الّا فُتحت لہُ ابوابُ
السماءِ وسبّحت اعضاءُہُ واستغفرَ لہُ اہلُ السماءِ الی ان توارت
بالحجابِ وان صلّی رکعۃً او رکعتینِ تطوّعًا اضاءت لہُ السماءُ نورًا
وقالت ازواجہُ من الحورِ العینِ ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا ابابکر ہر شی
کے لئے ایک باب ہے اور باب عبادت کا صوم ہے عن ابی بکر رضی
اللہ عنہ قال صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ لکلِّ شیٍٔ بابًا واِنَّ

فضل الصیام علی الجمیع

باب العبادات الصیام اے عزیز ناممکن ہے کہ مومن استقامت روزہ پر
نہ کریگا باب سے عبادت کے بعید رہیگا اور انس بن مالک سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم مرتبہ نصف صبر کا رکھتا ہے
اور ہر شے کے لئے زکاۃ ہے اور زکات بدن کے لیے صوم ہے
عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَلِکُلِّ شَیْءٍ زَکوٰۃٌ وَزَکوٰۃُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ ابو
سلیمان رض راوی ہین ابو علی الاثم سے کہ رکھا جائیگا روز قیامت ایک
مائدہ رو برو صائمین کے مگر غیر صائمین حالت مین حساب دینے کے ہونگے
اور کہین گے کہ الٰہی حساب دیوین ہم اور یہ اشخاص اکل و شرب مین
رہین حکم ذو الجلال کا ہوگا کہ جسوقت یہ اشخاص صائمین تھے اسوقت
تم اکل و شرب مین رہتے تھے اور یہ اشخاص بیدار رہتے تھے تم خواب
مین رہتے تھے قَالَ یُوْضَعُ لِلصُّوَّامِ مَائِدَۃٌ یَاْکُلُوْنَ عَلَیْھَا وَالنَّاسُ
فِی الْحِسَابِ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ نَحْنُ نُحَاسَبُ وَھٰؤُلَاءِ یَا
کُلُوْنَ قَالَ فَیَقُوْلُ اِنَّھُمْ لَمَّا صَامُوْا وَاَنْتُمْ اَفْطَرْتُمْ
وَقَامُوْا وَاَنْتُمْ نِمْتُمْ مجاہد رح نے روایت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزہ رکھے لوجہ اللہ
مستحبا پھر اگر عطا کیا جاوے اسکو نظرہ بے انتہا تو وہ نہین برابری
کر سکیگا روزہ مستحب سے عَنْ مُجَاھِدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا صَامَ
لِلّٰہِ تَطَوُّعًا ثُمَّ اُعْطِیَ مِلْءَ الْاَرْضِ ذَھَبًا لَمْ یَسْتَوْفِ ثَوَابَہٗ
فایدہ اے عزیز جسوقت کہ صوم تیرا لوجہ اللہ ہو تو درجات مذکورہ کا مستحق ہوگا

جسو شے نے حاصل کیا درجات کو پس فرحت تجھکو اوس درجہ کو پونچا دیگی جو
بمقابلہ فرحت رویت الٰہی کے ہو اسلیئے حدیث شریف مین وارد ہی
کہ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ الرَّحْمٰنِ
حصول فرحت وقت افطار بسبب حظ لینے طبیعت کے بعد از گرسنگی
و تشنگی کے ہوگی یا بسبب حصول نور عبادت کے لیئے کہ جس سے قربیت
الٰہی حاصل کیا ضرب المثل ہے اگر آب شیرین موجود ہو بعد پینے کے جو
فرحت کہ انسان کو حاصل ہوتی ہے تو دل سے شکر الٰہی بجا لاتا ہے
یا شکر تمام نعمت پر جو کامل روزہ حاصل کیا یا قربیت الٰہی جو وقت
افطار حاصل کیا یا مراد ہوگی فرحت سے وہ فرحت جو موسیٰ علیہ السلام کو
تفضیلت صائمین امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمایا جو سابق مین
ذکر ہوا فایدہ بمقابلہ فرحت افطار کے فرحت لقاے رحمان جو ذکر ہوا
یہ فرحت موقوف آخرت پر ہوگی اگرچہ اللہ تعالے وقت افطار بےحجاب
صایم سے متکلم ہوتا ہے لیکن بسبب کدورات و عدم تصفیہ کے صایم
کو بوقت سماعت کلام الٰہی نہین رہتا ہے مگر مومن کو ایقان کلام الٰہی
کا بکلی حاصل ہونے سے فرحت حاصل ہوتی ہے وہ بمقابلہ فرحت
لقاء رحمان رہے جو آخرت مین حاصل ہوگی اس تقریر سے دو فرحت
حاصل ہوتی ہین یک فرحت روح حیوانی دویم فرحت روح انسانی
اے عزیز صوم وراثت رکھتا ہے لقاء الٰہی یا نہ کی رَزَقَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ
اے عزیز فرحت افطار صایم کی اوس طرح نہ تصور کر کہ جو زمانہ وقت
افطار اہتمام سے اشربہ و اطعمہ طیبا تیار کر کے بفرحت منتظر رہتے ہین
تاکہ لذایذ تمامہ حاصل کرین یہ لذایذ از انجملہ داخل ہونگے جو بیان

لتسئلن یومئذ عن النعیم مین لذات جو کہ حد جائز
شریعت مین ہوے شامل اور مباح ہو گی کہ ایک روز ...
حالت سفر مین زاد ... رکھا ہوا اور ٹھنڈا پانی ... کا ہوا اور پیاسا تھا
کہین وجود آب نہو وقت افطار اگر ... آب سیر ہو پیا اسکو کسقدر
فرحت حاصل ہو گی اور اسکا خلاصہ کلام اس بیان ... ہے جسطرح ... ا و
مایوس لذایذ سے ہوکے دفعتاً لذت حاصل کریگا اسیطرح وقت افطاری
قسم کی شہوات پر خیال نہ رکھے بلکہ التزام صوم کا بوجہ الله منظور رکھے در
آنحال تشبیہ مذکورہ مین فرحت تیری داخل ہو گی ورنہ لتسئلن یومئذ
عن النعیم مین داخل ہو گا فتدبر یا الله مین ذلک اے عزیز
وقتیکہ صوم آداب مذکورہ سات حاصل کیا نسبت مین التقوی کے
داخل ہو گا جسوقت تجھکو یہ مرتبہ حاصل ہو گویا مرتبہ صبغۃ الہی کا حاصل کیا
جسطرح الله تعالے نے فرمایا صبغۃ الله ومن احسن من الله
صبغۃ ونحن له عابدون یعنے رنگ خدا کا ہے اور آپ کو رنگ
خدا مین رنگین کر لینا ہی نسبت ہے الصبغی مین جسطرح کہ رنگ
ظاہر و باطن پارچہ مین نفوذ کرتا ہے اور امتیاز پاتا ہے پارچہ ہاے دیگر سے
اسیطرح اگر صوم با شرائط مذکورہ ادا کریگا تو نسبت مین لی کے ہو گا حق
کہ اغیار سے امتیاز حاصل کریگا جسطرح کہ پارچہ رنگین دیگر پارچہ سے
امتیاز رکھتا ہے اور جو الله تعالے نے فرمایا ومن احسن من الله
صبغۃ کون خوب تر ہے رنگ دینے مین سواے خدا تعالی کے کیلئے
رنگ جو انسان دیتا ہے مقید رہتا ہے ... بقا نہین اور رنگ ظاہری
رہتا ہی فقط پوست پر مگر رنگ بطون مین نہین رہتا ہے اگر رنگ باطنی ہو

بیان صبغۃ رنگنه

بسبب قوی ہونے قوائے باطنی کے وجود پایا جاتا ہے مثلاً رنگ
فلسفہ محض قوت عقلیہ پر ہے اور رنگ بدعت موقوف قوۃ وہمیہ پر ہے
جو مرکب شیطان کا ہے اور رنگ ملل منسوخہ کا محض عادت و رسم پر ہے
اور رنگ محبت دنیا کا محض قوت شہویہ پر ہے اور رنگ حکومت و سلطنت کا
محض قوت غضبیہ پر ہے یہ تمام رنگ ادنی صدمہ سے زایل ہوتے ہین اور غلبہ
رنگ دیگر کا ظاہر ہوتا ہے بخلاف رنگ خدای کے کہ وہ شبہات و حوادث
و مصایب سے لایق تغیر نہین ہے اسیلئے دین اللہ موسوم ہوا صبغۃ اللہ
کے ساتھ کہ بحیثیت اوسکی ظاہر ہوتی ہے طہارت و صلواۃ و صوم ہی اسلئے
اللہ تعالے نے فرمایا سِیمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ
اور کہا قاضی بیضاوی رح نے صِبْغَةَ اللَّهِ متعلق ہے آیۃ قُولُوا آمَنَّا
سے نَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ تک پس وصف ایمان کا موصوف ہوا صبغۃ
اللہ سے تا کہ ظاہر ہو مباینۃ درمیان دین اسلام و دین باطلہ کے جسطرح
کہ ظاہر ہوتی ہے مباینۃ درمیان الوان کے اور مراد صبغۃ اللہ سے فطرۃ اللہ
بھی لی جاتی ہے جسطرح کہ فرمایا اللہ تعالے نے فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ
عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ خلاصہ آیت یہ ہے انسان موصوف ہے
عجز و فاقہ سے بحیثیت ترکیب بنا کے جو پایا جاتا ہے بحسب ظاہر مشاہدہ
حدوث و افتقار کی طرف خالق اسلئے پس یہ آثار موسوم بہ صبغۃ الہی بھی ہوئے ہین
اے عزیز اگر تو قائم ہا صوم پر حاصل کیا رنگ الہی کو اسلئے بنسبت اس
رنگ کے دیگر رنگہا بے رنگ رہتے ہین لوائح شریف مین جامی علیہ
الرحمہ نے فرمایا رباعی

پس بے رنگ است یار دلخواہ اے دل	قانع نشوی برنگ تا گاہ اے دل

اصل ہمہ رنگہا ازان بیرنگ ست | من احسن صبغۃ من اللہ رنگ دل

اے عزیز جسوقتکہ تو رنگ الٰہی میں رنگا گیا اسوقت حاصل ہوا اسرار الٰہی میں داخل ہونے کے لیے جو رنگی ہوئی ہو مومنوں کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اُولٰئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ہُمُ الْمُفْلِحُوْنَ امام ثعلبی رح جرجانی رح سے نقل کی کہ داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے استفسار کیا الٰہی تیرے کون اشخاص ہیں خطاب ہوا داؤد اَلْخَافِضَۃُ اَبْدَانُہُمْ اَلسَّالِمَۃُ اَکُفُّہُمْ وَالنَّقِیَّۃُ قُلُوْبُہُمْ اُولٰئِکَ حِزْبِیْ قول عرشی خلاصہ یہ شخص سے نقیۃ ہرکیا عمارت سے اور دست آزار تعلق کے اور دلکو اپنے ماسوا سے اثبات پاک کیا یعنی احکام خدا و رسول پر قایم رہا وہی لشکری میرا ہوگا قطعہ

از ہر چہ ہوا دست بر وید ہا بہ نید	بیت	وا ز ہر چہ نا پسند بود دست باز دار
لوح دل از غبار تعلق بشوی پاک		تا باشدت مناعنۃ اہل قبول را
بشنو نصیحتے ز فقیرے		تا آیدت بدنیا و عقبیٰ ترا بکار

اقسام سے صوم کے قسم سیوم صوم خواص الخواص ہے جو باز رکھتا ہے قلب کو ہمت دنیا اور اوسکا دنیا سے اور روگردان ہوتا ہے بالکلیہ ماسوائے اللہ سے وقتیکہ ماسوائے اللہ کیطرف خیال ہو شکستہ صوم ہوگا اور یہ رتبہ انبیاء علیہم السلام اور صدیقین کا ہے اس مقام کی حقیقت اوسیوقت ثابت ہوگی کہ جو بالکلیہ دنیا سے روموڑے اور سوائے توجہ الی اللہ کے تصور دیگر نہ رکھے بمصداق اس شعر کے بیت

مراد دل بغیر از دوست چیزی در نمی گنجد	بخلوت خانہ سلطان کسے دیگر نمی گنجد

اور اس قسم کے روزے سے مراد محبت الٰہی سے بھی لی جاتی ہے بدون

خالق کے دوسری طرف نظر نجاوز نہ کرے یا دائم طبیعت اپنی خالق کی ہی طرف متوجہ رہے اور تمامی ملاقات و ملاقات سے منقطع رہے اگرچہ یہ مرتبہ اولیاء اللہ کو بھی حاصل ہے لیکن انبیاء و صدیقین کا درجہ اعلیٰ تھا ابراہیم علیہ السلام نے آتش نمرود میں کچھ بھی خیال نہ فرمایا اپنے دوست پر ہی خیال رکھا ملائکہ نے اعانت کے لئے پوچھا سو آپنے جواب اسطرح فرمایا لَا اُرِیدُ مَعُونَتَکُمْ عِلْمُہٗ بِحَالِیْ یُغْنِیْنِیْ عَنْ سُوَالِیْ یہی تسلیم کا سبب تھا جو حکم یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم کا ہوا دوستان خدا اگر آپ پر بھی لحاظ رکھیں بحیثیت وجود اپنے کے لحاظ نہیں رکھتے مگر باین حیثیت لحاظ رکھتے ہیں کہ دوست اپنا دوستی اپنے سے رکھتا ہے بیت

دوست دارم خویشتن را نہ از برای خویشتن الغرض اینکہ دلبر دوست دارد مر مرا

فایدہ دل مثل آفتاب کے ہے بدن مثل زمین کے جبوقتکہ دل منور ہو محبت الٰہی سے افعال بھی اوسکے متعلق ویسے ہوتے ہیں ہر فعل میں اُسکے نور ہی نور رہتا ہے موسیٰ علیہ السلام نے چالیس روز سفر طور کا فرمایا اندرون چالیس روز کے وجود اشتہا نہیں پائے اور جو سفر ہمراہ خضر علیہ السلام کے کیا عرصہ قلیل میں وجود اشتہا پایا قولہ تعالےٰ فَانْطَلَقَا حَتّٰی اِذَا اَتَیَا اَھْلَ قَرْیَۃِ اِسْتَطْعَمَا اَھْلَھَا فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْھُمَا فایدہ صوم انبیاء و صدیقین وہ ہے ہمت دنیا سے باز رکھے اور مصداق تخلقوا باخلاق اللہ کا ظہور پاوے جو سابق میں مفصلاً ذکر پایا اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب کو اپنے صوم وصال کے لیے منع فرمایا مگر آپنے اختیار فرمایا وقتیکہ سوال کیے اصحاب نے

فرمایا اِنّی لَستُ کَاَحَدِکُم اِنّی اَبِیتُ یُطعِمُنِی رَبِّی وَیَسقِینِی خلاصہ ہے
نہیں ہوں میں مثل تمہارے تحقیق کہ میں شب باشی کرتا ہوں رب میرا کھلاتا
اور پلاتا ہے

نظم

مرد عارف چو یافت لذت قرب	نہ با کلش کشش بود نہ بشرب
اکل و شربش بود ز انس حق	دایم او در حق است مستغرق
تو از خوان یطعمش بینی	شربت از چشمۂ یسقینی تو

علماء نے اکل و شرب میں جناب رسالت مآب کی اختلاف فرمایا ہی
بعض کا قول ہے کہ اکل و شرب آپ کے لیئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
نازل ہوتا تھا اور آپ تناول فرماتے تھے یہ بھی از قسم معجزات تھا
کسلیئے کہ اپنے اختیار سے نہ تھا جو منافی صوم وصال کا ہو بعض روایت میں
اسطرح وارد ہے اَظَلُّ عِندَ رَبِّی یُطعِمُنِی وَیَسقِینِی آرام کرتا ہوں میں
نزدیک پروردگار اپنے کے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے مجھکو اور موجب
افطار صوم کا شرعاً وہ طعام و شراب ہے جو معتاد ہو لیکن بطریق خرق
عادت جو جنت سے از نزد پروردگار ہو مبطل صوم نہیں ہے بعض نے
مراد طعام و شراب سے فیضان باری تعالیٰ کے لیئے ہیں جس سے طاقت
عبادت الہی کی حاصل ہو یا مراد طعام سے سیرابی کے لیئے ہیں جو الم جوع و
عطش کا مزاج مبارک پر نہ پایا جاتا تھا حاصل کلام صوم وصال میں جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے لذات معارف و مناجات اوس درجہ
پر حاصل ہوتے تھے تمام اکل و شرب سے استغنائی حاصل رہتی تھی علی ہذا القیاس
موسیٰ علیہ السلام کو سفر طور پر چالیس روز استغنا ہی طعام و شراب سے
بسبب وجود کثرت لذات معارف کے حاصل تھی پس نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کا مرتبہ اعلیٰ درجہ پر تھا استغنائی بھی اعلیٰ پر رہی جو تحریر و تقریر سے بعید ہی
بمصداق اس مصرعہ کے مصرعہ

قد جمع الرحمان فیک مفاخرہ

نظم

آئینہ بخوبان جہان دادہ اند ... قسم تو نیکو تر ازان دادہ اند
ہرچہ نیاز ند ازان دلبران ... جملہ تراست و زیادت بران

صوم وصال خاص جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے جو ہوا
اس معنی پر کل محدثین کا اتفاق ہے چنانچہ اس حدیث سے پایا جاتا ہے
جو تقویت خاص رسل کو ہی تھی غیر کو یہ درجہ حاصل نہ تھا اور بخاری شریف
میں بھی متعدد ثبوت کو پہونچا ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال
نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوصال فی الصوم
فقال لہ رجل انک تواصل یا رسول اللہ قال وایکم مثلی انی ابیت
یطعمنی ویسقینی متفق علیہ اور دیگر حدیث بخاری حدثنا مسدد
قال حدثنا یحیی عن سعید قال حدثنی قتادۃ عن انس
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تواصلوا قالوا انک
تواصل قال انی لست کاحد کم انی اطعم واسقی او انی
ابیت اطعم واسقی فایدہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو
تین مرتبہ حاصل تھے اول مرتبہ بشریت جو اللہ تعالے نے بلحاظ بشریت کے
فرمایا قل ھو اللہ احد دویم مرتبہ ملکیت بلحاظ ملکیت چنانچہ
اللہ تعالے نے فرمایا یس طہ سوم مرتبہ حقیقت چنانچہ فرمایا فاوحی
الی عبدہ ما اوحی بریں منوال جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے

المحاذی ہی حضرت نے فرمایا انا بشر مثلکم و هم قالوا لیة قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لست کاحدکم انی ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی
سیوم مرتبہ حقیقت کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل
یہی وجوہات سے فرمان روشن بیان ہوا من رانی فقد رای الحق

فائدہ صوم وصال کرنے کے ماسوائے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے صوم وصال میں اختلاف علماء کا ہے ایک طائفہ کا قول ہے کہ جو شخص کہ قادر ہو صوم وصال پر اسکے لیے جواز ہے کہ بسبب شفقت امت کے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی اسی پر اتفاق بعض اصحاب کا ہے مثل عبداللہ بن زبیر وغیرہ کا یہی یہی قول ہے اور صحابہ تابعین مثل عبداللہ بن ابی نعم و عامر بن عبداللہ بن زبیر بھی یہی قول رکھتے ہیں اور ابراہیم تیمی بھی علی ہذا القیاس قائل ہیں اگرچہ اکثر کا اتفاق عدم جواز پر امام اعظم رح اور امام مالک رح و امام شافعی رح کا قول کراہیت پر ہے مگر اختلاف تحریمی و تنزیہی کا رہا اکثر اقوال تحریمی پر پائے جاتے ہیں اور صحیح تر یہی ہے اور امام مالک کا قول تا وقت سحر جواز پر ہے یہی وجہ ہے جواز تاخیر افطار کی اور تاخیر افطار حدیث الہی عن ابی عطیۃ رضی اللہ عنہ قال دخلت انا و مسروق علی عائشۃ رضی اللہ عنہا فقلنا یا ام المومنین رجلان من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم احدھما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ والآخر یؤخر الافطار ویؤخر الصلوۃ قالت ایہما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ قلنا عبداللہ بن مسعود قالت ھکذا صنع رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم و آخر ابو موسیٰ کے خلاصہ روایت ہے
عطیہ رضی اللہ عنہ سے کہ جو تابعین سے تھے فرمایا کہ ایک روز میں اور مسروق
حاضر ہوئے نزدیک ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے اور عرض
کی کہ یا ام المومنین دو شخص اصحاب محمد صلی اللہ علیہ سے ہیں کہ ایک
انمین سے تعجیل صلوٰۃ اور تعجیل افطار کرتا ہے اور ایک شخص تاخیر افطار
اور تاخیر صلوٰۃ کرتا ہے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کون ہیں دو
شخص عرض کیئے ہم تعجیل افطار و صلوٰۃ عبد اللہ بن مسعود کرتے ہیں
فرمایا اسیطرح ادا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تاخیر صلوٰۃ
و افطار ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں پس حاصل کلام کہ فعل ابن مسعود نے
کا عزیمت پیغمبر دل نہاد کی پر تہا اور ابو موسیٰ اشعری کیا یہ صحابہ سنت
البتہ سند رکھتے ہونگے مگر یہ فعل دوام پر نہیں تہا گاہی کا ہے فرمایا سوکا
فایدہ در باب تاخیر افطار روایت ہے ابو سعید رض سے فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال نکرے کوئی ایک تمہارے سے اگر
وصال کرے تو تا سحر کرے کیسلئے تاخیر افطار میں سیاست نفس اور
قطع شہوات حاصل ہوتی ہیں اکثر عادت ربانیین اور ارباب حال کے
یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نصیب کرے ہمارے لئے برکات اُن لوگوں کے
انتہے ہوا کلام ابو سعید کا اے عزیز وحاصل آیہ یا ایھا الذین آمنوا
کتب علیکم الصیام بیان ہوا خلاصہ کما کتب علی الذین من
قبلکم لعلکم تتقون بیان کرتا ہے بگوش ہوش سماعت کرو کہ تم
اہل تقوہ سے ہوگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اولاً کتب علیکم الصیام
بعد از فرمایا کما کتب علی الذین من قبلکم اِس حکم سے وہ روزہ خالی

ہوگا جو ہنود و صابئین روزہ اختیار کیئے ہوئے تھے مثلاً بعضی قوم کے لوگ فواکہ
کھاتے ہین اور پانی پیتے ہین اور بعضون نے وقت شب کے امساک
کھانے اور پینے مین کرتے اور روز مین امساک نہین کرتے ہین اور یہ
روزہ موسوم بہ تشبیہ کیا گیا چنانچہ دستور ہائے ہندیان مین موجود ہے اس
طرح کا روزہ داخل روزہ نہوگا اسلیئے کہ اللہ تعالے نے فرمایا کما کتب
علی الذین من قبلکم یعنے جسطرح کہ فرض کیا گیا تھا اون لوگون پر
جو قبل تمہارے تھے اہل شرائع و ادیان سے مطلق کھانا اور پینا اور صحبت
عورات کی حالت روزہ مین حرام کیا گیا تھا تا ظہور دین محمدی اسی طریق
پر حکم خدا تعالے کا رہا ہان تعیین ایام صیام مین اختلاف رہا حضرت
آدم علیہ السلام پر حکم صوم ایام بیض کا تھا اور حکم صوم کا یہود پر روزہ
عاشورہ رہا اور ہر شنبہ اور چند ایام دیگر بھی تھے اور نصاری پر ماہ رمضان
واجب تھا مگر ماہ رمضان شدت گرما و سرما مین واقع ہونیکی وجہ سے شاق
ہوئے قوم نصاری نے تجویز کر لیا کہ موسم ربیع مین بعوض ماہ رمضان کے
پچاس روزہ رہے تا کہ کفارہ تبدیل حکم الہی کا ہو لہذا فضیلت ماہ رمضان
کی ہاتھون سے کھوی فایدہ امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ صوم ایک عبادت ہے اصل قدیم پر کوئی امت اس فرضیت سے
خالی نہین تھی زمان آدم علیہ السلام سے تا این دم اور مقصود اس سے
کہ یہ تکلیف خاص اسی امت مرحومہ پر مقرر ہوئے اور ابن جریر سے
روایت ہے جسوقتکہ مقصد مومنین کا حسب حکم آلہی صوم پر ہوا خیال اس
معنی کا کہتے کہ امم سابقہ پر بعد از خواب کے اکل و شرب و صحبت عورت
ممنوعات سے تھے کیلئے کما کتب علی الذین من قبلکم سے یہی معنی مفہوم

ہوتی ہین مگر بقیض رحمۃ للعالمین یہ آیت نازل ہوئی اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْھُنَّ وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی اللَّیْلِ ؕ خلاصہ حلال ہوا تمکو روزہ کی رات مین بے پردہ ہونا اپنے عورتون سے وہ پوشاک ہین تمہاری اور تم پوشاک اونکی اللہ تعالے نے معلوم کیا کہ تم اپنی چوری کرتے تھے سو معاف کیا تمکو اور درگذر کی تمسے پھر اب ملو اونسے اور چاہو جو لکھدیا اللہ تعالے نے تمکو اور کھاؤ اور پیو جب تک کہ صاف نظر آوے تمکو دہاری سفید جدی دہاری سیاہی سے فجر کے پھر پورہ کرو روزہ رات تک پس اس آیت سے جو حکم کہ امم سابقہ پر ہوا تہا منسوخ ہوا اخرجہ عبد ابن حمید و ابن ابی حاتم عبد اللہ ابن عمر و ابن عساکر ابن عباس رضی اللہ عنہم سے یہی یہی روایت ہے فایدہ تشبیہ جو لفظ کما سے دی گئی اس تشبیہ مین تین قول ہین قول اول زجاج کا لفظ کما کا بجاے نصب مصدر یہ کے واقع ہے یا یون تاویل ہوگا لان المعنی فرض علیکم فرضا کالذی فرض علی الذین من قبلکم یعنے فرض کیا گیا تمہارے پر ایک فرض مثل اوس فرض کے جو فرض کیا گیا تہا امم سابقہ پر قول ثانی قول ابن انباری رہ کا کما بمعنے حال کے لیا گیا اور تاویل اسطرح کی گئی ہی کتب علیکم الصیام مشبھا و ممثلا بما کتب علی الذین من قبلکم یعنے فرض کئے گئے روزے اوپر تمہارے بمثال و مشابہت

حاصل تشبیہ لفظ کما سے

اون روزون کے جو فرض کئے گئے تھے امم سابقہ پر قول سوم ابو علی کا
لفظ کما کا صفت ہے مصدر محذوف کی باین تقدیر کتابۃ کما کتب
علی الذین من قبلکم یعنے یہ ایک فرضیت ہے جو فرض کئے گئے تھے
امم سابقہ پر کیسلئے بقاعدہ نحوی جائز ہے حذف مصدر کا اور قائم کرنا
صفت کو مصدر کی بمقام مصدر کے نظیر اوسکی اس مثال سے پائی جاتی ہے
اگر کسی شخص نے کہا انت واحدۃ صحیح ہے طلاق کیسلئے کہ وہ ارادہ
کریگا انت ذات تطلیقۃ واحدۃ یعنے تو مالک ہی طلاق
واحد کے حالانکہ قول مرد کا عورت کے لیئے لفظ واحدہ پر اختصار تہا لیکن
صفت مصدر کی جو لفظ تطلیقہ کی مقام مین واحدہ کے صادق آتا ہے
اسلئے انت واحدۃ بمقام طلاق کے کہنا صحیح ٹھرا علی ہذا القیاس
کما کتب علی الذین بمقام کتابۃ کما کتب علی الذین کے
واقع ہوگا اور ایک توجیہ یہ ہوگی کتب علی الذین من قبلکم
فقط صوم کے لیئے فرمایا یعنے نہین خالی تہی شریعت امم سابقہ کی
فرضیۃ صوم سے اور نہین خاص کیا گیا تم پر ہے پس یہ قول دلالت کرتا ہے
تسکئے خاطر مومنین کے لیئے جو صوم عبادت بدنیہ تھری سبب مشقت
ہونے نفس کے جوع و عطش سے اور یعنی رہنا نفس کا تمامی شہوات سے
ای عزیز و یہ تشبیہ ذات کی ذات سے ہوگی نہ اصل کی اصل سے اور نہ
کیفیت کی کیفیت سے اور نہ وصف کی وصف سے کیسلئے کہ جو مدارج
ومراتب اعلی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو صوم مین اللہ تعالے اسنے
عطا فرمایا وہ امم سابقہ کو نصیب نہین فرمایا جو بیان اوسکا گذرا اور آیندہ
بہی بیان ہوگا اور تشبیہ جو اللہ تعالے اسنے فرمائی مثل اوس تشبیہ کے ہوگی

جو اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کما
صلیت علی ابراھیم میں تشبیہ دی گئی کسلیے کہ جو درجہ
ثواب صلوٰۃ کا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجنے سے
حاصل ہوتا ہے ابراہیم علیہ السلام پر بھیجنے سے کما حصل نہیں
ہوتا ہے کسلیے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ
خود مصلی ہوا چنانچہ آیہ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی
النبی سے واضح ہے اگر فضائل صلوٰۃ کو کتب فضائل میں مطالعہ
کریں تو تمام واضح ہوگا علیٰ ہذا القیاس کئی تشبیہات قرآن مجید میں
ذکر فرمایا مثل قولہ تعالیٰ فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم
فقط تشبیہ ذکر کی ٹھہری نہ وصف کی قولہ تعالیٰ ان مثل عیسیٰ عند اللہ
کمثل آدم تشبیہ خلقت کی نہ وصف کی قال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم انکم سترون ربکم کما ترون القمر
لیلۃ البدر فقط تشبیہ رویت کی ٹھہری نہ وصف وکیفیت کی انتہی
قولہ تعالیٰ لعلکم تتقون خلاصہ حاصل کرنے سے فضائل صوم کے
شاید کہ تم لوگ تقوے کو اختیار کروگے کیونکہ اول مشق نفس کو
مالوفات و مرغوبات سے باز رکھنا ہے کسلیے کہ صوم تعلیم کرتا ہے عدم محبت پر
حظوظ نفسانی کے تاکہ اس تعلیم سے مداومت حاصل ہو نفس کشی پر
اور ہر ایک فضائل نفس کشی سے حاصل ہوتے ہیں پس صوم از قسم ورزش
ٹھہرا جس ورزش سے مومن درجہ تقوی کو پہونچیگا اے عزیز دیکھ تعلیم
بمقابلہ اوس تعلیم کے ہوگی جو جانوروں و اطفال کو ترک مالوفات
کرا کے بکار خود مشغول کرواتے ہیں علی ہذا القیاس اللہ تعالیٰ نے درجہ

بعیت ستہ و سینہ بہرہ مند کرو اسطے انکی تعلیم کے تمہیں فرمایا ہے بعیت
وہی ہے جو اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا سے ثابت ہوا اور
یہہ بھی مراد ہوگی لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ سے یعنی تَتَّقُوْنَ اللّٰهَ بِصِيَامِ
كُمْ وَتَرْكِكُمْ لِلشَّهَوَاتِ شاید کہ اللہ تعالےٰ سے ڈرو نباہنے کو روزہ
صوم کے کسلیئے کیونکہ ہو عشق کی ایک شئی ضرور ہوگا قیام سے
انبساطات حفاظت جو غرض ہے کے لئے کیونکہ تمام انبساطات
مشغول صوم کے سبب لازم کریگا ور رتبہ متقین کو پہونچیگا کیونکہ عشق
طعام و شراب اور شہوت کی اشد رہتی ہے جب تمام اس عشق کو
توڑیگا اسوقت سہل ہوگا توڑنا باقی اشیاء کا اور لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ
سے مراد لَعَلَّكُمْ تَنْتَظِمُوْنَ بھی ہوتی ہے یعنے بسبب مشغول رہنے
صوم کے جو عبادات خاصہ ہے داخل زمرہ متقین ہوگا انتہٰے فایدہ
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ سے ظاہر نہیں ہوتا ہے صوم ایک روز
یا دو روز یا چند روز کا شبہ باقی رہنے سے اللہ تعالےٰ نے
فرمایا اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ حالانکہ اس کلام سے بھی تعین ماہ کا
ثابت نہیں ہوتا ہے اگر ہفتہ ہو قلیل ہوگا تعلیم نفس کشی کے سبب
قلت ایام مکتفی نہوگی اگر ایک سال ہو زائد ہوگا اسلیئے نفس پر
تعلیم ایک سال کی شاق ہوگی اور تمام صایمین کا ترک مالوفات و
مرغوبات پر محال ہوگا اور دورہ آسمانی تین قسم پر ہوتا ہے اول
دورہ شب و روز جسکو حرکت اولےٰ کہتے ہیں دوم دورہ ماہ یہہ
وابستہ بدورہ قمر ہے سیوم دورہ سال یہ وابستہ بدورہ شمس ہے
اگر دورہ شب و روز کیوں جو وابستہ حرکت اولےٰ سے ہے مدت

قلیل ہوگی اگر دورہ سال لیوین مدت کثیر ہوگی اختلاف سے فصلون کے
اختلاف مزاجون کا واقع ہوگا باقی دورہ قمر کہ نہ قلیل و نہ کثیر ہے
اور اس تعین پر آیہ شَہرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ
دال ہے اور ایک نکتہ یہ ہے نزول قرآن مجید کا لوح محفوظ سے
آسمان دنیا پر ہوا جو مسمی بہ بیت العزۃ ہے کیونکہ ابتدا ادورہ قمر کا
آسمان اول سے شروع ہوتا ہے پس ثابت ہوا اَیَّامًا مَّعْدُوْ
دَاتٍ سے شہر رمضان کا جو متوسط میعاد ہے تیس اس معاد
کا تقرر آیہ شہر رمضان الایہ سے درجہ ثبوت کو ہونچا فایدہ ایاماً
معدودات سے مراد فرضت اَیَّامًا مَّعْدُوْدَۃً طَاعَۃً مَّحْدُوْ
دَۃً وَثَوَابًا وَعَطَائً لَاحَدَّلَہٗ وَلَانِہَایَۃَ لَہٗ یعنے فرض کیے
گئے تمھارے پر چند روزے از روے اندازے کے اور جزا
دنیا میرا بے اندازہ ہوگا گویا مراد اسطرح ہوگی یَاعَبْدِیْ
اَنْتَ تَاْتِیْ بِالطَّاعَۃِ عَلٰی قَدْرِ الْعُبُوْدِیَّۃِ وَاَنَا اُعْطِیْ
الثَّوَابَ عَلٰی کَرَمِ الرُّبُوْبِیَّۃِ اے بندے میرے تو لاتا ہے
طاعت کو بمقدار عبودیت کے اور مین جزا دیتا ہون بلحاظ مرتبہ
ربوبیت میری نقل ہے کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کے ہات سے
تازیانہ چھوٹ کے زمین پر گر پڑا ایک شخص بسرعت تمام دوڑ کے
تازیانہ لیکے شافعی رضی اللہ عنہ کے ہات مین دیا امام شافعی رضی
اللہ عنہ نے کیسہ زر کا عنایت فرمایا لوگون نے آپسے درباب مشقت
قلیل اجرت کثیر کے استفسار کیا جواب فرمایا جو شخص کہ تازیانہ زمین سے
اوٹھا کے دیا وسعت کو اپنی تمام خرچ کیا اور عطا کرنا میرا حسب وسعت

میرے تمہارے عزیزو احسان امام شافعی رضی اللہ عنہ کا اسطرح پر ظہور رہو خیال کرو کہ رب العالمین سے کسطرح کا معاملہ ظہور ہوگا

بیت

الٰہی رحمتت دریائے عام است ز دریا قطرۂ ما را تمام است

چنانچہ روایت ہے امام شافعی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تقبل ربی بعذر واحد القضی کیجئے قایدہ امت مرحومہ کو وسوسہ پیدا ہوا کہ مدت ماہی بہت دراز رکھی ہے اگر مرض وغیرہ عاید حال ہو یا ضرورت سفر کی پیش ہو در آنحال اس عبادت کا سرانجام تمام دینا محال ہوگا اسلیئے اللہ تعالٰے نے فرمایا ہر چند یہ عبادت عامہ مومنین پر فرض ہے خواہ مریض ہو یا مسافر لیکن فی الفور فرض نہیں مگر صحیحان غیر مسافرین پر فی الفور فرض ہوگی اسلیئے اللہ تعالٰے نے فرمایا فمن کان منکم مریضا یعنے جو شخص کہ تمہارے سے مریض ہو اگر صوم ترک کرین افطار لازم ہے قول اکثر فقہا کا اسطرح پر ہے کہ وہ مرض صوم کو مباح کریگا جو ضرر نفس کا پایا وے یعنے صوم سے زیادتی مرض ہو او علی سفر یا حالت سفر مین شہر رمضان واقع ہو احادیث سے ہر دو باتین ثبوت کو پہنچتی ہین یعنے صوم و افطار حدیث عن عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا قالت ان حمزۃ بن عمرو الاسلمی قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اصوم فی السفر فقال ان شئت فصم و ان شئت فافطر۔ اور ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ سفر کئے ہمنے غزوہ کے لیئے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس سفر مین

حال سفر و مرض میں افطار صوم

دس روز تک روزہ نہ رکھا ہمنے بعد از ان بعض اشخاص روزہ رکھے اور بعضونے افطار کیئے پس عیب نہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی پر پس اس حدیث سے اختیار ثابت ہوا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِسِتَّ عَشَرَۃَ مَضَتْ مِنْ شَہْرِ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ فَلَمْ یَعِبِ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ جمہور علماء کا قول بھی مطابق ان احادیث کے ہے مگر اختلاف اس معنی کا ہے کہ فضیلت کس معنی پر ہوگی امام ابی حنیفہ اور امام مالک وشافعی وثوری رضی اللہ عنہم اور ما سوائے انکے اور اصحابون کا یہ قول ہے کہ حالت سفر مین بشرط طاقت روزہ رکھنا افضل ہے اگر مشکل ہو قضا کرنا بعد گذرنے ایام صیام کے والا جواز نہین عدم جواز پر یہ حدیث تائید کرتی ہے عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَرَاٰی زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَیْہِ فَقَالَ مَا ھٰذَا قَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ خلاصہ کہا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ تھے ہم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر مین پس ملاحظہ فرمایا آپنے ازدحام اشخاص کو بعد از استفسار کرنے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کی ہمنی کہ یہ صائم ہے بسبب شدت حرارت کے حالت ضعف کی اسپر طاری ہے فرمایا آپنے کہ نہین ہے ثواب روزہ کا حالت سفر مین جو اس درجہ کو پہونچی اس حدیث شریف سے ظاہر ہے عدم جواز

صوم کا عدم طاقت مراد ہو در صورت حصول قوت طبع کے یہ حدیث مؤید ہو
عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ بِيْ
قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ قَالَ هِيَ رُخْصَةٌ
مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ اَحَبَّ
اَنْ يَصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور نزدیک ابو عمرو اور
اوزاعی و سعید بن المسیب رضی اللہ عنہم کی افطار افضل ہے
اس قول کو یہ حدیث مؤید ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَائِمُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ یعنی
روزہ رمضان کا حالت سفر میں مانند عدم صوم کے حالت حضر میں
ہوگا اس حدیث سے واضح ہوتا ہے منع صوم کا حالت سفر میں جسطرح
منع ہے افطار حضر میں اور بعض حواشے میں ذکر کیا ہو کہ یہ حدیث
شریف اوس شخص پر محمول ہوگی جو خوف ضرر کا رکھے ادائے صوم سے
اور بعض اصحاب شوافع رضی اللہ عنہم نے منع صوم کے لئے حالت
سفر میں حمل کیا ہے کلام الٰہی پر جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا فَعِدَّةٌ
مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ اور بعض علما کا قول اسطرح پر ہے کہ جو آسان ہو
وہ اختیار کرے فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ یعنے قضا
کرے بے در پے یا فصل سے فایدہ حکم فدیہ کا جو اللہ تعالیٰ نے
فرمایا وجہ اوسکی یہ تھی کہ ابتداء اسلام تھا اگر عدم توفیق سے عذر
صوم شہر رمضان کا ترک کرے امت مرحومہ محروم رہجاتی اسلئے فرمایا
عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ یعنے وہ لوگ

اختلاف فقہا [illegible]

جو وسعت رکھتے ہیں اور روزہ نہ رکھیں بعوض صوم کے خوراک یک
مسکین کا دیویں در عوض ہر صوم کے اگر پختہ دیویں تو اوسقدر دیویں
کہ دو وقت سیر شکمی حاصل ہوا اگر خام ہو دو آثار گندم دیویں تا کہ بعض کو
غذا کرے اور بعض کو مصالح غذا میں لاوے مثل ہیزم و نمک وغیرہ
کے جو شخص کہ ترک طعام لوجہ اللہ کیا ہو بعوض اوسکے بندہ گرسنہ کو
نجات گرسنگی سے دیوے تا کہ دخل نیر اجر یدہ عمل صایم مسکین میں ہو
فَمَنْ تَطَوَّعَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ یعنے جو شخص قدرت زیادہ دینیکی رکھتا
بہتر ہوگا اوسکے لئے باین مقدار ہر ایک مسکین کو دیوے نہ ہری
رح نے تاویل اس حکم کی اسطرح فرمائی عَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ
فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ یعنے حق تعالے نے جو حکم فدیہ کا فرمایا ابتداء
اسلام میں ادا کرنا روزہ کا دشوار معلوم ہوتا تہا بسبب وقوع ایام
گرمیہ سرمہ کے والاحکم فدیہ کا خاص ہے نہ کہ عام مفسرین نے تاویل
اس آیت کی اسطرح فرمائے کہ کلمہ لا محذوف ہے کسلیئے کہ قاعدہ
عرب اسیطرح پر واقع ہے اور کلام الٰہی مین بہی اسیطرح اکثر واقع ہے
عَلَى الَّذِينَ لا يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ یعنے وہ لوگ
جو طاقت صوم کی بسبب رہنے عمر رسیدہ جو طاقت نہ رکھے یا امید زیست
کی نہ رکہی یا اندیشہ ترقی بیماری کا ہو جو موجب ہلاکت کا ہو دران حال
فدیہ دیوے پس یہ حکم خاص رہا نہ کہ عام اور جو اقوال بخاری شریف مین
وارد ہین صیغہ قیل سے تعبیر کیا ہے قال ابن عمر وسلمہ
نسخہا لا کو عنہما یعنے ابن عمر وسلمہ بن الوع نے کہا کہ آیت وعلی
الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین کو منسوخ کی آیت شھر

رمضان الذی سے تعلق رکھتی ہیں تک کے لیئے فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ نازل ہوا شخص کہ تمہارے سے حاضر ہو یعنی پاوے رمضان کو پس چاہیئے کہ روزہ رکھے لہذا ورود اس امر کا وجوب صوم پر ہوا اور ناسخ ہوا تخییر کا وقال ابن نمیر حدثنا الاعمش قال حدثنا عمرو بن مرۃ قال حدثنا ابن ابی لیلی قال حدثنا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابن ابی لیلی نے کہا کہ اس حدیث کو اکثر صحابہ کرام سے سنا ہوں ابن ابی لیلی نے اکثر اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھا ہے از انجملہ خلفاء ثلاثہ راشدین یعنے عمر فاروق وعثمان ذوالنورین وعلی مرتضی رضی اللہ عنہم کو بھی دیکھا ہے اسطرح کی روایت کو شیخین مجہول نہیں کہتے ہیں کیس لیئے اصحاب کرام کا مرتبہ عدول پر تہا صاحب بخاری رح نے اسطرح بیان فرمایا نزل رمضان فشق علیہم فکان من اطعم کل یوم مسکینا ترک الصوم ممن یطیقہ ورخص لہم فی ذلک یعنے نازل ہوا رمضان دراں حال لوگوں پر دشواری آئی پس دیتے تہی طعام ہر روز ایک مسکین کو درعوض صوم کے اور ترک کرتے تھے صوم کو حالانکہ طاقت قیام صوم کے رکھتے تھے ورخص لہم فی ذلک یعنے رخصت حاصل تہی فنسختہا وان تصوموا خیر لکم فامروا بالصوم پس نسخ کی اس رخصت کو آیہ ان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون یعنے روزہ رکھو تم بہتر ہے تمہارے لیئے پس مومنین حکم کیئے گئے صوم کے لیئے اور وجوب کیا گیا صوم اس مقام پر اشکال ہوگا کیسلیئے کلمہ خیر کا مقتضی وجوب کو نہیں ہوتا ہے اور قسطلانی رح نے جواب اس اشکال کا کرمانی سے اسطرح نقل کیا ہے کہ اس آیت سے مفہوم ہوا روزہ بہتر ہے فدیہ دینے

سے یہی قول زہیر رح کا ہے جسطرح فخر الدین رازی رح نے نقل کیا جو سابق گذرا
اور تطوع بفدیہ سنت ہے کسلئے ذکر کلمہ خیر سے فرمایا اور کوئی ایک امر
بہتر سنت سے ہوگا مگر واجب انتہے کلام البخاری رض پوشیدہ نہ رہے
کہ آیہ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ نازل ہوئی ابتداء زمان اسلام کا تھا اس سے
تخییر احد الواجبین کے ثابت ہوئے بعد ازان اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ
اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ جو ارشاد ہوا ترجیح احد الواجبین کی ہوگی سے یعنے روزہ
رہین تم بہتر ہے تمہارے لیئے اگر ہو تم بوجھنے والے فواید کو صوم کے فایدہ
امام فخر الدین رازی رح نے قول قفال رح کا بیان فرمایا یعنے نظر کرو تم
افضال الٰہی کو جسنے آگاہ کیا تمکو وسعت فضل ورحمت سے اپنے تکلیف صوم
مین اول بیان فرمایا صوم امت سابقہ کا کسلئے غرض یہ تھی جسوقتکہ امور
شاقہ عام ہو سلاست حاصل ہوگی دویم بیان فرمایا ایجاب صوم سے حصول
تقوی کا اگر صوم فرض نہوتا تو مقصود جو تقوی تھا فوت ہوتا سیوم بیان فرمایا
ایام معدودہ کو اگر حکم صوم کا دوام پر ہوتا تو مشقت عظیم عاید ہوتی چہارم
بیان فرمایا خصوصیت ماہ کو جس ماہ مین نزول قرآن مجید کا ظہور رہا اسیوجہ سے
اشرف شہور کا ماہ رمضان ٹھہرا پنجم بیان فرمایا مشقت دور ہونے کے لیئے
تاخیر صوم کا یعنے جس شخص پر مشقت ہو صوم کی بسبب سفر ومرض کے کسلئے
تا زمانیکہ تسکین حاصل نہو وجوب صوم کا نہ رہا پاک وہ خدا ہے جو رعایت کیا
ایجاب صوم کے لیئے اور لایق وہی ہے جو عطا کیا ہمکو نعمتہا ے کثیرہ
انتہے ہوا کلام قفال کا فایدہ قولہ تعالے شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ
اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَ
الْفُرْقَانِ مفسرین اس آیۃ کو متعلق بآیۃ اولی کہتے ہین قول فراء و حفش کا

بیان فوائد فضیلت فضائل الٰہی در صوم

تعلق ایاماً معدودات سے رکھتاہے ایاماً معدودات وہی
شہر رمضان ہے ابو علی رح کا قول کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ ماول ہے فیہا
کُتِبَ عَلَیْکُمْ مِنَ الصِّیَامِ بِشَہْرِ رَمَضَانَ الخ غرض کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ
مین ایک سر ہے اگر بغور تامل کرین منکشف ہوگا جسوقتکہ جریدہ صائمین
مین اسم نویسی کروایا دریائے رحمت الہی مین غرق ہوا لہذا معنی کُتِبَ
عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کے کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ واقع ہے فایدہ
شہر ماخوذ ہے شہرت سے مقولہ عرب کا شہر الشی اوسوقت ہوتا ہے
جسوقتکہ شہرت پاوے ایک شے اور شہر جو موسوم بشہر ہوا بسبب
شہرت پانے شے کیلئے حاجات اشخاص کے متعلق ہوتی ہین معرفت
شہر پر یعنے ماہ پر اور ہلال بھی موسوم بشہر ہوتا ہے بسبب شہرت کے
اور مقولہ بعض کا شہر جو موسوم ہوا بسبب ظہور ہلال کے کیلئے ظہور ہلال
شہرت ہوتی ہے رمضان مشتق ہے رمضا سے بسکون میم رمضا
اوسکو کہتے ہین جو بارش کے موسم خزان مین صفائی زمین کے لئے
نازل ہوتی ہے علی ہذا القیاس شہر رمضان پاک وصاف کرتا ہے ذنوبکو
صایمین کے رمض بفتح ثالثہ معنے سے سوختن کے آیا ہے کیلئے
مطابقت حدیث شریف سے رکھتا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انما سمی رمضان لانہ یرمض ذنوب عباد اللہ تعالی
یا مشتق رمض سے جو سوختہ ہونے قدمون کی زمین گرم پر علی ہذا القیاس
شہر رمضان موجب ہوتا ہے سوختگی وتکلیف نفس کا اور سے بمعنے
سنگ گرم کے بھی آیا ہے سنگ گرم یا پہاڑ روندگان کو سوختہ کرتا ہے
فایدہ رمضان کے پانچ حرف ہین را سے رضوان میم سے محبت الہی

ضاد سے ضمان اللہ یعنے رحمت آلہی کے ضمن میں آنا الف مراد ہے
الفت سے یعنے الفت آلہی کو حاصل کرنا نون مراد ہے نور آلہی سے
یعنے منور ہونا نور آلہی سے پوشیدہ نہ رہے شہر رمضان شہر رضوان
و محابات و ضمان و الفت و نور و نوال و کرامت کا ہے جو دوستان
آلہی کے لیے ظہور پاتا ہے شہر رمضان درمیان شہور کے مثل قلب
کے واقع ہے اگر بدن انسان میں قلب صالح ہو تمامی بدن صلاحیت پر
رہیگا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ابن آدم مضغۃ
اذا صلحت صلح سائر الجسم واذا فسدت فسدت بھا
سائر الجسم الا وھی القلب صلاحیت قلب کو تقوی و توکل علی اللہ
سے ہوگی اور توحید اللہ کے لیئے اور خلوص اعمال میں اور فساد قلب کا
عدم تقوی و توکل و توحید و عدم خلوص اعمال سے ہوگا بس قلب مثل
ایک طایر کے ہے قفص بدن میں بمثال ایک قفس کے اندر رہن سبب
سے کے در صورت طیران کے کمال عزا مت رکھیگا اگر بند رہے کچھ حصول
نہ ہوگا علی ہذا القیاس طیران توحید کا بغیر تقوی کے حاصل نہ ہوگا علی ہذا
القیاس اگر فضیلت شہر رمضان کی حاصل کریگا مغفرت پاویگا گناہوں سے
جو تمامی سال میں صادر ہوے تھے روی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رغم انف رجل ذکرت عندہ فلم یصل علی ورغم
انف رجل عندہ ابواہ او احدھما فلم یدخل فی حقھما اعمال یدخل
بسببہ الجنۃ ورغم انف رجل دخل علیہ رمضان ولم ینقض
قبل ان یغفر لہ لان رمضان شھر رحمۃ ومغفرۃ من اللہ تعالی
فمن لم یغفر فیہ فھو مغبون اور شہر رمضان مثل حرم شریف کے

واقع ہے جسطرح کہ حرم شریف منع کرنا ہے دخول دجال کو علی ہذا القیاس
شہر رمضان منع کرتا ہے دخول شیاطین کو جو اس حدیث شریف سے
ظاہر ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل شہر رمضان فتحت ابواب السماء وفی
روایۃ فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب جہنم وسلسلت
الشیاطین فایدہ شہر رمضان مجرمین کے لیے شفیع ہوگا جسطرح
انبیاء علیہم السلام شفیع ہونگے اپنی اپنی امت کے لیے اور روز
قیامت میں آویگا رمضان بصورت احسن اور سجدہ کریگا اور حکم بارگاہ
الٰہی ہوگا کہ حاجت کو اپنی بیان کرے پس پکڑیگا ہات اوس شخص کا
جو حق اپنا معلوم کیا تہا پس حاضر کریگا اون اشخاصون کو جو باشرائط
سرمایہ حقوق کو اپنے ادا کئے تھے حکم ہوگا اللہ تعالے کا کہ اے رمضان
کیا خواہش رکہتا ہے عرض کریگا کہ ترقی درجات کو صائمین کے بہتان (؟)
شفاعت سے ماہ رمضان کے اللہ تعالے معزز کریگا صائمین کو
تاج وقار سے اور اشخاص حل کیا برسے نثر ہزار صائمین مغفور ہونگے
اور مدارج لانہایہ حاصل کرینگے فایدہ بفیض یوسف علیہ السلام
یازدہ برادران یوسف علیہ السلام کے باوجود وقوع گناہ کے عفو
پائے علی ہذا القیاس جو گناہان کہ یازدہ ماہ مین صادر ہوتے ہین
بفیض شہر رمضان معرض عفو مین آوینگے اور اگر شہر رمضان مین
گناہ صادر ہو خود رمضان فردائے قیامت خصم ہوگا کسلئے حدیث
شریف مین وارد ہے کہ روز قیامت مین لائے جائیگا ایک بندہ
جو رمضان مین گناہ کیا تہا ملائکہ پاداش گناہ کرتے رہینگے جناب رسالت

مآب صلی اللہ علیہ وسلم ز سبب عذاب ہونیکا استفسار فرماوینگے ملائکہ
عرض کرینگے یہ شخص شہر رمضان مین خلاف حکم الہی ظہور مین لایا تھا
بسبب غلبۂ رحمت کے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے
قصد شفاعت کا فرماوینگے حکم الہی ہوگا کہ خصم اس شخص کا رمضان ہوا ہے
درآن حال جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماوینگے کہ جس
شخص کا خصم رمضان ہو مین بھی بیزار ہون اوس شخص سے اے عزیز
خیال کر جس نے اوامر و نواہی پر نہ رہا شفاعت جناب رسالت مآب صلی
اللہ علیہ وسلم سے محروم رہا پھر کونسا وسیلہ رکھیگا جو نجات پاویگا
یہی حرمت و عظمت کا سبب ہے جو رمضان اسماء الہی سے شمار کیا گیا
اسلئے فقط کلمۂ رمضان کہنا جواز نہین بلکہ قائل شہر رمضان کہنے
فقط کلمۂ رمضان نہ کہئے مالک رح نے فقط رمضان کہنا مکروہ فرمایا ہے
کسلئے کہ رمضان اسماء الہی سے ثابت ہوا ہے قول شافعی رح کا
اگر کلام سے تیرے شہر مفہوم ہو رمضان کہنا جواز ہوگا جسطرح
کہ اگر کہے صُمتُ رَمَضَانَ اس قول سے مفہوم ہوگا صمت شہر
رمضان لیکن احادیث کے تمامی مقامات مین شہر رمضان ذکر
پایا ہے نہ کہ فقط رمضان فایدہ جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا عطا کیا گیا امت کو میری جو نہین عطا ہوا امم
سابقہ کو کہ اول شب شہر رمضان مین اللہ تعالے نظر رحمت فرماتا ہے
امت پر میری پس جو مومن کہ نظر رحمت کی پایا محفوظ رہا عذاب ابدی سے
دویم حکم ہوتا ہے طلب مغفرت امت کے لیئے ملائکہ کو سیوم بوئے
دہان صایم کی بہتر ہے مشک سے نزدیک اللہ تعالے کے چہارم

حکم ہوتا ہے آراستگی جنت کے لیئے اور فرماتا ہے مبارک ہو مومنین
کے لیئے کیلیئے کہ یہ دوستان میرے ہوئے تم مغفرت پاتے ہین
جماعت مومنین بفیض شہر رمضان کے قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اعطیت امتی خمسۃ اشیاء لم تعط لاحد قبلہم
الاول اذا کان اول لیلۃ من رمضان انظر اللہ تعالی
بالرحمۃ لایعذبہم ابدا والثانی یامر اللہ تعالی
الملائکۃ باستغفارہم والثالث رائحۃ فم الصائم
اطیب عند اللہ من ریح المسک والرابع یقول
اللہ تعالی للجنۃ اتخذی زینتک ویقول طوبی
لعبادی المؤمنین ہم اولیائی والخامس یغفر اللہ
ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت
رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت دو بالا آفرین ہوتی
اول شب مین شہر رمضان کے اور تحت سے عرش کے ہوا جو
موسوم بہ مثیرہ ہے شروع ہوتی ہے بسبب کثرت ہوا کے
درختان سے بہشت کی خوش آوازین شروع ہوتی ہین کبھی
کوئی سامع نہ سنا ہوگا بمصداق کے لا اذن سمعت کے اور
حوران بہشت کی دیوار پاے بہشت پر سوار ہو کے کہتی ہین کہ
کون ناکح ہوگا ہمارے لیئے اور درخواست کریگا اللہ تعالی سے
ہماری تزویج کے لیئے اے عزیز تم سواے صائم شہر رمضان
کے دیگر نہوگا عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ سمع
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الجنۃ تنجد وتزین

من الحول الى الحول بدخول شهر رمضان فاذا كان اول ليلة
من شهر رمضان هبت ريح من تحت العرش يقال لها المثيرة
تحرك اوراق اشجار الجنة فيسمع من ذالك صوت لم
يسمع السامعون احسن منه فتزين الحور العين حتى يقفن
بين شرف الجنة فينادين هل من خاطب الى الله عز و جل فنزوجه

اے عزیز فضایل شہر رمضان کے بیرون از تحریر و تقریر شریعت کو
پہونچ نہیں سکتے کہ ثناخوان شہر رمضان کا خدا و رسول مجتہدین حاجت
بیان کی نہیں اور یہ وہ شہر ہے جو جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم روز آخر ماہ شعبان خطبہ فضایل شہر رمضان کا
جو مشتمل احکام حصول نجات مومنین کے رہتا تھا زبان فیض ترجمان سے
قرأت فرماتا تھا وہی یہ ہے ایہا الناس قد اظلکم شہر عظیم مبارک
شہر فیہ لیلۃ من خیر من الف شہر جعل اللہ تعالی صیامہ
فریضۃ وقیام لیلہ تطوعا ومن تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر وادی
فریضۃ کان کمن ادی سبعین فریضۃ فیما سواہ وھو شہر الصبر
والصبر ثوابہ الجنۃ وشہر المواسات وشہر یزاد فیہ رزق المومن
فمن افطر فیہ صائما کان مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار
وکان لہ اجرہ من ان ینتقص من شیئ اثنای خطبہ میں اصحاب رضوان اللہ
علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ جس شخص کو طاقت افطار
کروانے صایم کی نہ رہے فرمایا لمن افطر صائما علی تمرۃ او شربۃ
ماء او مذقۃ لبن بعد از فرمان جواب کے تتمہ بقیہ خطبہ کا فرمایا
وھو شہر اولہ رحمۃ ووسطہ مغفرۃ وآخرہ عتق من النار

فمن خفف عن مملوکه غفر الله واعتقه من النار فاستکثروا فیه اربع خصال خصلتان ترضون بهما ربکم وخصلتان لا غنی لکم عنهما فاما الخصلتان ترضون بهما ربکم فشهادة ان لا اله الا الله وتستغفرونه واما اللتان لا غنی لکم عنهما فتسألون الله الجنة وتعوذون به من النار ومن اشبع فیه صائما سقاه الله تعالی من حوضی شربة لا یظمأ بعدها ابدا انتهی ای عزیزو خیال کرو فضیلت کو شهر رمضان سے کہ جو نصیب امت محمد صلی الله علیه وسلم کے ہوئی کسی ایک امت نے نہ پائی کیسلیے یہ امت موسوم بہ امت مرحومہ کے ہوئی جو وقت کہ امت محمد صلی الله علیه وسلم کی موسوم بہ مرحومہ ہوا لازم ہوا ظل رحمت الٰہی حاصل کرے جو وقت کہ ظل رحمت حاصل ہو عذاب سے دور رہنا لازم ہوا لهذا الله تعالی نے فرمایا کتب ربکم علی نفسه الرحمة اور فرمایا علی مرتضی رضی الله عنه نے لو اراد الله ان یعذب امة محمد صلی الله علیه وسلم لا اکرمهم بشهر رمضان وکان رمضان اماناً من الله تعالی خلاصہ اگر ارادہ کرتا الله تعالی کہ عذاب کرے امت محمد صلی الله علیه وسلم کو نہیں بزرگی پاتی امت مرحومہ شهر رمضان سے پس شهر رمضان کا سبب اسی کا ٹھیرا امت مرحومہ کے لئے اور حدیث شریف میں اسی طرح وارد ہے حدثنا ابن سلام قال اخبرنا محمد بن فضیل قال حدثنا یحیی بن سعید عن ابی سلمة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه خلاصہ جس شخص نے روزه

رکھا رمضان کا اللہ کے لئے مغفور ہوگا گناہان گذشتہ سے اور اس
حدیث مین کلمہ مَا تَأَخَّرَ سے بھی امام احمد سے روایت ہے یعنے جو
گناہان آئندہ صادر ہونے والے ہین مغفور ہونگے ای عزیز و جو شخص کہ
امید لقاء رب کی رکھا وہ عمل صالح کا عامل ہوگا جس طرح کہ فرمایا اللہ تعالے
نے فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ
بِعِبَادَةِ رَبِّهِ اَحَدًا اگر امید حصول نفع رکھے عمل لوجہ اللہ ہوگا کسلیے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ
امْرِءٍ مَا نَوٰى۔ **فایدہ** معروف کرخی کا قول ہے جو شخص کہ عمل کریگا
حصول ثواب کے لئے وہ تاجر ہوگا اور جو عمل کریگا خوف دوزخ کیلئے
وہ غلام ہوگا جیسا کہ غلام زد و کوب کے خوف سے اطاعت کرتا ہے اور
جو شخص کہ عمل خالصًا للہ کریگا وہ احرار سے ہوگا حدیث شریف مین
جو اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا ذکر پایا بھی معنے خلوص کے ہوتے ہین نقل ہے
کہ عابد نے ایک ایسے درخت کے توڑنے کا ارادہ کیا جسکی کفار پرستش
کرتے تھے شیطان لعین نے حایل ہو کر مقابلہ کیا عابد غالب آیا شیطان
پر تب شیطان نے کہا کہ توڑنا درخت کا نفع نہین دیگا آپ واپس مکان
کو جائیے ہر روز آپ زیر فرش اپنے پانچ دینار طلائی پاتے رہین کے عابد
طمع دنیا سے واپس مکان کا ہوا اور لوجہ اللہ سے نظر پھیرا من بعد تا پنج روز
دینار مذکور زیر فرش اپنے پاتا رہا روز ششم دینار مذکور نہ پایا شکستہ
خاطر ہو کے بار ثانی قصد قطع درخت کا کیا اسوقت بھی اوسی
شیطان سے مقابلہ واقع ہوا شیطان غالب آیا عابد
متوحش ہو کے استفسار وجہ اپنے مغلوب ہونے کا کیا شیطان

سے نے جواب دیا سابق تو نے کشتی کیا تھا وہ لوجہ اللہ تھی حالا لوجہ الدنیا
ٹھیری یہی وجہ ہے مغلوبیت کا بیہ ہے اے عزیز جو عمل کہ لوجہ اللہ ہوگا
اسمین دخل شیطان کا ہرگز نہوگا اور عمدہ بھی اوسکا اثر رب کے پہنچیگا
اور غلبہ بھی تیرا ہر ایک مخلوق پر رہیگا لہذا اللہ تعالے نے فرمایا وَالَّذِيْنَ
جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا بیت

ہر کہ برین رہ نرفت راہ بجائی نبرد ۔ کہ ازین رخ بتافت روی رہائی ندید

عائیشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوٹھین گے لوگ قبور سے اپنے نیات پر جو شخص کہ عمل کریگا واسطے
اللہ جزا پاویگا والا عذاب حاصل ہوگا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ کفار کو خلود
دوزخ کا ہوگا کسلئے نیات کفار کی قیام کفر کے لئے تھی پس ضروری ہے مومن
کے لئے کہ خلوص صوم مین رکھے جسوقت کہ خلوص ہو ضرور ہوگا پابند احکام
آلہی کا رہنا جسوقت کہ پابند احکام الہی ہوگا خلوص بھی حاصل ہوگا پس
خلوص و پابند احکام شرع کا ہونا لازم و ملزوم ٹھیرا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے عَنْ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ
يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ خلاصہ جو شخص کہ حالت صوم مین ترک نہ کرین اقوال
و افعال خلاف شرع کو پس صوم اوس شخص کا داخل صوم نہ ہوگا کسلیئے
کہ ترک اکل و شرب سے اللہ تعالے لئے احتیاج نہین رکھتا ہے **فایدہ**
اے عزیز فضایل شہر رمضان سے جبکہ تو آگاہ ہوا اب افضلیت
دیگر بیان کرتا ہون بگوش ہوش سُنیئے شہر رمضان مین قرآن

بیان یعنی نزول قرآن مجید بیچ رمضان

شریف نازل ہوا کہ جس پر کلام الہی خود دال ہے قولہ تعالے شَهْرُ
رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ نزول قرآن کا شہر رمضان مین
فرما کے صوم کا بھی حکم فرمایا کسلیئے کہ یہ کلام مجید جامع ہوا کمال ربوبیت کا
جس کلام کی شان مین اللہ تعالے نے فرمایا لَوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ
رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا حکم
صوم کا قرآن شریف نازل ہونے کے ماہ مین اسلیئے ہوا کہ امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی کمال عبودیت پر رہے تا کہ تمامہ کلام الہی مؤثر ہو کے قلوب
مومنین پر از انوار ہون اسی سبب کلام کو اپنے نور کے ساتھ تشبیہ
دی قولہ تعالے اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا اور شرح صدر بھی مومنین کا اسی
کلام الہی سے ظہور پایا جو اللہ تعالے نے فرمایا اَفَمَنْ شَرَحَ صَدْرَهٗ
لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ اگرچہ تمامی کتب سماوی اسی شہر رمضان
مین نزول پائے از انجملہ صحف ابراہیم علیہ السلام اول شب شہر رمضان
مین اور زبور شب دوازدہم شہر رمضان مین توریت شب ششم انجیل شب
ہجدہم لیکن حکم صوم کا کسی ایک امت پر شہر رمضان مین نہوا کسلیئے کہ ان
کتب منزلہ سے کمال ربوبیت کا ظہور نرکہا تھا مگر فرقان کمال ربوبیت کا
ظہور ٹھیرا تا کہ مومنین کمال عبودیت پر رہکے انوار الہی کو اخذ کرین اس تقریر
پر اعتراض وارد ہوتا ہے انجیل بھی شہر رمضان مین نازل ہوئی اور انکو حکم
صوم کا بھی تہا پس فرق نہ رہا درمیان امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور امت
عیسی علیہ السلام کے حصول فضیلت مذکورہ کے لیئے جواب بسبب
قربیت زمان رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امت عیسی علیہ
السلام کے بہرہ مند ہوئے تھے مگر دین منسوخ ہونے والا بعد از

زمانہ موسیٰ علیہ السلام کے امت پر شاق ہوا بسبب واقع ہونے
شہر رمضان کے ایام حرارت اور برودت شدید میں [illegible] صیام شاق
ہوگئے علماء اور رہبان قوم نصاریٰ کے تجویز ٹھیرائی کہ [illegible] سے
ایام بارش میں ادا کریں اور بسبب فضیلت شہر رمضان کے کفارہ کے لئے
دس روزے زیادہ کریں یعنی چالیس روزے [illegible] اس [illegible]
[illegible] رمضان کے محروم رہے اسی کمال کی وجہ موسیٰ علیہ السلام کو
[illegible] ہوا اے موسیٰ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دو نور دیا ہوں تاکہ کسی
وقت امت مرحومہ کو [illegible] نہ ہوئے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا وہ
کونسے دو نور ہونگے فرمایا نور صیام رمضان کا اور نور قرآن مجید کا
موسیٰ نے عرض کیا بمقابل انوار کے ظلمات بھی ہونگے فرمان ہوا
دو ظلمت وہ ہونگے ظلمۃ القبر و ظلمۃ القیامۃ پس ثابت ہوا اعظم ظلمات
کے لئے اعظم انوار کا ہونا تاکہ بفیض انوار کے ظلمات معدوم ہو جاویں
اسواسطے قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے موسوم بہ نور فرمایا قولہ تعالیٰ
اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا اور اسی [illegible] مومن کو شرح صدر ہوکے حصول
ایمان ہوا قولہ تعالیٰ اَفَمَنْ شَرَحَ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ
فائیدہ کفار اس نور کو اخذ نہیں کرسکے کیسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے صدر مومن کو
بلد طیب سے مناسبت فرمایا اور صدر کافر کو بلد خبیث سے تناسب
فرمایا قولہ تعالیٰ وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُہٗ بِاِذْنِ رَبِّہٖ
وَالَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَکِدًا یعنے زمین پاک ظاہر
کرتی ہے تر و تازگی کو حکم سے رب کے اور زمین ناپاک سے ظاہر نہیں
ہوتے ہیں مگر اشیاء بے نفع قلب کافر کا موا عظ قرآن مجید

کو اخذ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھنے سے نور ایمان حاصل نہیں
ہوتا ہے بیت

زمین شور سنبل بر نیارد ۔ درو تخم عمل ضائع مگردان

قلب کافر مثل زمین شور کے واقع ہے کسلئے کہ ارواح طاہرہ پاک بذیلہ یعنی اخلاق ذمیمہ سے جسوقت کہ نور قرآن کا مقترن ہو ظاہر ہوتے ہین طاعات و معارف الٰہی و اخلاق حمیدہ اور ارواح خبیثہ صلاحیت اخذ کرنے نور قرآن کی نہین رکھتے ہین درصورت اتصال نور قرآن کے معارف و طاعات و اخلاق حمیدہ ظاہر نہین ہوتے کسلئے کہ سعید شقی نہوگا اور شقی سعید نہوگا **فائدہ** ارواح دو قسم پر ہین اول روح پاک وہ ایک جوہر ہے جو استعداد رکھتا ہے حصول معرفت اور کل عمل خیر کے لئے دوم روح غلیظ بسبب غلاظت کے معارف الٰہی اور عمل خیر کو حاصل نہین کرتا مثلاً اگر زمین بہتر ہو نزول باران سے سیراب ہوتی ہے اشیاء منافع سے اور زمین شور بسبب شوریت کے کسی قسم کی زراعت کو قبول نہین کرتی بلکہ اگر تخم بہتر بھی ڈالا جاوے ثمرہ حاصل نہوگا پس ثابت ہوا اَلشَّقِیُّ مَنْ شَقِیَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ وَالسَّعِیْدُ مَنْ سَعِدَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ بطن ام سے نفع ٹھیرا جسوقت کہ زمین شور سے وجود کافر کا ہو پس کافر بھی علی ہذا القیاس بے نفع ٹھیرا اسی سبب قلوب کفار کے ذکر اللہ سے فرار ہوتے ہین قولہ تعالےٰ فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اور ایک مقام مین فرمایا ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِیَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ پس سخت ہوئے قلوب

کفار بعد از ظہور آیات کے مانند حجر کے بلکہ سخت تر سنگ سے از روے
قساوت و غلظت کے بدرستیکہ بعض سنگہا سے جاری ہوتا ہے آب
انتہی **فایدہ** شئے او سکو کہتے ہین جو دیگر شئے سے اثر لیوے جسوقت کہ
اثر نہ لیوے موسوم بختگی سے ہوگا پس جسم بحیثیت جسمیت کے قبول کرتا ہے
اثر کو غیر سے جسوقت کہ جسم مین صلاحیت اثر لینے کی نہو گی اوسوقت جسم
بمقام حجر کے تحجیر کیا پس قلب وقتیکہ نہ قبولا تاثیر دلایل و آیات الٰہی
کو اور اختیار کیا تمرد و استکبار و عدم اظہار طاعت و خشوع للّٰہ
و خوف من اللہ تعالے کو پس عارض ہولی قلب کے لیے ایک شئے
جسوقت کہ عارض ہو قلب کے لیے ایک عارض خارج ہوا صفت
سے قلب کے بسبب ظہور عدم تاثیر کے اسلیئے اللہ تعالے نے
تشبیہ فرمایا قلب کو کافر کے حجر سے اور توصیف فرمایا مومنین کے
لئے كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ
رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ خلاصہ
کتاب مشابہت رکہتی ہے سات دیگر کے یعنی بعض آیات مشابہت
رکہتے ہین بعض سے اعجاز کلام یا جودت لفظ مین یا بطور حقیقتا قصص پایا
جاوے ما بین ایک دیگر کے اور اشتمال رکہتا ہے جفت پر تقریر کے
مثلاً امر و نہی و وعد و وعید و ذکر و فکر و رحمت و عذاب و
بہشت و دوزخ و مومن و کافر اور لرزتے ہین وہ اشخاص جو خوف
رکہتے ہین رب سے اپنے پس نرم ہوتے ہین اور آرام پاتے
ہین پوستہا اور دلہا اونکے بسبب ذکر کرنے رحمت و مغفرت
کو خدا کے تعالے کے امام قشیری نے اس آیت کی تشریح

اسطرح فرماتے ہے کہ قلوب مومنین کے لرزتے ہین ہیبت الٰہی سے
اور آرام پاتے ہین انست سے پادشاہی کے اور بعض کا قول ہے
لرزہ علامت تنگی کی ہے اور آرام علامت کشادگی کی صاحب
کشف الاسرار نے معنی تَقْشَعِرُّ جُلُودُهُمْ کے اسطرح بیان فرماے ہین
قشعریرہ جلود کا صفت مبتدیان کے ہے و تَلِیْنُ جُلُودُهُمْ وَ
قُلُوبُهُمْ صفت منتہیان کی ہے حاصل معنے جسوقتکہ سماعت کرتا ہے
مومن آیات عذاب و دوزخ و وعید کو عاید ہوتا ہے قشعریرہ اوسکو
بسبب حصول خوف الٰہی کے اور جسوقتکہ سماعت کرے آیات
رحمت واحسان کو حاصل ہوتی ہے فرحت اور نرم ہوتے ہین قلوب
بسبب حصول فرحت کے کہ لیئے حاصل ہونے سے شرح صدر کے
مومن کے لیئے استعداد شدید موجود ہوتا ہی فطرۃ النفس مین جسوقتکہ ہوگی
استعداد حاصل ہوتی ہے لیاقت خارج ہونے پر بالقوہ سے طرف
بالفعل کے ادنی سبب سے مثل کبریت کے کہ تہوڑی آتش سے
روشنائی ظاہر ہوتی ہے بخلاف نفوس کفار کے بعد رکھتے ہین
قبول کرنے پر تجلیات قدسیات کو اور احوال روحانیات کو بلکہ
مستغرق رہتے ہین طلب جسمانیات کے اسیوجہ سے کفار کے قلوب
کے لیئے قساوت و کدورت و ظلمت حاصل ہے پس درمیان ہر دو
استعداد کے ضد کلی حاصل ہوا لہذا اللہ تعالے نے فرمایا ثُمَّ قَسَتْ
قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَالِكَ الآیۃ فایدہ نزول نور کا تبعیت کرنے کیلئے
ہوتا ہے ظلمات سے نجات پاوے قولہ تعالے وَاتَّبِعُوا النُّورَ
الَّذِیْ اُنْزِلَ مَعَهُ اُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ مراد نور سے قرآن مجید ہے

قول بعض مفسرین کا مراد نور سے رسالت و ہدایت ہی ظہور رسالت
کا نتیجہ قلوب کے بتقاضائے نور آلہی کے واقع ہوگا اگر مراد نور سے
قرآن مجید ہی ہو در آنحال معیت رسالت کی کہتا ہے جس طرح کہ
اللہ تعالے نے فرمایا قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین
مراد نور سے ذات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تھری
پس اس کلام سے ظاہر و باہر ہے جس شخص کا قلب ہر دو انوار سے
مزین نہوگا دولت فلاحیت دارین سے محروم رہیگا جس طرح کہ قرآن
مجید صفت آلہی ٹھری علی ہذا القیاس ذات جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم بھی مثل صفت آلہی ٹھری اسی وجہ سے ہر دو کا ذکر نور سے
فرمایا جیسو دیکھو قرآن شریف موسوم بہ نور ہو کے حکم بیعت کرنے کا
ہوا نور رسالت بھی بول اٹھا وہ نور مبین ہی ہوں تا کہ کافہ ناس اطاعت
میری کرے قولہ تعالے یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا
الذی لہ ملک السموات والارض لا الہ الا ہو یحیی و یمیت
فامنوا باللہ و رسولہ رباعی

نور او چون اصل ہر موجودات بود	ذات او چون مصطفی ہر ذات بود
وا جب آمد دعوت ہر دو جہان	دعوت ذرات پیدا و نہان

حدیث شریف بھی دال ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی
بحیثیت صفت الہی ظہور فرمایا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کل شیء من نوری و انا من نور اللہ اشعار

ای گشتہ از برائے تو کون و مکان پدید — از عرش تا بفرش ز نور تو مستفید
قائی است پیش نور تو انوار انبیا — در نور آفتاب بود ذرہ نہ پدید

ذرات کون پرتو نور ظہور تست   اندر ظہور خویش ز نور تو مستفید

فایدہ اے عزیز نزول قرآن مجید کا شہر رمضان مین جو ظہور رہا یا
اختلاف اس معنے کا رہا کہ کون سی شب مین قرآن نازل ہوا
مگر نزول قرآن مجید کا لیلۃ القدر مین ثابت ہوا ہے مطابقت کہتا ہے
اس آیت سے قولہ تعالے اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ کس لیے
کہ ضمیر اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ کی راجع ہے طرف قرآن مجید کے پس ثابت
ہوا نزول ہونا قرآن مجید کا لیلۃ القدر مین کس لیے کہ لیلۃ القدر شہر
رمضان مین مقرر پائے ہی مگر تعین لیلۃ القدر مین اختلاف
رہا بعض مفسرین نے لیلۃ القدر کو شب اول عشرہ آخر شہر رمضان
مین بیان فرمایا ہے اور مالک رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ عشرہ
آخر کے ہر شب مین نازل ہوتا رہا اور شافعی رضی اللہ عنہ کے
قول سے شب بست و نہم پائی جاتی ہے اور قول ام المومنین
عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اور ابوذر رضی اللہ عنہ کا اور قول
حسن رضی اللہ عنہ کا شب بست و پنجم پر ہے اور بلال رضی اللہ عنہ
کا قول شب بست و چہارم پر ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ
و ابی ابن کعب رض کا قول شب بست و ہفتم پر ہے قطع نظر اس
اختلافات کی تطبیق بست و ہفتم کے سیاق کلام سے سورۃ
القدر کے پائی جاتی ہے کس لیے کہ لیلۃ القدر کا ذکر تین مرتبہ
آیت مذکورہ مین ہوا ہے ہر فقرہ مشتمل نو حرف پر ہے پس
مجموعہ ان حروف کا ستائیس حرف ہوئے جس مین اس تطبیق سے
شب بست و ہفتم پائی جاتی ہے واللہ اعلم بالصواب فایدہ

اللہ تعالے نے مخفی رکھا لیلۃ القدر کو تاکہ مومنین تمام شبہای رمضان مین مصروف بعبادت رہین اسیطرح اللہ تعالے نے مخفی رکھا رضا کو اپنے طاعات کے لیئے تاکہ مومن جمیع طاعات الٰہی مین مشغول رہے اور اسیطرح مخفی رکھا ازدیاد غضب کو اپنے تعین عصیان پر کہ کس گناہ مین زیادہ عذاب ہوویگا تاکہ جمیع معاصی سے مومن پرہیز کرے اور مخفی رکھا افضل صلوٰۃ کو صلوٰۃ پنجگانہ مین قولہ تعالے حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطیٰ تاکہ ہر صلوٰۃ پر قایم رہین اور مخفی رکھا دوست کو اپنے تاکہ ہر مرد صالح کی تعظیم کرے اور مخفی رکھا اسم اعظم کو اپنے تاکہ وہ کل اسماء الٰہی کا رکھے اور مخفی رکھا وقت قبولیت توبہ کا تاکہ ہمیشہ مومن تائب رہے مخفی رکھا وقت موت کو تاکہ ہمیشہ مستعد موت پر رہے مخفی رکھا ساعت اجابت کے روز جمعہ مین تاکہ تمامی روز مشغول بعبادت رہے فایدہ شب قدر کو لیلۃ المبارکہ سے بہی ذکر فرمایا قولہ تعالے انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ عکرمہ رضی اللہ عنہ اور ایک طایفہ لیلۃ المبارکہ سے شب نصف شعبان سمجہے ہین اور نام اول لیلۃ البراۃ سے لیے ہین کسلیئے کلمہ لیلۃ المبارکہ کا سورہ دخان مین ذکر فرمایا اور سورۃ القدر مین لیلۃ القدر سے ذکر فرمایا پس لیلۃ القدر دوسری ٹھہری اور لیلۃ المبارکہ دیگر ٹھہری مگر رجحان لیلۃ المبارکہ کا لیلۃ القدر سے پایا جاتا ہے کسلیئے کہ قرآن مجید کا نزول شہر رمضان مین ٹھہرا قولہ تعالے شہر رمضان

الذی انزل فیه القرآن اور سورۃ القدر مین ضمیر انّا انزلناه
کی راجع ہے طرف قرآن کے اور سورہ دخان مین بھی انّا انزلناه
کی ضمیر راجع ہے طرف قرآن مجید کے پس اس ضمیرات کے رجعان
لیلۃ المبارکہ لیلۃ القدر ہے اور لیلۃ القدر لیلۃ المبارکہ ہی ٹھیری جو
نزول قرآن مجید کا ہوا سورۃ القدر مین تنزّل الملائکۃ و
الروح فیها باذن ربهم من کل امر سلام هی فرمایا اور
سورہ دخان مین فیها یفرق کل امر حکیم فرمایا لفظ فیها سے
بھی تناسب واقع ہوا اور لفظ امر سے ہر دو سورہ سے تطابق
ثابت ہوتا ہے سورۃ القدر مین باذن ربهم من کل امر
فرمایا سورہ دخان مین امرا من عندنا فرمایا سورہ قدر مین
سلام هی حتی فرمایا سورہ دخان رحمۃ من ربک فرمایا سلام بمعنے
رحمت بھی آیا ہے پس ان تطابقات کثیرہ سے
لیلۃ القدر سے لیلۃ المبارکہ ہے اور لیلۃ المبارکہ سے لیلۃ القدر
ہر دو سورہ مین صراحتہ فرمایا اسلیئے کہ یہ ترکیب دلالت کرتی ہے
عظمت قرآن پر اولاً ذکر قرآن کا مضمرا بیان فرمایا تا کہ خصوصیت
حاصل ہو دویم اختصار کرنا ضمیر پر آگاہی دیتا ہے عظمت پر قرآن کے
سیوم تعظیم و رفعت ظاہر ہوتی ہے فایدہ لیلۃ القدر سے بمعنے
لیلۃ العظمۃ و لیلۃ الشرف بھی لیئے ہین اسلیئے عالی قدر او سمو
کہتے مین جو صاحب عظمت رہے اور بسبب عظمت شب قدر
کے ہر ایک امر کو مقدر فرماتا ہے جو اپنے علم مین مکنون رکھا تھا
اور سپرد فرماتا ہے دفتر رحمت جبرئیل علیہ السلام کو اور دفتر

نباتات وارزاق میکائیل علیہ السلام کو اور دفتر امطار ورياح
اسرافیل علیہ السلام کو اور دفتر قبض وآجال عزرائیل علیہ السلام کو
فائدہ بعض روایات سے لیلۃ المعراج بھی شہر رمضان مین
واقع ہوئی ہے لیلۃ المعراج فضیلت رکھتی ہے بہ نسبت
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اور لیلۃ القدر بہ نسبت
امت مرحومہ کے فضیلت رکھتی ہے کیونکہ عمل خیر امت مرحومہ کا
بمقام عمل ہزار شب کے حصول نتیجہ مین رکھتا ہے کیونکہ یہ فضیلت
شب معراج مین امت کے لیے حاصل نہین فائدہ اللہ تعالی
چہاردہ شب کو بزرگی عنایت فرمایا سہ شب ابراہیم علیہ السلام ولوط
علیہ السلام وموسی علیہ السلام کو ابراہیم علیہ السلام کو لیلۃ الہدایۃ عطا
فرمایا قال اللہ تعالے لما رای الکوکب الایۃ لوط علیہ السلام کو
لیلۃ النجات عنایت فرمایا جو قوم قہر الہی مین واقع ہوئی اور نجات
لوط علیہ السلام کو حاصل ہوئی قال اللہ تعالے الیس الصبح
بقریب انا منجوک اور موسی علیہ السلام کو لیلۃ التکلم عنایت فرمایا
جو لیلۃ الطور سے بھی موسوم ہے قال اللہ تعالے وکلم اللہ موسے
تکلیما جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو چہار شب عنایت
فرمایا لیلۃ العقبہ ولیلۃ الغار ولیلۃ المعراج ولیلۃ الہجرۃ اور امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فضیلت ہفت شب عنایت فرمایا لیلۃ الجمعۃ
ولیلۃ العرفۃ ولیلۃ المزدلفۃ ولیلۃ نصف شعبان ولیلۃ القدر اور لیلۃ الفطر
ولیلۃ الضحی فایدہ نزول قرآن مجید کا شب قدر مین ہونیکا وجہ موسوم
بقدر فرمایا اور حصول ثواب عمل خیر کا شب قدر مین بمنزل عمل ہزار ماہ کے

شب کا رکھا اور نزول سورۃ القدر مین کئی اقوال ہین مجاہد رح نے
فرمایا قوم بنی اسرائیل سے ایک زاہد صبح سے تا شام جہاد فی سبیل اللہ
تا ہزار ماہ کرتا رہا استماع سے اس مشقت کثیر کے جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب فرمایا اور اصحاب کرام رضوان اللہ
علیہم بھی متعجب ہوئے اثنا حال تعجب کے جبرئیل علیہ السلام نے
نازل ہوکے سورۃ القدر قراءت فرمائی حاصل آیت لیلۃ القدر یہ ہے
لَیْلَۃُ الْقَدْرِ کا مِنْک خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ قول انس رضی اللہ
عنہ کا بایطرح ظاہر ہے کہ اعمار امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
بہ نسبت اعمار امم سابقہ کے قلیل رہنے سے اللہ تعالے نے عمل خیر کو
شب مذکور کے یدرجہ عمل ہزار شہر کے رکھا تاکہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ
لِلنَّاسِ کے خلعت سے تمامہ زینت ہوی فایدہ آیۃ شریفہ مین بلفظ
خیر فرمایا تعین نہین کیا یہ ترکیب بشارۃ دیتی ہے عدم انتہاے عظمت
شب قدر پر جسوقتکہ عظمت شب قدر کی لانہایہ رہی پس شب قدر کے
عمل کا اجر بے انتہا ہوا جناب علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے عمر بن عبد ود
سی جنگ کیا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اَفْضَلُ
مِنْ عَمَلِ اُمَّتِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اس فرمان سے تعداد ثواب کی معلوم
نہوے پس ثابت ہوا اجر اس جنگ کا لانہایہ ہونے پر مثال اس مقولہ کے ہوگا
حَسْبُكَ هٰذَا مِنَ الْوَزْنِ وَالْبَاقِیْ جُزَافٌ یعنے کافی ہے تجھکو اے علی
درمیان وزن کے باقی آسان ہے اے عزیز جو شخص کہ بیدار رہا شب قدر
مین پس حاصل کیا وسنے عبادت ہزار ماہ کی لیل کی اور روز قیامت مین ایک
شخص بنی اسرائیل سے لایا جائیگا جو چہار صد سال عبادت الہی مین گذرا

تہا اور ایک شخص امت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے حاضر کیا جاویگا وہ
اور زیادہ رہیگا حصول درجات مین منظر بنی اسرائیل کے عرض کریگا
بنی اسرائیل کہ اے خدا تو عادل ہے اس شخص نے چالیس سال
تک عبادت کی تہی اسکو چارسو برس کی عبادت کا ثواب حاصل ہوا
اور ہمین باوجود زیادہ عبادت کرنیکے کم مرتبہ پایا خداوند عالم اوسکو
جواب دیگا کہ بنی اسرائیل جو عبادت کرتے تہے اتنے خوف سے نزول عقاب
کے کہ اکثر بنی اسرائیل اوامر و نواہی پر تہا عذر سے کے لائق نزول عقاب
کے ہوتی تہی اور امت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا عمل لوجہ اللہ ہوا ہے
کیلئے عقوبت معجلہ موقوف رہی باآیہ ما کان اللہ لیعذبہم وانت ۲۶
فیہم سے یہی وجہ ہے ترقی حاصل کریگا اور بنی اسرائیل کم مرتبہ پر رہیگا
فایدہ کسی ایک امت کے لئے باعتبار حکم نہوا جو امت مرحومہ کے لئے
ہوا جو اس آیات سے ظاہر ہے قولہ تعالی من جاء بالحسنة فلہ
عشر امثالها قوله تعالى والذين ينفقون في سبيل الله كمثل حبة انبتت
سبع سنابل في كل سنبلة مائة حبة والله يضاعف لمن يشاء والله
واسع عليم شرح اس آیات کی مفصلا سابق ذکر یا ہی سوال عبادت
جسقدر شاق ہوگی اوسیقدر ثواب کثیر ہوگا اگر کسی نے ہزار ماہ عبادت
کی مشقت کثرت پر ہووے اجر بہی اوسکا بکثرت ہوگا اگر کسی نے
ایک شب عبادت کی مشقت قلیل واقع ہوی پس ثواب بہی اوسکا
قلیل ہوگا جواب فعل واحد اختلاف رکہتا ہے بسبب مختلف ہونے
وجوہ کے بلحاظ حسن و قبح کے اگر کسی شخص نے نماز منفردا ادا کی
اگر وہی نماز داخل جماعت ہوکے ادا کریگا تو ثواب کثرت سے پایگا

بلحاظ جماعت کے حالانکہ فعل واحد ہے اگر کسی شخص ایسی عورت کے ساتھ
کہ جسکا شوہر نہو زنا کیا اوسپر حد شرع جاری ہوگی اور اگر شوہر والی
عورت کے سات زنا کئے تو واسطے اوسکے حکم رجم یعنے سنگساری کا ہے
بے شوہر والی عورت پر زنا کی تہمت لگائے تو تعزیر جاری ہوگی اگر
باشوہر عورت کو تہمت زنا کی لگا دی تو اوسپر حد جاری ہوگی اور
بہتان ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نعوذ باللہ من ذلک
درجہ کفر کو پہونچاتا ہے درجہ کفر کا لایق قتل ہے بس ثابت ہوی عملات
و قلت و کثرت کی وجوہات مختلفہ سے فعل واحد کے لیئے تہذا لازم
آتا ہے طاعات قلیلہ مساوی ہوئیں یا درجہ اعلی کو پہونچیں بلحاظ طاعات
کثیرہ کے جواب دیتے ہیں مقصود الہی تہا خلق کو راغب کرنا طرف طاعات
کے کبہو قیمت وہ حیلہ فرمایا کبہو مقصد فرمایا قولہ تعالے ان
مع العسر یسرا کبہو طاعات باعتبار امکنہ کے فضیلت
رکہتے ہیں مثل حرم شریف و مدینہ منورہ و بیت المقدس کے
پس مقصود یہ ہے کہ ہر ایک مومن کو باز رکہے دنیا سے اور
راغب کرے طرف طاعات کے خصوصاً طاعات شہر رمضان کے
فضیلت رکہتے ہیں طاعات سے تمامی شہور سے اور فضیلت
دیا اللہ تعالے طاعات روز جمعہ کو باقی ایام پر علی ہذا القیاس
طاعات شب قدر کے تمامی شبہا پر فایدہ ترقی فضیلت کے
طاعات سے جو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوئی کسی
ایک امت کو حاصل نہوی مثلاً کسی شخص نے فرد ورکو وقت صبح کی
تا ظہر اجرت دینار واحد کی اور ایک مزدور کو مقرر کیا وقت

ظہر سے تا عصر باجرت دینار واحد کے اور ایک فرد دیگر کو مقرر کیا
وقت عصر سے تا مغرب باجرت دو دینار کے پس وقت عصر باعتبار
اوقات دیگر کے قلیل رہا اور اجرت کثیر حاصل کیا کیونکہ وقت عصر کا
امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا عصر کے معنے افشردگی کے
آیا ہے وقت مذکور خلاصہ اوقات کا ٹھہرا اور جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کو خلاصہ انبیا ظہور فرمایا اور امت بھی خلاصہ امت
ٹھہرے ہو کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ سے ارشاد باری
تعالے کے ہوا بیت

چون خدا پیغمبر ما را بہ امت خواندہ است — افضل پیغمبران او گشتہ ما خیر الامم

پس خلاصہ امت کے لئے خلاصہ وقت کا دیا گیا اسلئے اکثر مفسرین
حَافِظُوا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی سے صلاۃ عصر مراد لیتے ہیں
تحریر یا اسے حدیث بخاری تطابق رکھتی ہے عَنْ سَالِمِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا بَقَاءُکُمْ فِیْمَا سَلَفَ قَبْلَکُمْ مِنَ الْاُمَمِ کَمَا بَیْنَ
صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی غُرُوْبِ الشَّمْسِ اُوْتِیَ اَهْلُ التَّوْرٰةِ التَّوْرٰةَ فَعَمِلُوْا
بِهَا حَتّٰی اِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِیْرَاطًا قِیْرَاطًا
ثُمَّ اُوْتِیْنَا الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْنَا اِلٰی غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَاُعْطِیْنَا
قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ فَقَالَ اَهْلُ الْکِتَابِ اَیْ رَبَّنَا اَعْطَیْتَ هٰؤُلَاءِ قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ
وَاَعْطَیْتَنَا قِیْرَاطًا قِیْرَاطًا وَنَحْنُ اَکْثَرُ عَمَلًا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی
هَلْ ظَلَمْتُکُمْ مِنْ اَجْرِکُمْ مِنْ شَیْءٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِیْ اُوْتِیْهِ
مَنْ اَشَاءُ فائدہ بخاری شریف میں فضیلت صلوٰۃ صبح وعصر

فضیلت صلوٰۃ عصر

وارد ہے اَفَلَمْ تَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ
اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا
فَافْعَلُوْا ہر دو نماز کی فضیلت محدثین نے اسطرح بیان فرمایا کہ خلاصہ
شب کا وقت صبح کا ہے خلاصہ روز کا وقت عصر کا ہے ہر دو اوقات
مین اعمال مومنین کے گذرتے ہین زمین سے طرف آسمان کے اور
یہی وقت تقسیم ارزاق کا ٹھہرا ہے پس ہر ایک مومن کو ضرور ہے
کہ ان ہر دو وقت مین اہتمام صلوٰۃ تمام کرے تاکہ فیض سے ہر دو
وقت کی باقی اوقات سے بہرہ مند ہوے فایدہ جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے حبیب نہین اختیار
کئے ہمنے تجھکو اور نہین فضیلت دی ہمنے تجھکو ظہور طاعات سے
تیرے اگر فضیلت دیتے ہم طاعات کے لئے نہین دیتے ہم بعد ظہور
طاعات کے بلکہ اختیار کئے ہم نے تجھکو قبل ظہور طاعات کے فضل و
احسان سے ہمارے حدیث قدسی سے یہی معنے حاصل ہوتے ہے
نَحْنُ مَا اخْتَرْنَاكَ وَمَا فَضَّلْنَاكَ لِاَجْلِ طَاعَتِكَ وَلَوْ لَا كَانَ يَجِبُ اَنْ
لَا نُطِيْعَكَ اِلَّا بَعْدَ اِقْدَامِكَ عَلَى الطَّاعَةِ بَلْ اِنَّمَا اخْتَرْنَاكَ
بِمُجَرَّدِ الْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ مِنَّا اِلَيْكَ مِنْ غَيْرِ مُوْجِبٍ اور اس حدیث
قدسی سے مطابقت رکھتا ہے فرمان جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم کا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِلَ مَنْ قُبِلَ لَا لِعِلَّةٍ وَرُدَّ مَنْ رُدَّ
لَا لِعِلَّةٍ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۤءُ وَاللّٰهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ای عزیز جسوقت شفیعنا و سیدنا محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فضیلت عطا فرمائی بتصدق ثقلین

وجہ فضیلت اسکی [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] رسالت مآب صلی [illegible] علیہ وسلم کو [illegible] الانبیاء علیہ [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم امت کو بھی سایر امم سے افضل و اکرم کہا بیت
چون خدا پیغمبر ما را بخواند بہ آیت افضل پیغمبران اوگشت ما خیر الامم
فایدہ نزول قرآن شریف کا شب قدر دفعۃً واحدہ میں آسمان دنیا پر
ہوا جو لفظ نزول دال ہے اور یہ معنے قول سے اللہ تعالے کے بھی
ظاہر و باہر ہے قولہ تعالے نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا
بَيْنَ يَدَيْهِ خلاصہ اتاری تجھپر کتاب تحقیق ثابت کرتی اگلی کتاب کو نزیل
مفرد سے تکثیر کے ہی آئی ہے یعنے نزول ہونا جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم پر آسمان دنیا سے بقدر ضرورت جبرئیل علیہ السلام
تھوڑا تھوڑا لے آتے تھے بخلاف سایر کتب سماوی کے کہ وہ ایک
ہی دفعہ انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئی فایدہ قرآن مجید جو موصوف
بلفظ منزل ہوا مصدق ٹھہرا کتب سابقہ کے یعنے و دیگر وعد و وعید پر
حمل کرتا ہے تاکہ مکلف تابع اوامر و نواہی پر ہووا اور راہنما ٹھہرا عقائد
حقہ کا اور مانع ٹھہرا طرق باطلہ کا تاکہ عبودیت بندون کی حق پر قایم رہے
اور شکر نعمت اوس خالق بیچون کا بجا لاوے اور اظہار خشوع و
خضوع کرے اور عدل و انصاف پر آمادہ رہے اور مراد انزال
بالحق سے دور کرنا معانی فاسدہ کو جسطرح اللہ تعالے نے فرمایا قولہ تعالے
أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا خلاصہ اتاری اپنی بندی پر
کتاب اور نہ رکھی اسمین کچھہ کجی کسلیئے کہ اگر غیر اللہ سے ہوتا کجی پائی
جاتی اسلیئے اللہ تعالے نے فرمایا قولہ تعالے وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ
غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا خلاصہ اگر غیر خدا سے ہوتا
تو اسمین اختلاف کثیر پاتے اور کلمہ مصدقا دال ہے کتب سابق کی تصدیق

فائدہ نزول قرآن مجید کا آسمان دنیا پر دفعۃً واحدہ میں ہوا

فائدہ قرآن مجید موصوف بلفظ منزل ہوا

کرنے پر اگر غیر اللہ سے ہوتا تطابق کتب ماسبق سے نہ رکھتا اس
کلام سے رسالت جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ثبوت کو پہنچتی ہے
کیسلئے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے نوشت و خواند کی
کسی سے تعلیم نہ پائی اگر یہ قرآن غیر خدا سے ہوتا تو ہرگز موافقت
نہیں رکھتا کتب ماسبق سے پس ثابت ہوا ظہور قرآن مجید کا
بواسطہ وحی کے پس کذب و تحریف کا دخل ہے نہ رہا مگر اس تقریر پر
سوال ہوسکتا ہے کہ آیہ نَزَّلَ الْکِتَابَ الی آخرہ سے ثابت ہوا
کہ یہ قرآن کتب ماسبق سے تطابق رکھتا ہے اور کلمہ لِمَا بَیْنَ
یَدَیْہِ سے کتب ماسبق سے تطابق نہیں پائی جاتی ہے کیسلئے قرآن مجید
ناسخ ٹھہرا کتب ماسبق کے لئے پس کسطرح مطابقت رکھیگا
جواب کتب ماسبق بشارت دینے والی ہیں نزول قرآن مجید پر
اور رسالت پر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور احکام
کتب ماسبق سے ثابت ہیں تا زمان نزول قرآن مجید و بعثت
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اور منسوخ ٹھہرے کتب
ماسبق وقت نازل ہونے قرآن مجید کے پس ثابت ہوا انطباق
کتب ماسبق کی قرآن مجید کے ساتھ اور قرآن مجید مصدق ٹھہرا
کتب ماسبق کا اور منسوخیت کتب ماسبق کی بلحاظ احکام رہے
نہ بلحاظ مباحث الہیات کے فائدہ شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ
اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْآنُ یعنے نزول قرآن مجید کا شب قدر میں
لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر صراحۃً نہ کہتا تا کہ توہم نزول
کا زمین پر ہو کیسلئے کہ نازل ہونا آسمان دنیا پر بمقام نازل ہوئی

تحقیق وجہ عدم صراحت نزول قرآن در آسمان دنیا

زمین کے ہوتا ہے مثلاً کوئی شخص وطن غیر سے وارد ہو کے اطراف
شہر کے سکونت رکھی کہا جاویگا کہ فلان شخص شہر کو وارد ہوا اور اشتیاق
ملاقات کی بہی زاید ہو گی **بیت**

وعدۂ وصل چون شود نزدیک — آتش شوق تیز تر گردد

اور شعر بہی مطابقت رکھتا ہے **شعر**

واشد ما یکون الشوق یوما — اذا دنت الدیار من الدیار

اور بیگ سماء واشتیاق کہ ہے درمیان ہمارے اور ملائک کے لیس
سماء دنیا مسکن ملائکہ کا ٹہیرا اور سقف ورنہ ہمارے لئے
قوله تعالے وجعلنا السماء سقفا نازل ہونا قرآن مجید کا آسمان
دنیا پر بمقام نازل ہونے کے زمین پر رکھتا ہے قرآن مجید
آسمان دنیا پر نازل ہونیکا سبب تہا کہ جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ طالب وحی ہوتے تھے تو آسمان کیطرف نظر
فرماتے تھے قوله تعالی قد نری تقلب وجهك في السماء فلنولينك
قبلة ترضها فول وجهك شطر المسجد الحرام خلاصہ یہ ہم دیکھتے ہیں
پھر پھر جانا تیرا منہ آسمان مین پس البتہ پہیر ین گی تجہکو جس قبلہ
کیطرف تو راضی ہے اب پہیر منہ اپنا طرف مسجد الحرام کے پس اس آیت
سے ثابت ہوا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلب
وحی کے لیے طرف آسمان نظر فرماتے تھے فایدہ قدر بفتح دال مصدر
اور بسکون دال اسم غیر مشتق ہے اور واحدی رح نے قدر
بمعنے تقدیر کے کہا ہے گردانا ہر شے کو مساوات پر بغیر زیادتی
کے یہ خیال نہ کیجیے کہ شب قدر مین ہے تقررات تقدیر کا ظہور ہونا کی

ہر شیٔ کی تقدیر روز ازل سے علم الٰہی مین ہوچکی اور ابوبکر وراق رحمہ نے کہا شب قدر موسوم ہوئی بقدر رہونے اور تکرار ہی سے مرتبہ پائی بسبب نزول کلام ذی قدر کے اپنے ذی قدر پر امت ذی قدر کے لیئے اور مراد یہ بہی ہوسکتی ہے بواسطہ ملک ذی قدر کے اور قدر بمعنے تنگی کے بہی آیا ہے کیسلیے کہ نزول ملائکہ کا شب قدر مین بکثرت ہونے سے زمین پر تنگی واقع ہوتی ہے قولہ تعالے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فایدہ نزول ملائکہ کا معاینہ عبادت مومنین کے لیئے ہوتا ہے کسلیئے کہ وقت ظہور آدم علیہ السلام اللہ تعالے نے فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ملائکہ نے عرض کیا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ در الحال نظر ملائکہ کی اشباح ابن آدم پر تہی جو متصف صفات ذمیمہ کے تہی اور صلاحیت روح پر نظر انہین رکہی تہی جسبب معترض ہونے کا ٹہرا جسوقتکہ دیکہی متصف باوصاف جبروت اور ملکوت کی الفور ساجدین سے ہوے

آدمی چیست صورت جامع صورتش خلق حق درو لامع
متصل با حقایق جبروت مشتمل بر دقایق ملکوت

بہ حال ممثل اوس حال کے ہے اگر پدر تیرا وقتیکہ معاینہ کرتا تجہکو جو ہیئت تیری خلقت اولے مین تہی یعنے منی وعلقہ سے ہرگز مقبول نظر پدر نہوتا بلکہ پدر تیرا نافر ہوتا جو دستے تیرے جسوقتکہ عطا کی گئی تجہکو صورت حسنہ پس تو لایق محبت اپنے پدر کا ٹہرا علی ہذا القیاس وقتیکہ ملائکہ نظر کرتے ہین تجہکو بصورت حسنہ جو مزین بمعارف وطاعات الٰہی مین مشتاق ہوتے ہین ملاقات کی تیرے اور نازل ہوتے ہین زمین پر

بعد از حصول حکم الٰہی اسلیئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا باذن ربہم
اور معاینہ کرنے مین انوار الٰہی کو جو تیرے مین چمکتے ہین اور معذرت
بھی کرتے ہین جو تیرے وجود کے لیئے معترض ہوئے تھے اور
طلب مغفرت بھی کرتے ہین تیرے لیئے اگرچہ مجالس جو ذکر اللہ سے
مزین ہوتے ہین خالی نہین رہتے ہین نزول ملائکہ سے لیکن بسبب
علو قدر شب قدر کے نزول ملائکہ کا بکثرت ہوتا ہے اس وجہ کی
کثرت اوقات دیگر مین نہین ہوتی ہے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا
قول ہے نازل ہوتے ہین اور سلام بھی کرتے ہین اور جس مومن کو
پہونچیگا سلام ملائکہ کا عند اللہ مغفور ہوگا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ
کا قول ہے نہین ہوتی ہے ملاقات کسی ایک مومن و مومنہ سے
مگر سلام اُنکے لیئے کرتے ہین فایدہ مراد روح سے اول ملک
اعظم ہے جو سموات و ارض کو ایک ہی لقمہ کرسکتا ہے دوم طائفہ
ملائکہ ہے جو سواے شب قدر کے اوقات دیگر مین حافظون کا
نزول نہین ہوتا ہے سیوم مراد عیسیٰ علیہ السلام سے بھی لیئے ہین
جو شب قدر مین ملاقات امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے نزول
فرماتے ہین چہارم مراد خدام جنت سے بھی لیئے ہین پنجم مراد قرآن مجید
کے قولہ تعالےٰ اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ششم یعنے رحمت
قولہ تعالےٰ لَا تَيْاَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ہفتم مراد روح سے اشرف الملائکہ
لی گئی ہے ہشتم الی شیخ رح سے روایت ہے کہ مراد روح سے ملائکہ حفظہ
وکرام کاتبین ہین صاحب یمین تحریر کرتے ہین رغبت نیکیان کے اور صاحب
شمال تحریر کرتے ہین قبایح پر جس سے رغبت ترک کرنے پر ہوتی ہے قول

اس سے مراد جبرئیل علیہ السلام سے لی گئی ہے علی الخصوص جو ذکر کیا بازیادتی
شرف کے لیے بمصداق اَلرُّوحُ فِی کِفَّةٍ وَالْمَلٰئِکَةُ فِی کِفَّةٍ یعنی روح ایک
پلہ پر اور ملائکہ ایک پلہ پر بعض مفسرین کا قول ہے کہ مراد روح سے رحمت
الٰہی لی گئی ہے جو کہ جبرئیل علیہ السلام تقسیم عباد کے لئے رحمت کو
لے آتے ہیں بعد از تقسیم کے رحمت منزلہ باقی رہتی ہے رحمت ما بقیہ
اون کفار پر تقسیم فرماتے ہیں جو مشرف ایمان سے ہوتے ہیں سوال امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی گنہگار داخل ہیں وقتیکہ اشتیاق ملاقات
ملائکہ کے ہوئے پس عاصیان سے اشتیاق لازم آتے ہیں جواب اللہ تعالیٰ
بتصدق نعلین رحمۃ للعالمین ملائکہ کو عصیان سے امت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے واقف نہیں کرتا ہے ظاہر فرماتا ہے نیکیوں کو اور ایک وجہ
نزول ملائکہ کی یہ بھی ہے کہ عبادت زمین پر جو ظہور پاتی ہے آسمان پر اس
طریق کی عبادت ظاہر نہیں ہوتی ہے مثلاً آواز گریہ وزاری عاصیان اپنی
آمرزش کے لیے اس طرح گریہ وزاری کی آواز آسمانوں پر نہیں پائی جاتی اور
اطعام مساکین پس اس قسم کی عبادتوں کا ظہور آسمانوں پر نہیں پائے جانے سے
سبب کمال اشتیاق کا ٹھیرا قولہ تعالیٰ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اس کلام سے اشارہ
ہے کہ ملائکہ نہیں متصرف ہیں اپنے افعال پر بایں طرح کہ اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ
کو کہے اِنْ خَرَجْتِ اِلَّا بِاِذْنِیْ فَاِنَّهٗ یَعْتَبِرُ الْاِذْنَ فِیْ كُلِّ خَرْجَةٍ پس ثابت ہوا
جس وقتکہ خارج ہو تو مکان سے بغیر اذن شوہر کے ہو علی ہذا القیاس ہر فعل ملائکہ
کا بغیر اذن اللہ تعالیٰ کے معرض ظہور میں نہیں آتا ہے قولہ تعالیٰ مِنْ كُلِّ
اَمْرٍ یعنی بحکم آفریدگار کار بزرگ کے لیے یعنی حصول خیر و برکت کے لئے کہ
جس نزول سے مومنین کے لیے نجات دارین کی حاصل ہوگی بعض مفسرین کا

قول ہے کہ ملائکہ سلام ہر مومن کے لئے کرتے ہین تا طلوع فجر قولہ تعالے سَلَامٌ
هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ مفسرین نے مطلع الفجر سے کئی مرادلی ہین اوّلا سلام بھیجتے
ہین تا نیا نزول ملائکہ کا تا طلوع فجر فوجًا فوجًا ہوتا ہے اور سلام بھی ۔ ایک ملک
غروب آفتاب سے تا طلوع فجر مومنین پر بھیجتا ہے فایدہ اے عزیز
ابراہیم علیہ السلام پر آتش نمرود کی فقط بصفت ملائک کے سلام سے سرد
ہوئی پس اسی پر قیاس کیا چاہیے کہ ہر سال شب قدر مین مومنین پر ملائکہ
سلام پہونچاتے رہین گے تو آتش دوزخ کیونکر اثر کریگی تا ن ورود دوزخ پر
ہر ایک مومن کے لئے ثبوت کو پہونچا ہے قولہ تعالے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا
كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا یعنی اور کوئی نہین تم مین جو نہ پہونچیگا اوس پر
ہوچکا تیرے رب پر ضرور مقرر آور مومنین کے لئے تحت مین فرمایا قولہ تعالیٰ
ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا یعنی پھر بچا وینگے ہم جو ڈرتے رہے آے عزیز نور ایمان
کا تیرے تجلی کریگا جس سے آتش دوزخ کی بمقام بَرْدًا وَّسَلَامًا کے ہوجائیگی
جس طرح کہ آتش نمرود کی ابراہیم علیہ السلام کے لئے سرد ہوئی تہی بیت
مومن فسون بداند بر آتش ار بخواند   سوزش برہ نماند گردد چو نور روشن
اے عزیز شب قدر کو اللہ تعالے نے سلامتی دوزخ کا مقدمہ ٹھہرایا جو ہر سال
شب قدر مین سلام ملائکہ کا ظہور پاتا ہے اور سلام ملائکہ سے سلامتی مومن کی
ہوتی ہے شرور شیطانی سے اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے عنایت فرمایا اللہ تعالے نے مجھکو تین چیز آوّل مشتاق
ہوگی جنت سکونت کو امتی کے میرے اور کہے گی اَللّٰهُمَّ اَسْكِنْهُ اِيَّايَ دوم
دوزخ پناہ مانگے گی امتی سے میرے اور کہے گی اَللّٰهُمَّ نَجِّ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ
سیوم جو شخص کہ امت سے میرے ہوگا اور صلوۃ بھیجے گا مجھپر بس فرشتہا

ہو کلین پہنچاتے ہیں گے مجھکو کہ فلان ابن فلان آپ پر صلوۃ بھیجا ہے
اے عزیز خیال کر جو فضیلت کہ امت مرحومہ کو روز قیامت میں حاصل
ہوگی کسی امت کو نہوگی جسوقت کہ صراط پر امت مرحومہ گذریگی حبیبنا و
شفیعنا و وسیلتنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہونگے
اور فرماوینگے اللھم سلم سلم اے عزیز سلام ملائکہ سے تو آتش نمرود
کی سرد ہوئی بتصدق نعلین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آتش دوزخ
کی مومنین کے لیے اگر سرد ہو تو عجب نہیں اے عزیز شب معراج میں جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ملک سماوی پر تقدیم سلام فرمایا الا خازن
دوزخ پر کیلیے کہ خازن دوزخ ہی تقدیم سلام کیا کہ اگر تقدیم سلام جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو تو اندیشہ رکھتا تھا آتش دوزخ کے سرد ہوجانے کا تا کہ
حکمت الہی میں خلل واقع ہو اے عزیز کیا خوش نصیب اس امت مرحومہ کے ہونگے
جو اسطرح کا استغراق لا زوال حاصل کی امام بوصیری نے کس بلاغت سے تہنیت
فرمائی ہے شعر

یا معشر الاسلام ان لنا	من العنایۃ رکنا غیر منہدم
لما دعی اللہ داعینا لطاعتہ	باکرم الرسل کنا اکرم الامم

اے عزیز مولف دعا مانگتا ہے جناب باری سے آمین آمین کہیے اللھم
انی اسئلک واتوجہ الیک بحبیبک المصطفی یا محمد صلی اللہ علیہ و
انا نتوسل بک الی ربک فاشفع لنا عند المولی العظیم یا نعم الرسول
الطاھر واجعلنا من خیر المصلین والمسلمین علیہ ومن اخیار
المحبین فیہ والمحبوبین لدیہ وفرحنا فی عرصات القیمۃ اللھم صل علی محمد وبارک
وسلم امین یا مجیب السائلین فائدہ اے عزیز فضائل شب قدر کے

معراج سلام خازن دوزخ

خارج تحریر و بیان ہین کسلیئے کہ جس شب مین نزول قرآن مجید کا ہوکے مظہر کمال ربوبیت کا ٹھیرا پس عظمت اُسکی وہی رب جانے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نازل ہوتے ہین ملائکہ شب قدر مین ریگہاے صحرا سے بھی زیادہ اور بعض روایات سے ثابت ہوا ہے کہ روح ایک فرشتہ ہے کہ سر اُسکا تحت عرش اور پاؤن تحت زمین کے رہتے ہین اور ہزار سر رکھتا ہے اور جسامت اُسکی زائد ہے وسعت دنیا سے اور ہر سر ہزار صورت رکھتے مین اور ہر صورت مین ہزار زبان ہین ہر زبان سے تسبیح و تحمید و تمجید شب قدر مین کرتا ہے جسوقت کہ زبان اپنی تسبیح کے لئے کشادہ کرتا ہے جمیع ملائکہ مخوف ہوتے ہین تجلی سے تسبیح کے صدمہ واقع ہونے پر اور استغفار کرتا ہے صائمین وصائمات امت محمد صلی اللہ علیہ کے لئے تا طلوع فجر اور ایک روایت اس طرح پر واقع ہے کہ جبرئیل علیہ السلام چہار لواء ہمراہ لیکر نازل ہوتے ہین ایک لواء نصب کرتے ہین قبر پر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ موسوم بہ لواء الحمد ہے جو مکتوب رہتا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے اور ایک لواء بیت المقدس پر نصب کرتے ہین جو موسوم بلواء المغفرت ہے اور ایک لواء کعبہ معظمہ پر جو موسوم بہ لواء الرحمت ہے اور ایک لواء طور سینا پر جو موسوم بلواء الکلیم ہے اور کوئی ایک مکان مومن و مومنہ کا خالی نہین رہتا ہے کہ جسمین جبرئیل علیہ السلام تشریف نہین لاتے اور سلام نہین کرتے پس یہی مراد ہے سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ سے مگر سلام اوس شخص پر نہین کرتے جو دایم الخمر ہو اور صلہ رحم نہین کرتا ہو اور ایک حدیث اس طرح پر وارد ہے کہ شب قدر مین جبرئیل علیہ السلام مع جماعت ملائکہ نازل ہوکے ہر قایم وقاعد ذاکر اللہ پر سلام بھیجتے ہین عن انس رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ

يَنْزِلُ جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كَبْكَبَةٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّوْنَ وَيُسَلِّمُوْنَ
عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ وَّقَاعِدٍ يَذْكُرُ اللّٰهَ یہہ حدیث دلالت کرتی ہے نازل
ہونے پر جماعت ملائکہ کے اور آیت شریفہ بہی دال ہے نزول جمیع ملائکہ پر نزول
ملائکہ کا اس طرح پر ہوتا ہے کہ تمامی ملائکہ ایک ہی دفعہ نازل نہین ہوتے ہین مگر
جس طرح کہ حجاج داخل کعبہ کے لئے فوجًا فوجًا داخل ہوتے ہین علیٰ ہذا القیاس
ملائکہ بہی فوجًا فوجًا زمین پر نازل ہوتے ہین تاکہ زمین پر تنگی نہو باینہمہ زمین پر وسعت
نہین رہتی ہے یہی وجہ ہے جو لفظ قدر کا ذکر فرمایا کس لئے کہ کثرت ملائکہ
سے زمین تنگ ہوجاتی ہے اور جسوقت کہ طلوع فجر ہوتی ہے جبرئیل علیہ السلام
کہتے ہین اَلرَّحِيْلُ اَلرَّحِيْلُ ملائکہ کہتے ہین اے جبرئیل امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالےٰ نے کس طرح پیش آیا جواب دیتے ہین کہ اللہ تعالیٰ
نے نظر رحمت کی اُمَّتِ مرحومہ پر فرمائی جس نظر سے امت مرحومہ مغفوریت کو
پہونچی مگر چہار شخص اول وہ شخص جو شارب خمر ہو دوم جو عاق والدین ہو
سیوم جو قاطع رحم ہو چہارم وہ شخص جو بسبب رنج دنیوی کے تا تین روز تارک
کلام ہو برادر مومن سے **فایدہ** فرمایا عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک شب
شبہای ماہ رمضان شریف سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر
پر نہین پائی بعد از تلاش کے دیکہتی ہون کہ ایک جہت مین مکان کے حالت
مین سجدہ کے تہے اور فرما رہے تہے اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ بعد از فراغت سجدہ کے
متوجہ میری طرف ہوکے فرمایا اے عایشہ صدیقہ انوار الٰہی کو دیکہی کہ مین
نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فرمایا آپنے کہ نور اول جبرئیل علیہ السلام کا تہا جو خبر دیئے
مجہکو کہ اللہ تعالےٰ نے ثلث امت کو میری مجہکو عنایت فرمایا اور آزاد کیا
آتش دوزخ سے اور نور دوسرا بہی جبرئیل علیہ السلام کا تہا جو خبر دیئے مجہکو ثلث

جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم

دوم دیئے جانے پراور آزادگی آتش سے اور نور تیسرا بھی جبرئیل علیہ السلام کا تھا جو خبر دیئے مجکو حصہ ثلث سیوم امت کا میری عنایت کیے جانے پر اور آتش دوزخ سے آزاد ہونے پر مگر تین شخص آتش دوزخ سے آزاد نہ ہوئے مشرک اور عاق والدین اور مدمن الخمر عن عایشۃ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الفراش ثم قام منہ ففقدت الطلبۃ فوجدتہ فی زاویۃ البیت وھو فی السجود ویقول امتی امتی ورأیت ثلثۃ انوار یضیئ ما بین المشرق والمغرب فرجعت الی الفراش فاتانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا عایشۃ انت نائمۃ ام یقظانۃ فقلت لا بل یقظانۃ فقال ھل رأیت الانوار فقلت نعم یا رسول اللہ فقال اما النور الاول فانہ کان نور جبرئیل علیہ السلام اتانی من اللہ واخبرنی ان اللہ قد وھب لی ثلث امتی واعتقھم من النار واتانی فی المرۃ الثانیۃ واخبرنی ان اللہ تعالی وھب ثلث امتی واعتقھم من النار واتانی فی الثالثۃ واخبرنی قد وھب ثلث امتی واعتقھم فی جمیع امتی ما خلا ثلثۃ المشرک والعاق ومدمن الخمر ثم قال یا عایشۃ ھذہ لیلۃ القدر نیز بدستور اس حدیث سے تعین شب کی نہیں پائی جاتی اور تعین شب قدر کے لیے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی سوال کیا درانحال جواب اس طرح فرمایا عن ابن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ القدر فقال ھی فی کل رمضان وقال رواہ سفیان وشعبۃ عن ابی اسحاق موقوفا علی ابن عمر خلاصہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شب قدر کل رمضان میں واقع ہے اس کلام سے دو مراد حاصل ہوتی ہیں اول کوئی ایک رمضان

مخصوص نہین بلکہ تا قیامت ہر رمضان مین فضایل شب قدر کے حاصل ہونگے
دوم مخصوص کوئی شب نہین بلکہ تمام شبہاء رمضان کی فضایل شب قدر کے
رکھتی ہین اے عزیز اگر تجھکو فضیلت شب قدر پانیکے نجانب باین حاصل کرنا لابد ہے
تو شبہاء رمضان مین حتی الوسع متوجہ لعبادت ہو اگر کسلئے کہ صلوٰۃ درما شب قدر کی
کس درجہ کو پہونچاتی ہے سو حدیث ذیل سے معلوم کر قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ابواب السماء مفتحۃ فی لیلۃ القدر ما من عبد
یصلی فیہا الا جعل اللہ لہ بکل تکبیر غرس من شجرۃ فی الجنۃ لو سار
الراکب فی ظلہا مائۃ عام لا یقطعہا وبکل رکعۃ بیتا فی الجنۃ من درر و
یاقوت وزبرجد ولؤلؤ وبکل ایۃ من قرأتہ فی الصلوٰۃ تاجا فی الجنۃ
وبکل جلسۃ درجۃ من درجات الجنۃ وبکل تسلیمۃ حلۃ من
حلل الجنۃ خلاصہ یہ ہے سموات کشادہ رہتے ہین بیچ لیلۃ القدر کے
نہین ہے کوئی بندہ کہ جو نماز پڑھا شب قدر مین مگر اسکے لیئے پیدا ہوگا جنت مین
یک درخت اگر زیر سایہ اُس درخت کے صد سال سیر کریگا تو بھی انتہا کو نہ پہونچیگا
اور ہر رکعت کے لیئے مکان جنت مین تیار ہوگا ڈرر و یاقوت و زبرجد سے
اور ہر آیت کے لیئے جو قرأت کریگا یک تاج سے ممتاز ہوگا اور ایک جلسہ کے
لیئے یک درجہ جنت مین حاصل کریگا اور ہر تسلیم کے لیئے ایک زیور زیورات
سے جنت کے پائیگا **فایدہ** اخفا ہونے پر شب قدر کے بانیطور تاویل
کی گئی کہ اگر کسی شخص سے باوجود علمیت شب قدر کے گناہ صادر ہو داخل
اشد عقوبات کا ہوگا اور بسبب عدم علمیت شب قدر کے اگر گناہ وقوع
مین آوے اشد عقوبات کو نہین پہونچے گا جس طرح کہ جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم مع علی مرتضی رضی اللہ عنہ داخل مسجد ہوئے دراسحال

اندرون مسجد ایک شخص خواب میں تھا حکم فرمایا ہوشیار کرنے کے لئے آپ نے
رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ اَنْتَ سَبَّاقٌ بِالْخَیْرِ آپ ہوشیار
فرمائیے کسلئے کہ آپ سبقت کرنے والے ہو ہر شئے خیر کے پس فرمایا اگر میں
ہوشیار کروں در صورت عدول حکم میرے بمصداق اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا
الرَّسُوْلَ کے درجہ کفر کو پہونچا دیگا اے علی اگر تم ہوشیار کروگے تو عدول
حکم تمہارا درجہ کفر کو نہیں پہونچا دیگا پس جبوقت کہ اس طرح کی رحمت رحمۃ
للعالمین کی ہو قیاس کر رحمت رب العالمین کو کسلئے کہ در صورت تعلیت
شب قدر کے اگر کسی شخص سے گناہ صادر ہو جسطرح کہ ظہور طاعت سے
ثواب ہزار شہر کی عبادت کا حاصل ہوگا اور ظہور عصیان سے شب قدر میں
بمقام عصیان ہزار شہر کے ہوگا انتہیٰ یہاں تک ہوتا شب قدر کا گویا مراد
اس طرح ہوگی فَاِنْ اَطَعْتَ فِیْهَا اكْتَسَبْتَ اَلْفَ شَهْرٍ وَاِنْ عَصَیْتَ فِیْهَا
اكْتَسَبْتَ عِقَابَ اَلْفِ شَهْرٍ دَفْعُ الْعِقَابِ اَوْلٰی مِنْ جَلْبِ الثَّوَابِ
اور مخفی رکھا اللہ تعالے نے شب قدر کو تاکہ تو طلب میں رہے شب قدر کے
اور بذریعہ طلب شب قدر کے کوشش تیری تمام شبہا ئے رمضان میں ہو
دراینحال اللہ تعالے فخر کرتا ہے ملائکہ پر اور فرماتا ہے فلیتک حکم کیا تہا تم نے
اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً اے ملائکہ تم جواب دیتے تھے اَتَجْعَلُ
فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ پس دیکھئے اے ملائکہ حصول فضیلت
شب قدر کے لئے بندے میرے کسقدر کوشش کر رہے ہیں یہی سر تہا
اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کا اے عزیز اسی کوشش کیلئے جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِهٖ یعنی جو شخص کہ شہر رمضان میں راتوں کو عبادت پر قائم رہا مغفور ہوگا

بیان ثبوت تراویح

گناہان ماسبق سے محدثین نے مراد گناہان صغایر سے لی ہے کیونکہ گناہان کبایر بلا توبہ نہ بخشے جائینگے مگر نص قطعی اس بات پر دال ہے کہ اللہ تعالے نے جس شخص کو کہ چاہے بخشیگا بجز شرک باللہ کے قولہ تعالے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ الآیۃ یہی وجہ ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے باندیشہ محرومیت امت مرحومہ کے تحریص تراویح کی فرمائی تاکہ تمام شبہاے رمضان ذکر و فکر مین رہے اور حصول سعادت شب قدر سے محروم نہووے فایدہ ثبوت تراویح کے لیے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے مقرر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یک شب ماہ رمضان کی راتون مین نماز ادا فرمائی پس اصحاب نے بھی آپکی اقتدا کی بعد اسکے شب دوم بھی نماز ادا فرمائی مجمع اصحاب کا زاید ہوا اور شب سیوم وچہارم مجمع تراویح کے لئے زاید ہوا اور مسلم رضہ سے بھی ثبوت کو پہنچا ہے کہ شب دوم تشریف لائے اور اصحاب نے بھی آپکے ہمراہ نماز پڑھی اور اوسی صبح کو لوگون نے نقل کی اور شب سیوم اصحاب بکثرت جمع ہوئے علی ہذا القیاس شب پنجم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تراویح کے لئے تشریف نہ لائے جسوقت کہ صبح ہولی فرمایا مقرر میںنے دیکھا تھا تمہارا جمع ہونا اور نماز تراویح پر حرص رکھنا پس پھر رکھا مجھے آنے سے مگر یہہ کہ اندیشہ کیا مینے کہ یہہ نماز تمپر کہین فرض نہ کیجاوے اور تھا ماہ رمضان کا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ بْنُ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ

لیلۃ فی المسجد وصلّی بصلوتہ ناس ثم صلّی من القابلۃ فکثر
الناس ثم اجتمعوا من اللیلۃ الثالثۃ او الرابعۃ فلم یخرج
الیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبح قال قد
رأیت الذی صنعتم فلم یمنعنی من الخروج الیکم الا انی
خشیت ان یفرض علیکم وذلک فی رمضان بخاری [illegible]
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم وفات
پائے تک امر تراویح کا اسی طرح رہا یعنی مسجد میں تمام اصحاب جمع ہو کے
نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ بعض اپنے مکان میں بعض مسجد میں [illegible]
ادا کرتے تھے تو ظاہر حدیث سے پایا گیا کہ اگر جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم مواظبت فرماتے تو تمام شبہاء رمضان میں
فرض ہو جاتا [illegible] تراویح کی فرضیت [illegible] اختلاف [illegible]
نے فرمایا [illegible] سنت [illegible] فرضیت کا گمان [illegible]
نہیں پس ہو گا اس شخص پر جو اس طرح کا گمان کرے مثلاً اگر جب کسی
چیز کی مواظبت [illegible] کا گمان لیا [illegible] ہو گی اسی [illegible] وجہ
قابل اعتبار نہیں ہے کہ جو واقعی سے گمان کریگا وہ مرتبہ وجوب کی
حقیقت کو نہ پہونچے گا کیونکہ حال اجتہاد کا دیگر سے اسپر قیاس ہو نہیں
سکیگا اور بعض علما نے کہا ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم کوئی عمل تقرّب الی اللہ فرماتے اور لوگ اسکی متابعت
کرتے اس [illegible] اشتغال [illegible] فرضیت کو پہونچنے کا [illegible]
اسی وجہ سے فرمایا کہ میں خوف کرتا ہوں کہ فرض ہو جاوے [illegible]
ظاہر ہے عدم مداومت پر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

کے اس مقام پر اشکال باقی رہا تعداد رکعات صلوۃ تراویح کے لیئے جواب
اس اشکال کا یہ ہے کہ صلوۃ تراویح کو خلفاء راشدین باجماعت ادا کرتے
تھے اسی واسطے مومنین پر واجب ہے متابعت خلفاء راشدین کی بمصداق
اس حدیث کے عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ اور بعد
ازین تابعین و تبع تابعین کا بھی عمل اسی پر رہا سلف سے تا خلف اور جمہور
اہل سنت وجماعت کا بھی از شرق تا غرب تا این زمان یہی طور وراثت چلا
آیا سوائے رفاض کے پس یہ صورت متفق علیہ ٹھہری کیونکہ ثبوت پر تراویح
کے احادیث و آثار صحیحہ ناطق ہیں ہاں اہل سنت میں اسقدر اختلاف باقی
رہا کہ ایک گروہ کہتا ہے بست رکعت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
نے ادا فرمائے اور طحطاوی کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ روز اول ثلث
شب میں تیئیس رکعت ادا فرمائی شب دوم نصف شب میں پچیس رکعت
ادا فرمائی اور روز سیوم وقت سحر ستائیس رکعت مع وتر ادا فرمائی بعد
ازین باندیشہ فرض ہونے کے امت پر مکان اقدس میں ادا فرمائی اور بعض
اصحاب رضوان اللہ علیہم نے اپنے مکان میں اور بعض نے مسجد میں اور
بعض متفرق اور بعض باجماعت ادا کرتے رہے اور ابو داؤد کی حدیث سے
اس طرح ظاہر ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت
تراویح کو ملاحظہ فرما کے پسند فرمایا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أُنَاسٌ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّونَ فِي
نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا هٰؤُلَاءِ فَقِيلَ هٰؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَ
أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي وَهُمْ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَصَابُوا أَمَا صَنَعُوا الْحَدِيثَ یعنی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم طرف

مسجد کے تشریف فرما ہوئے اور دیکھا کہ ایک جماعت ابی بن کعب کے ساتھ با جماعت
نماز تراویح پڑھ رہے ہیں ملاحظہ فرما کے پسند فرمایا جو فعل کہ پسند خاطر اقدس
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہوا سپر اطلاق سنت کا ہوگا نہ بدعت کا
اور صاحب ایضاح الحق نے قول عمر رضی اللہ عنہ کو جو نعمت البدعۃ
ھٰذہٖ ہے داخل در بارہ تراویح فرمایا پس کلمہ نعم کے ساتھ تراویح کو نسبت
فرمایا جس طرح کہ جمع کرنا قرآن شریف کا ترتیب سورتوں سے اور اعراب قرآن
کا اور جمعہ کے لئے اذان ثانی یہ تمام مقدمات داخل ہیں حدیث
عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ میں پس ان احادیث
مذکورہ اور روایات سے تعداد رکعات کا ثبوت کو نہیں پہونچتا ہے
مگر جو طبرانی اور بیہقی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں بیس رکعت پر
بغیر وتر کے عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ فِیْ غَیْرِ جَمَاعَۃٍ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَالْوِتْرَ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ
شَیْبَۃَ بخاری شریف بعد از زمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے
خلافت میں عمر رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ کے بھی بیس رکعت
ادا کرتے تھے سو حدیث بیہقی سے باسناد صحیح ثابت ہوتا ہے عَنِ السَّائِبِ
بْنِ یَزِیْدَ قَالُوْا کَانُوْا یَقُوْمُوْنَ عَلٰی عَھْدِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً
وَعَلٰی عَھْدِ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِثْلَہٗ وَعَلٰی عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِثْلَہٗ رَوَاہُ
البیہقی اور صاحب مواہب اور علی محدث نے بھی اسناد صحیح پر اتفاق کیا ہے
پس در صورتیکہ اتفاق محدثین کا صحت پر ہو کسی نوع کا شبہ باقی نہ رہا اور سیوطی میں
بھی علی ہذا القیاس یزید بن رومان سے موافقت ثبوت کی پہونچتی ہے کَانَ
النَّاسُ یَقُوْمُوْنَ فِیْ زَمَانِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ رَمَضَانَ بِثَلٰثٍ وَعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً

فضائل تراویح

موطی یعنی زبان ہین عمر رضی اللہ عنہ سے بیست رکعت اور وتر سہ رکعت ثبوت
کو پہونچے ہین اے عزیز اگرچہ احادیث اور روایات کثیرہ سے ثبوت بیست
رکعت کے ہونے پر شک نہین مگر اس مقام پر بطور اختصار بیان کیا گیا انتہی
فایدہ فضائل تراویح کے لیے علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہین
کثرت فرمائی شہرت تراویح کے لیے عمر رضی اللہ عنہ نے مگر سماعت کیا تھا
مجھسے حدیث نبوی کو سنا تھا مینے جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم
سے تحقیق کہ اللہ تعالے کے لیے اطراف عرش کے ایک موضع ہے
موسوم بحضیرۃ القدس وہ موضع نور سے مصنوع ہے جس مقام مین کثرت
ملایکہ کی ہوتی ہے جنکی تعداد کا اللہ تعالی ہی کو علم ہے ملائکہ عبادت کرتے
ہین اللہ تعالی کی بلا فرصت یک ساعت کے شبہای رمضان مین اور بحسب
اذن رب زمین پر نزول کرتے ہین پس نماز پڑھتے ہین ساتھ مومنین کے
جس کو ملائکہ مس کرتے وہ سعادت ابدی حاصل کرتے ہین اور شقاوت
سے دور ہوتے ہین رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّمَا اَخَذَ عُمَرُ
ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ هٰذِهِ التَّرَاوِیْحَ مِنْ حَدِیْثٍ سَمِعَهٗ
مِنِّیْ قَالُوْا وَمَا هُوَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی حَوْلَ الْعَرْشِ مَوْضِعًا حَظِیْرَةَ الْقُدُسِ
وَهِیَ مِنَ النُّوْرِ فِیْهَا مَلَائِکَةٌ لَا یُحْصٰی عَدَدُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
یَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ عِبَادَةً لَا یَفْتُرُوْنَ سَاعَةً فَاِذَا کَانَ لَیَالِیَ شَهْرِ
رَمَضَانَ اِسْتَاْذَنُوْا رَبَّهُمْ اَنْ یَنْزِلُوْا اِلَی الْاَرْضِ فَیُصَلُّوْنَ مَعَ
بَنِیْ اٰدَمَ فَکُلُّ مَنْ مَسَّهُمْ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ
مَسُّوْهُ سَعِدَ سَعَادَةً لَا یَشْقٰی بَعْدَهَا اَبَدًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

اِذْ ذَاكَ نَحْنُ اَحَقُّ بِهٰذَا فَجَمَعَ لِلتَّرَاوِيْحِ وَسَنَّهَا فائدہ علی مرتضیٰ رضی
اللہ عنہ اول شب ماہ رمضان کے تشریف فرما ہوئے طرف مساجد کے
اور سماعت فرمایا قرآن شریف کو اور فرمایا کہ منور کرے خدا تعالے قبر کو عمر
رضی اللہ عنہ کی جس طرح منور کیا مساجد کو قرأت قرآن سے علی مرتضیٰ
رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سوال کیا اصحاب نے جناب رسالت مآب صلی
اللہ علیہ وسلم سے درباب تراویح فرمایا آپ نے جس شخص نے کہ ادا کیا
تراویح کو اول شب بمنزلہ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ کے ہوگا یعنی مثل اس روز
کے ہوگا جو اپنی مادر کے بطن سے بے گناہ پیدا ہوا تھا شب دوم یَغْفِرُ لَهٗ
وَلِاَبَوَیْهِ اِنْ کَانَا مُؤْمِنَیْنِ کے پہونچیگا یعنی حاصل ہوگی مغفرت اوسکے
لئے اور والدین کو اسکے درصورتیکہ وہ مومن ہوں شب سیوم ندا کرتا ہے ملک
تحت عرش سے مغفرت کے لئے شب چہارم حاصل ہوگا ثواب قرأت کتب
منزلہ کا شب پنجم حاصل ہوگا ثواب اس شخص کا جسنے نماز پڑھی مسجد حرام اور
مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ میں شب ششم حاصل ہوگا ثواب اس شخص کا
جسنے طواف کیا بیت معمور کا اور استغفار کرتے ہیں اسکے لئے شجر و
حجر شب ہفتم حاصل ہوگا ثواب ملاقات کا موسیٰ علیہ السلام کے اور اعانت
کرنا موسیٰ علیہ السلام کے لئے دربارہ فرعون شب ہشتم ثواب ان
ابواب کا جو عطا کیے اللہ تعالے نے ابراہیم علیہ السلام کو شب نہم
ثواب طاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شب دہم عنایت فرماتا ہے
بہترین رزق دارین کا شب یازدہم جاوے گا ذنوب سے پاک ہوکے
دنیا سے جس طرح کہ ظاہر ہوتا ہے دنیا میں بطن مادر سے شب دوازدہم
منور ہوگا چہرہ روز قیامت مثل بدر کے شب سیزدہم روز قیامت سالت

اسمین رہیگا شب چہاردہم روز قیامت گواہی دینے کیلئے ملائک آوینگے جو ادائے تراویح کیا تہا نتیجہ اسکا حساب سے محفوظ رہیگا شب پانزدہم ملائکہ سموات وعرش وکرسی کے استغفار پر آمادہ رہتے ہین شب شانزدہم لکھا جاتا ہے اسکے لئے برات نجات کی نار سے اور حصول دخول جنت کا ہوگا شب ہفدہم عطا ہوگا ثواب مثل عطا ہونے انبیاء کے لئے شب ہیجدہم ندا کرینگے ملائکہ کہ اے عبد تحقیق کہ مغفور کیا تجھکو اللہ تعالے نے اور مغفور کیا والدین کو تیرے شب نوزدہم بلند ہونگے درجات جنت کے شب بستم عطا ہوگا ثواب شہدا اور صالحین کا شب بست ویکم تیار ہوگا مکان جنت مین نور سے شب بست ودوم آویگا روز قیامت مامون ہر غم سے شب بست وسیوم عطا ہوگا جنت مین ایک شہر شب بست وچہارم مستجاب ہوگی بست وچہار دعا در باب خیر شب بست وپنجم مرفوع ہوگا عذاب قبر کا شب بست وششم رتبہ تیرکا پاویگا مثال اوس خیمہ کے جو چالیس سال مین حاصل کریگا شب بست وہفتم تجاوز کریگا صراط پر مثل برق خاطف کے شب بست وہشتم بلند ہونگے ہزار مرتبہ جنت مین شب بست ونہم عطا ہوگا ثواب ہزار حج مبرور کا شب سیم فرماتا ہے اللہ تعالے اے میرے عبد تناول کر تو اثمار سے جنت کے اور غسل کر تو ماء سلسبیل سے اور پی تو ماء کوثر کو مین رب تیرا ہون اور تو عبد میرا ہے آے عزیز جسوقت کہ تو مدارج صوم حاصل کیا قربت الٰہی کو پایا جس قربت سے دعائین تیری درجہ قبولیت کو پہونچتی ہین جو اللہ تعالے نے سخت مین فرمایا اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ یعنی وقتیکہ سوال کرین تجھکو اے محمد

مستجاب دعا کا سبب حصول صیام شہر رمضان ہے

صلی اللہ علیہ وسلم عباد میرے صفت سے میرے پس تحقیق کہ میں
قریب ہوں ازروے علم کے اور اجابت کرتا ہوں دعا کو داعی کے
پس بندگان مجھکو عبادت کریں اور ایمان لاویں مجھپر یعنی ثابت قدم
رہیں طرف میرے اور ماسوی اللہ سے روگردانی کریں بیت

گناہ آمد شہود ماسوی اللہ | ازین توبہ گناہ است استغفر اللہ

بعض مفسرین مراد عباد سے اعیان صائمین لئے ہیں یعنی دعا صائمین
کی مقرون اجابت ہوتی ہے کس لئے کہ جسوقت کہ نفس کامل ہو
اجابت دعا کی بھی کمال کو پہونچتی ہے فایدہ اے عزیز خیال کر اجابت
دعا صائمین کی کسدرجہ پر ہوگی اللہ تعالے نے فرمایا کُتِبَ عَلَيْكُمُ
الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ یعنی فُرِضَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ
كَمَا فُرِضَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ پس اس کلام سے ظاہر ہے جو شرائط
کہ امم سابقہ پر تھے وہی شرائط اس امت پر مقرر ہوئے کیونکہ
کہ امم سابقہ کا صوم اسطرح تھا کہ بعد از افطار کے اگر خواب کریں تو بعد
از فراغ خواب کے حکم صوم کا ہوتا تھا پس امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
یہہ شرط شاق ہوئی اکثر سے خلاف واقع ہوا مثلاً عورت سے اپنی صحبت
کی اور اکل وشرب سے احتراز نہ کیا منفعل ہوکے استغفار گناہان کے لیے
گریہ وزاری کرکے حاضر حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے
تب یہہ آیت نازل ہوئی أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ
هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ
أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا
مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ

اجابت دعاء صائمین

مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ یعنی حلال کیا تمکو
روزے کی رات مین بے پردہ ہونا اپنی عورتون سے وہ پوشاک ہین تمہاری
اور تم پوشاک ہو اونکی اللہ نے معلوم کیا کہ تم اپنی چوری کرتے تھے سو معاف
کیا تمکو اور درگذر کی تمسے پھراب ملو اونسے اور چاہو جو لکھدیا اللہ نے
تمکو اور کھاؤ اور پیو جبتک کہ صاف نظر آوے تمکو دہاری سفید جدی دہاری
سیاہی سے فجر کے پہر پورا کرو روزہ رات تک آے عزیز اللہ تعالے نے
اِس مقام پر وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللهُ لَكُمْ فرمایا یعنی طلب کرو تم اوس چیز کو
جو اللہ تعالے نے لکھا لوح محفوظ پر تمہارے لیے یعنی طلب کرو تم ثواب
لیلۃ القدر کو کسلئے کہ مخصوص کیا گیا ہے تمہارے ہی لیے اور صاحب تفسیر
مسعودی نے اس طرح مراد لی ہے وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللهُ لَكُمْ اَیْ اُطْلُبُوْا مَا
قَدَّرَ اللهُ لَكُمْ وَقَرَّرَهٗ فِى اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ مِنَ الْوَلَدِ وَقِيْلَ اِنَّ الْمُبَاشِرَ
يَنْبَغِىْ اَنْ يَّكُوْنَ غَرَضُهُ الْوَلَدَ خلاصہ طلب کرو تم اوس چیز کو جو مقدر کیا اللہ
تعالے نے تمہارے لئے اور مقرر کیا اُس چیز کو بیچ لوح محفوظ کے اولاد سے
کسلئے کہ مقصود مباشرت عورات سے ولد ہی پس اس کلام سے مراد کثرت اُمت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم علت غائی ٹھیری اسلئے جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَبْشِرُوْا وَاَبْشِرُوْا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِىْ مَثَلُ
الْغَيْثِ الَّذِىْ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ كَحَدِيْقَةٍ اُطْعِمَتْ مِنْهَا
فَوْجًا عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَهَا فَوْجًا اَنْ يَّكُوْنَ اَعْرَضَهَا عَرْضًا وَاَعْمَقَهَا عُمْقًا وَاَحْسَنَهَا
حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالْمَهْدِىُّ اَوْسَطُهَا وَالْمَسِيْحُ اٰخِرُهَا
وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ وَلَيْسُوْا مِنِّىْ وَاَنَا مِنْهُمْ رسالتمآب صلی اللہ

علیہ وسلم نے امت کو مثل غیث کے فرمایا جس سے کثرت حاصل ہوتی ہے
اور مثل بوستان کے بھی نسبت فرمائی جو پُر منافع ہو لفظ عرض وعمق فوج کی
کثرت پر دلالت کرتا ہے لفظ اطول نہین فرمایا کسلیئے کہ بعد از وجود عرض و
عمق کے طول لازم آئیگا اور حفاظت امت کے لئے حصار ثلثہ بیان فرمائے
اول وجود باجود اپنا دوم ظہور مہدی علیہ السلام سیوم ظہور عیسیٰ علیہ السلام
اور اندرون حصارہا کے جو اختیار کجی کو کیا خارج فرمایا اپنی حفاظت سے اور
اس کجی مین وہ اشخاص داخل ہین جو خارج سنت جماعت ہین اور کجی نہ اختیار
کرنے کے لئے اس طرح حکم فرمایا عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ قِیْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ
الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ اے عزیز جو فضائل کے بیان کئے گئے وہی مستحق
ہوگا حفاظت کے لیے واگر نہ تجاوز بمقدار ایک شبر کے جماعت سے محروم حفاظت
سے رہیگا اور کثرت امت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم پر یہہ حدیث دال
ہے صُفُوْفُنَا کَصُفُوْفِ الْمَلٰٓئِکَۃِ اور ایک حدیث مین وارد ہے روز
قیامت ستر صف مومنین کی ہونگی او نہتر صف میری امت کی رہیگی اور ایک
صف باقی امم سابقہ کی اور جو حدیث کہ وارد ہے اَلْعُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ
بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ روز قیامت آوینگے بعض بعض رسول اوز تابع اونکے ایک
دو شخص رہین گے اور آوینگے علماء امت کے میری توابع اسقدر ہونگے جو
ہزار نبی کے ساتھہ ہونگے اے عزیز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
کو مظہر کمال ربوبیت کا ٹھیرایا اور امت مرحومہ کو خلاصہ امم فرمایا اس لیئے
ہر ایک فضائل کا ظہور بکثرت عنایت فرمایا اور بعد ازین فرمایا وَلَا
تُبَاشِرُوْھُنَّ وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ فِی الْمَسَاجِدِ تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَقْرَبُوْھَا

بیان اعتکاف

كذالك يبين الله اياته للناس لعلهم يتقون یعنی نہ مباشرت کرو تم
منکوحات سے در آنحال کہ تم معتکف رہو مساجد مین قول امام مالک کا ہر ایک
لذت کا لینا حرام ہے معتکف پر نزدیک محققین کے نگاہ رکھنا نفس کو دایرہ
اوامر و نواہی مین شیخ ابو بکر واسطی رح نے فرمایا بند کرنا نفس کا اور حفظ جوارح کا
اور مراعات وقت کے لئے و حقیقت یہہ شرط ادا ہو جس مقام مین چاہین معتکف ہو
رہین نقل ہے ایک شخص مکان کو دوست کے آیا خادم کو دوست کے کہا
مجکو جاے پاک سے اطلاع دے تا کہ نماز ادا کرون خادم نے کہا دل کو اپنے
ماسوے اللہ سے پاک کر جس مقام مین چاہے نماز ادا کر **فرد**

ازان محراب ابرو و مگردان	اگر در مسجدی و در خرابات
دلی فارغ بباید پاک زاغیار	کہ تا لذت بیابی در مناجات
تو اندر بند مال و جاہ باشی	کجا یابی صفا هیهات هیهات

معنی اعتکاف
اعتکاف از روے معنی لغوی کے باندہ داشتن و درنگ کردن کے آیا ہے
اور کوئی ایک مقام کو لازم کرنے کے بہی آیا ہے اور معنی شرعی درنگ کرنا
مسجد مین وجہ مخصوص پر نزدیک حنفیہ کے سنت موکدہ رہا بسبب مواظبت
اقسام اعتکاف
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تا وفات **فائدہ** اعتکاف تین قسم پر منقسم
ہے واجب بطور نذر کے کہ جو واجب کیا تہا نفس پر اپنے دویم سنت جو
عشرہ اواخر رمضان کے ہو سیوم مستحب نزدیک احناف کے عورات کیلئے
جو سکونت گاہ مین اپنی مقام خاص اختیار کرین یعنی علیحدہ کی جاوین نماز کے
لئے وہ حکم مسجد کا رکہتا ہے جواز اعتکاف عورات کے لئے قول شافعی کا بہی
اسی طرح پر ہے اور بعض اصحاب نے نقل شمار کئے ہین اگر عورات ہمراہ ازواج
کے اندرون مسجد کے معتکفہ ہوویں اس قول کو موید کیے ہین اذن دینا جناب

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ازواج مطہرات کو ہمراہی اعتکاف کے
آور منع بھی وارد ہے بلحاظ دیگر مصالح کے اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ
عنہ اور امام محمد رضی اللہ عنہ کا فتوی عورات کے لئے وہی مسجد ہوگی جو
صلوۃ پنجگانہ تا اعتکاف سکونت گاہ مین اپنے معین کری اور مرد کے لئے
مسجد جامع افضل ہے آے عزیز معلوم کر اعتکاف کے لئے حد زمان کا
معین نہین اگر مدت کم ہو جواز ہوگا مگر اقل مدت کے لئے اختلاف واقع ہے
کہ نزدیک بعض کے اقل مدت یکروز ہے اور مختار مذہب حنفیہ کا یہی ہے
مگر صوم شرط ہے ابو داؤد سے روایت ہے عَنْ عَائِشَةَ صِدِّيقَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهَا لَا اِعْتِكَافَ اِلَّا بِالصَّوْمِ فائدہ نیت اعتکاف کی شب کو
جواز نہین مگر حالت مین صوم کے ہو افضل ہے کسلیے کہ اعتکاف سبب ہے جمعیت
خاطر کا اور انقطاع اغیار سے اور توجہ طرف عبادت کے اور واسطہ زوال
اسباب تفرقہ کا اور نہونا غلبہ اغیار کا اسلیئے حالت صوم کی افضل ٹھیری خصوصا
اعتکاف شہر رمضان مین اور آخر ایام مین افضل و انسب و اکمل ہے بسبب
بدرجہ کمال تصفیہ ہونے سے آے فضل وقت شروع اعتکاف کے لئے بعد
صلوۃ فجر کے ثابت ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ
فِيْ مُعْتَكِفِهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ مشکوۃ اور ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معتکف اعتکاف
کرے ذنوب سے یعنی پرہیز کرے گناہوں سے اور جزا لیوے نیکیون سے
تمامہ وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ وَهُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْزٰى لَهٗ

نیت اعتکاف

مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَہ مشکات کلمہ
حسنات سے کل امور حسنہ ثابت ہوتے ہیں مثل صلوۃ جنازہ و عیادت مریض
وغیرہ حالت اعتکاف میں مگر جو حدیث کہ عایشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے
اوس سے درحالت اعتکاف حضور جنازہ و عیادت مریض وغیرہ کا پایا نہیں
جاتا ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَلْمُعْتَكِفُ اَنْ لَا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَ
لَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ الْمَرْاَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ
مِنْهُ وَلَا اِعْتِكَافَ اِلَّا بِالصَّوْمِ وَلَا اِعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ رَوَاہُ
اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت کرتی ہیں عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہ معتکف رہتے
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قریب فرماتے تھے سر مبارک اپنا اور صاف
کرتی تھی میں سر مبارک کو عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَيَّ رَاْسَهُ فَاُرَجِّلُهُ وَكَانَ
لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ مراد حاجت انسان سے بول
براز و غسل جنابت ہے اور اعتکاف سے گناہان ماتقدم مغفور ہوتے ہیں آئی
عزیز معائنہ کر فضل و احسان کو اللہ تعالیٰ کے کہ اوس امت مرحومہ کو عنایت
فرمایا پس ظاہر ہوتا ہے آیۃ سے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ
نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا لفظ تمام و کمال کا فرق رکھتا ہے کمال
نہیں مقتضی ہے زیادتی کے لیے بلکہ لفظ تمام کا مقتضی ہے زیادتی کے لیے
کسلیئے کہ نعمتہائے الہی کو حد ہی نہیں پس جو چاہے زیادتی نعمتہا کے لیے
زیادہ کرے اعمال صالحہ کو اپنے کلمہ اکملت پر سایل سوال کرسکتا ہے کہ سابق
دین نقص پر تھا بعد از مرور ایام کے صلاحیت کمال کی رکھا جواب نزول آیۃ
اکملت لکم قریب وفات جناب سرور عالم کے ہوا کسلیئے کہ اللہ تعالیٰ کو

تمتہ فی الغیب

تشفی خاطر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی منظور تھی بوجہ تشفی خاطر
شریف فرمایا اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ یعنی خوف زوال ہونیکا دین اسلام
نہین رکھتا ہے اور اس کلمہ سے بھی بشارت پائی جاتی ہے اظہار قدرت
دین اسلام کا اعدا پر یہہ مثال کس طرح ہوتی ہے کہ اگر کسی بادشاہ نے
اس طرح کہا کما یقول الملک عند ما یستولی عدوہ ویقھرہ قھرا
کلیا الیوم کمل ملکنا یعنی کہتا بادشاہ کا اُسوقت جبتک اعدا پر حاوی ہو
کہہ سکتا ہے کہ حیثیت ملک کی کمال درجہ پر پہونچی کسلئے کہ کوئی بھی عدو لیاقت
مقابلہ کی نہین رکہتا تمامی اشخاص زیر حکومت کا ئل ہوچکے۔ اس مقولہ پر اشکال
ہوسکتا ہے ملک بادشاہ کا قبل ظہور قہر کلی کے نقص پر تھا بعد از ظہور قہر
کلی کے درجہ کمال کو پہونچا کسلئے کہ دین اسلام از ابتدا اکمال پر ہی رہا پس تاویل
قوی اس طرح ہوگی کہ کمال زمان مخصوص پر نہین ہے بلکہ تا قیامت مرتبہ کمال
کا رکھتا ہے یعنی معنی اکملت لکم کے الی یوم القیامۃ اکملت لکم ہوتی
ہے انتھی و اتممت علیکم نعمتی صراحۃ ذکر نعمت کا نہین فرمایا کسلئے کہ سوا ے
دین اسلام کے کوئی نعمت بہتر ہی نہین نزدیک اللہ تعالے کے پس رضا
خالق کی اوسی پر ٹھیری جو اللہ تعالے نے فرمایا رضیت لکم الاسلام دینا
رضاء خالق کے لیے جسقدر تطوع تیرا ترقی کریگا اوسی قدر نعمتین حاصل کریگا
نعم الٰہی کو حد ہی نہین اسلئے اللہ تعالے نے فرمایا قد افلح من تزکی
وذکر اسم ربہ فصلی یعنی بدرستیکہ رستگاری پایا وہ شخص جو تزکیہ
کیا کفر و معصیت سے اور ذکر کیا پروردگار کا اپنے دل سے اور نماز پنجگانہ ادا
کیا صاحب تفسیر کبیر نے اس آیۃ کی تفسیر اس طرح فرمائی یعنی زائل کرنا عقائد
فاسدہ کا دل سے اور خیال کرنا حضوری ذات باری تعالی کا اور اسماء وصفات

ذات باری کا اور بعض مفسرین نے باین طور تفسیر فرمائی یعنی جس شخص نے
کہ تصدق کیا اور ذکر کیا اسم کو رب کے اور بعد ازان صلوٰۃ عید ادا کیا پس
رستگاری پایا کسلیئے کہ جسوقت کہ ذکر آلہی کیا اور نماز بھی ادا کی ثابت ہوا اعراض
کرنا ماسوی اللہ سے جسوقت کہ اعراض ماسوی اللہ سے ہوا پایا آیات
آلہی کو جو تابع ہوتی ہین وعدہ کو اوس شخص کے جو تزکیہ کیا اور پاک ہوا نجاست
سے شرک کی اور قول بعض کا مَنْ تَزَکّٰی سے مراد زکات مال نہین ہے بلکہ
زکوٰۃ اعمال کی ہے یعنی پاک کرے اعمال کو اپنے ریا و تقصیر سے اگر مراد
زکوٰۃ مال ہوتی تزکّٰی فرماتا کسلیئے کہ آیۃ مذکورہ ہین وَمَنْ تَزَکّٰی فَاِنَّمَا یَتَزَکّٰی
لِنَفْسِہٖ فرمایا پس سیاق کلام سے تزکیہ نفس کا پایا جاتا ہے قول زجاج
رح کا تصفیہ مومن کے لئے چند شرائط ضرور ہین جو اس آیت سے ظاہر ہوتے
ہین قولہٗ تعالیٰ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِہِمْ خَاشِعُوْنَ وَ
الَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا
عَلٰٓی اَزْوَاجِھِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ فَاِنَّھُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ○ فَمَنِ ابْتَغٰی
وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْعَادُوْنَ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِہِمْ وَعَھْدِھِمْ
رَاعُوْنَ وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِہِمْ یُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْوَارِثُوْنَ
الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ھُمْ فِیْھَا خَالِدُوْنَ ○ یعنی کام نکال گئے ایمان
والے جو اپنی نماز مین نہوڑے ہین اور جو نکمی بات پر دہیان نہین کرتے اور
جو زکوٰۃ دیا کرتے ہین اور جو اپنی شہوت کی جگہ تھامتے ہین مگر اپنی عورتون پر یا
اپنے ہاتھہ کے مال پر سو اون پر حالت جواز کی ہو پہر جو کوئی ڈہونڈے
اوسکے سوا سو وہی ہین حد سے بڑہنے والے اور جو اپنی امانتون سے اور
قرار سے خبردار ہین اور جو اپنی نمازون سے خبردار ہین وہی ہین میراث لینے والے

جو میراث پاوینگے باغ ٹھنڈی چھاؤن کے وہ اوسی مین رہینے والے ہین صفت
اول مومن وہ شخص ہے جو ایمان لایا غیب پر اور قایم کیا صلوۃ کو یہہ فعل قلب
کا ہے اور صفت دویم فعل جوارح کا جو اساس اوسکا صلوۃ وزکوۃ وصدقہ ہی
کسلئے کہ زکوۃ بدن صلوۃ سے حاصل ہوگا اور زکوۃ مالیہ زکوۃ مال سے حاصل
ہوگا نزدیک اہل طریق کے ایمان اقرار باللسان وخلوص قلب سے ہو کس لئے کہ
جسوقت کہ تعرف کمال پر ہو خلوص بھی کمال پر ہوگا خلوص جسقدر حاصل ہو طاعت
الٰہی بھی ترقی پر ہوگی جسوقت کہ خلوص حاصل کیا پس حاصل آیا خشوع جو مراد
خوف ورہبت ہے جسوقت کہ خوف الٰہی پیدا ہو سکون نماز مین حاصل ہوگا پس
قلب نہین متوجہ ہوگا طرف ماسوی اللہ کے کسلئے کہ حدیث شریف مین وارد
ہے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْخُشُوْعُ لِمَنْ تَمَسْکَنَ وَتَوَاضَعَ
اسلئے اللہ تعالے نے فرمایا اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ
کسلئے کہ صلوۃ غافل کی نہین مانع ہے فحشا کے لئے لہذا احادیث شریف
وارد ہے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمْ مِنْ قَائِمٍ حَظُّهٗ مِنْ قِیَامِهٖ
اَلتَّعَبُ وَالنَّصَبُ مراد اس حدیث سے شخص غافل لیا جاتا ہے کسلئے کہ
حاصل زکوۃ سے توڑنا حرص کا اور رغبتی کرنا فقیر کا اور حاصل صوم سے قہر
نفس کا علی ہذا القیاس حج حاصل کرنا ہے افعال شاقہ کو جو باعث مجاہدہ
نفس کا ہو اور حاصل صلوۃ سے مناجات ہے مراد مناجات سے حروف
واصوات نہین ہین بلکہ لسان مطابق قلب کے ہو تضرعات کے لئے
جسوقت کہ تطابق نہو شمار کیا جاتا ہے ہذیانات سے اور از جملہ مناجات
شمار نہین کیا جاتا ہے صفت سیوم باز رہے لغو سے یعنی جو کچھ کہ حرام ہو
یا مکروہ یا مباح رہے ترک کرے امام قشیری رح نے فرمایا جو کہ توجہ اللہ ہو

خشوع ہوگا اور جو شئی کہ خدا سے باز رکھے باطل و سہو ہے اور جو کہ خدا تعالی کیلئے نہو
لغو کہلاتا ہے جو اقوال و افعال بیکار ہوں لغو کہلاتے ہین پس یہ تعریف ہر ایک فعل سے جو
حصول نتیجۂ اخروی کیلئے نہو شامل ہوگی آیہ شریفہ مین فصل جو واقع ہوا عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ
سے مراد باز رکھنا لغو سے صلوٰۃ کیلئے لابد ہوتا ہے تا زمانیکہ صلوٰۃ لغو سے خالی نہو صلوٰۃ نہین
کہلاتی ہے صفت چہارم ادای زکوٰۃ وہ ہے جو حق کہ اپنے مال مین حسب شرع ثابت ہوگا دیا
جاوے صاحب کشاف کا قول ہے کہ زکوٰۃ اسم مشترک ہے عین و معنی مین پس عین وہ مقدار ہے جو خارج کرکے
زکوٰۃ دینے والا نصاب سے اپنی طرف محتاج کے اور از روی معنی کے مراد تزکیہ ہے جو مزکی کیلئے اللہ
تعالی نے حکم فرمایا یعنی نظر لوجہ اللہ پر ہی رہے صفت پنجم محفوظ رکہین فروج کو حرام سے سوائے
اپنی منکوحات کے یا مملوکات سے بشرطیکہ نگاہ رکھے وقت جماع حالت حیض و نفاس و روزہ و احرام
کو کسلیئے کہ حالات مذکورہ مین جماع جواز نہین ہے اسلیئے اللہ تعالی نے فرمایا فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ
صفت ششم امین ہین امانت غیر و ودیعت غیر پر پس اس امانت مین صلوٰۃ و صوم و غسل جنابت اور وضو بھی
داخل ہے کسلیئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا
أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ خیانت کرنا اللہ و رسول سے مراد احکام الٰہی کو ادا نکرنے سے ہے جسنے نہ ادا کیا
صلوٰۃ کو یا خیانت قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَعْظَمُ النَّاسِ خِيَانَةً مَنْ لَمْ يُتِمَّ صَلَاتَهُ اور ابن مسعود رض
سے روایت ہے أَوَّلُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمُ الْأَمَانَةُ وَآخِرُ مَا تَفْقِدُونَ الصَّلَاةُ صفت ہفتم
نمازون کیلئے محافظ رہنا کسلیئے کہ فلاح مومنین کے لئے حفاظت صلوٰۃ مین ٹہیری اور اعادہ
فرمایا اللہ تعالی نے اس آیۂ شریفہ کو اولاً فرمایا فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ اور تحت مین
فرمایا وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ کس لئے کہ خشوع و محافظت مین تغایر
واقع ہے خشوع صفت مصلی کی ہوگی وقت ادای صلوٰۃ کے اور محافظت
مراد ہے رعایت وقت و طہارت اور قیام ارکان پر تا کہ اوصاف مذکورہ پر
اپنا جادہ رکھے پس جو شخص ہفت صفات سے تزکیہ کریگا اُسی کیلئے اللہ

تعالے نے فرمایا کہ وہی شخص وراثت رکھتے ہین جنت کے لئے اور ہمیشہ رہینگے جنت مین **فایدہ** وجہ نزول آیۃ شریفہ کی یہہ ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم وقت ادا ے نماز جانب آسمان نظر فرماتے پس یہہ آیت نازل ہوئی صاحب کتاب لباب نے فرمایا کہ حالت قیام مین نظر سجدہ گاہ پر رکھے مگر حال حضور کعبہ نظر کعبہ پر رکھے اور خشوع وہ ہے جو مصلی جہر نہ رکھے چپ وراست پر اپنے واسطی قدس سرہ نے فرمایا خشوع ادا ے نماز کے لئے جو خالص فی اللہ ہو تو بے ملاحظہ اغراض وعوارض کے ہو بحر الحقایق مین مذکور ہے خشوع وہ ہے کہ اپنے سر کو پیش رکھے اور چشم کو چپ وراست سے منع کرے اور دست راست کو چپ پر رکھے اور قرأت با حضور دل کرے اور بحر شہود مین مستغرق رہے تا کہ شعلہای انوار الٰہی ظہور پاوین اور ایک محقق نے تحقیق صلوۃ اس طرح فرمائی کہ از خود بیزار ہو کے طالب وصول یار ہووے **نظم**

یار بیزار است تا تو خود توئی	اول از خود خویش را بیزار کن
گر ز تو یک ذرہ باقی ماندہ است	خرقہ وتسبیح را زنار کن

فایدہ فلاح دو قسم پر ہے اول فوز ظفرت جنت کے اور نجات دوزخ سے آخرت مین اور محفوظ آفات وبلیات سے بیچ دنیا کے دوم یمن وسعادت توفیق طاعت کے لئے دنیا مین اور خلود جنت کا آخرت مین اسلیئے اللہ تعالی نے فرمایا قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ یعنی سعدوا اور اسی لئے تطبیق پائی گئی قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی سے اور اوصاف سبعہ جو آیۃ قد افلح المومنون مین بیان پائے جس شخص نے کہ اوصاف سبعہ حاصل کئے پس داخل ہوا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی مین **فایدہ** روزہ دار شہر رمضان کا اگر صلوۃ عید ادا کرے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اے ملائکہ ہر عامل چاہتا ہے اجرت کو پس بندے میرے

اقسام فلاح

فضیلت صلوۃ عید الفطر

تمام شہر رمضان مین روزہ رکھے اور حاضر ہوئے صلوٰۃ عید کے لئے اور طلب کرتے ہین اجرتون کو اپنی پس گواہ رہو تم اے ملائکہ تحقیق کہ مغفور کیا مینے عباد کو اپنے اور ندا کریگا منادی اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اپنے مکانون کو جایئے تحقیق کہ اللہ تعالے نے تبادلہ کیا گناہون کو تمہارے ساتھ نیکیون کے اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے اے عباد میرے روزہ رکھے تم میرے لئے اور افطار کئے میرے لئے اور اٹھو تم مغفور عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَامُوْا شَہْرَ رَمَضَانَ وَخَرَجُوْا اِلٰی عِیْدِہِمْ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا مَلَائِکَتِیْ کُلُّ عَامِلٍ یَطْلُبُ اَجْرَہٗ وَعِبَادِیَ الَّذِیْنَ صَامُوْا شَہْرَ رَمَضَانَ وَخَرَجُوْا اِلٰی عِیْدِہِمْ یَطْلُبُوْنَ اُجُوْرَہُمْ اِشْہَدُوْا اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَہُمْ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ یَا اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِرْجِعُوْا اِلٰی مَنَازِلِکُمْ قَدْ بُدِّلَتْ سَیِّئَاتُکُمْ بِالْحَسَنَاتِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا عِبَادِیْ صُمْتُمْ لِیْ وَاَفْطَرْتُمْ لِیْ فَقُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَّکُمْ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوائل رمضان مین رحمت الٰہی کے سزاوار ہونگے وسط رمضان مین مغفرت پاوینگے اور آخر رمضان مین آزادی دوزخ سے ہوگی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمَضَانُ اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ وَاَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ وَاٰخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النِّیْرَانِ اور فرمایا اللہ تعالے آزاد کرتا ہے ہر ساعت شب وروز رمضان کی چھ لاکھ دوزخی کو جو اشخاص اندرون عذاب کے رہتے ہین تا لیلۃ القدر لیلۃ القدر مین او سقدر آزاد ہوتے ہین جو از ابتدا رمضان آزاد ہوئے تھے اور روز عید آزاد ہوتے ہین اُس مقدار پر جو آزاد ہوئے تھے شہر رمضان ولیلۃ القدر مین وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُعْتِقُ فِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ مِنَ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ سِتَّمِائَۃِ اَلْفِ عَتِیْقٍ مِّنَ النَّارِ

فَمَنِ اسْتَوْجَبَ الْعَذَابَ اِلٰی لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَفِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ یُعْتِقُ بَعْدَدِ مَنْ اَعْتَقَ مِنْ اَوَّلِ الشَّھْرِ وَفِیْ یَوْمِ الْفِطْرِ یُعْتِقُ بَعْدَدِ مَنْ اَعْتَقَ فِی الشَّھْرِ وَلَیْلَۃِ الْقَدْرِ فائیدہ حدیث شریف مین وارد ہے صوم شہر رمضان کا معلق رہتا ہے درمیان آسمان وزمین کے تا وقتیکہ ادا کرے صدقۂ فطر کو جسوقت کہ ادا کیا صدقۂ فطر کو گردانتا ہے اللہ تعالےٰ اوسکے لئے دو بازوی سبز پرواز کرتا ہے طرف آسمان ہفتم کے اور داخل ہوتا ہے قنادیل عرش مین تا زمانیکہ آوے صاحب صوم کا عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ صَوْمُ الْعَبْدِ مُعَلَّقٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ حَتّٰی یُؤَدِّیْ صَدَقَۃَ الْفِطْرِ جَعَلَ اللّٰهُ لَهَا جَنَاحَیْنِ اَخْضَرَ یُطَیِّرُ بِهِمَا اِلَی السَّمَاءِ السَّابِعَۃِ ثُمَّ یَاْمُرُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْ یَجْعَلَ فِیْ قَنَادِیْلِ مِنْ قَنَادِیْلِ الْعَرْشِ حَتّٰی یَاْتِیْ صَاحِبُہٗ اور کہا وکیع بن الجراح رح نے زکوۃ فطر کی مثل سجدہ سہو کے ہے کسلئے کہ اگر شرائط صوم مین خطا وغیرہ واقع ہو توجسطرح کہ سجدہ سہو سے تصفیہ صلوۃ کا ہوتا ہے علی ہذا القیاس جو خطا کہ صوم مین واقع ہونگی صدقۃ الفطر سے تصفیہ پاویگی اور مقرر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا صایم کے لئے درصورت نقصان ہلینے صوم کے لغو وکذب وغیبتہ ونمیمہ واکل شبہات وغیرہ سے بمنزلہ توبہ واستغفار کے ہوگا ذنوب کے لئے اور مثل سجدہ کے جو سہو کے لئے ہوتا ہے کسلئے کہ سجدہ سہو سے شکستگی شیطان کی ہوتی ہے علی ہذا القیاس توبہ معاصی کیلئے فائیدہ رکوع دعوے ہے عبودیت پر اور سجدتین گواہ ہین دعوے کے لئے علی ہذا القیاس صدقۃ الفطر گواہ ہوتا ہے ادا ے صوم پر حدیث شریف مین وارد ہے جس شخص نے کہ ادا کیا صدقۃ الفطر کو حاصل کیا دس فضیلت

بیان فضیلت صدقۃ الفطر

کہ اول پاک ہوگا جسد اوسکا گناہون سے دوم آزاد ہوگا دوزخ سے سیوم مقبولیت صوم کی چہارم مستوجب جنت کا ہوگا پنجم عذاب قبر سے محفوظ ہوگا ششم مقبول ہونگے اعمال نیک ہفتم سزاوار شفاعت کا ہوگا ہشتم گذر صراط پرمثل برق خاطف کے ہوگا نہم راجح ہوگا میزان اعمال نیک کا اوسکے دہم محو ہوگا نام اوسکا دیوان اشقیا سے **فایدہ** مستحب ہے اعطا صدقہ کا قبل خروج عیدگاہ کے صلوۃ کے لئے اور حدیث شریف مین وارد ہے صدقہ فطر سے عطا کئے جاتے ہین ہفتاد مکان جنت مین بمنزلہ یک دانہ کے جو عطا کیا صدقہ کو **فایدہ** عید جو موسوم بعید ہوئی اللہ تعالے اعادہ کرتا ہے عباد کے لئے فرح و سرور کو اپنے جو شہوات نفس کو شکستہ کرکے رجوع الی اللہ ہوا تھا اور عود کرنا احسانات کا اللہ تعالی کی طرف سے اور حصول فوائد عید کیلئے بمصداق اس قول کے یَعِیدُ اللّٰہُ اِلٰی عِبَادِہٖ اَلْفَرَحَ وَالسُّرُوْرَ فِیْ یَوْمِ عِیْدِھِمْ اور بعض نے اس طرح تاویل کی ہے کہ عود کرتا ہے عبد طرف تضرع وزاری کے اور عود کرتا ہے رب طرف بخشش کے اور بعض نے اس طرح تاویل کی ہے کہ اعادہ عباد کا نجاست سے طرف طہارت کے اور قول بعض کا اعادہ مومنین کا اداے فرض سے طرف اداے ستہ شوال کے جو سنت ہے یعنی بعد از فراغت طاعت رب کے رجوع طرف طاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونا اور بعض کا قول اس طرح پر ہے جو حدیث بالا مین مذکور ہوا قُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَّکُمْ یعنی عود کرو تم طرف مکانون اپنے کے مغفور ہوکر اور وہب بن منبہ کا قول ہے پیدا کیا جنت کو یوم فطر اور ظہور پایا شجرہ طوبی یوم فطر اور برگزیدہ کیا اللہ تعالے نے جبرئیل علیہ السلام کو یوم فطر اور سحرہ فرعون مغفور ہوئے یوم فطر آے عزیز قول انس بن مالک رضی اللہ

عنہ کا اس طرح پر ہے کہ مومن کے لئے پانچ عید ہین اول وہ روز عید کا ہوگا
کہ جس روز بغیر از گناہ کے گذرے دوم جس روز کہ خارج ہوا دنیا سے با ایمان
سیوم وہ روز جو صراط پر سلامتی سے گذر ہوگا اور امن احوال قیامت سے
ہوگا چہارم وہ روز عید کا ہوگا کہ جس روز داخل جنت ہوگا اور نجات دوزخ
سے پاویگا پنجم وہ روز عید کا ہوگا جو لقاے رب حاصل کریگا اے عزیز
عید نہین ہو سوے ہے حصول لذات اور لباسہاے بہتر کے لئے لیکن عید
ظہور قبول طاعات کے لئے ٹہیرے تا کہ کفارہ ذنوب و خطیات کا ہوا و تبادلہ
سیئات کا حسنات سے ہوا ور درجات بلند حاصل ہون اور انشراح صدر بنور
ایمان سے ترقی پاوے اور تسکین پاوے قلب قوۃ یقین سے تا کہ جاری ہون
بحر ہای علم قلب سے زبان پر نقل ہے کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ عید کے روز
نان خشک تناول فرما رہے تھے اشخاص نے عرض کی کہ یا امیر المومنین عید
کے روز آپ نان خشک تناول فرماتے ہین جواب فرمایا کہ روز عید کا اوس
شخص کے واسطے ہوگا کہ تیقین ہو قبولیت صوم کا اور مشکور ہو سعی اوسکی اور تیقین
ہو مغفرت ذنوب کا اور جس روز کہ گناہ صادر نہو وہ روز عید کا ہوگا پس اس صورت مین ہر روز اس
شخص کے لئے روز عید کا ہوگا پس ضرور ہی ہر عاقل کو کہ ترک کرے نظر کو ظاہر کپڑے بلکہ نظر رکہے
عید کے روز تفکر و عبرت پر کس لئے کہ روز عید کا مشابہت رکہتا ہے مومن
کے لئے روز قیامت سے کیونکہ بعض اشخاص پہنتے ہین اطلس اور بعض پلاس
اور بعض گریان اور بعض سوار اور بعض پیادہ اللہ تعالی حال قیامت کا فرماتا
ہے یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا خلاصہ جس دن ہم اوٹھا کر لاوینگے
پرہیزگارون کو رحمان کے پاس مثل مہمان کے سوار کرکے قولہ تعالے وَ
نَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا یعنی اور ہانک لیجاوینگے گنہگارون

کو دوزخ کی طرف ہیاسے و قولہ تعالے یوم ینفخ فی الصور فتأتون افواجا
یعنی جسدن پہونکیں نرسنگا چلے آؤ جماعت جماعت و قولہ تعالی یوم تبیض وجوہ
و تسود وجوہ الآیہ یعنی جسدن سفید ہونگے بعضے منہہ اور سیاہ ہونگے بعضے
مونہہ علی الخصوص عید کے دن مصیبت رہتی ہے یتیموں پر حکایت فرمایا
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روز عید تشریف فرما
ہورہے تہے صلوۃ کے لیئے راہ مین ملاحظہ فرمایا کہ چند اطفال کہیل رہے ہین
درمیان اطفال کے یک طفل گریان تہا آپنے استفسار فرمایا طفل نے کہا
اے شخص والد میرا غزوہ مین شہید ہوا اور میری والدہ نے شخص غیر سے نکاح
کیا ہے بسبب غیریت کے مال متروکہ مجکو نہین پہونچایا اور خارج مکان سے کردیا
روز عید ہونے سے ہمجنس اطفال کہیل رہے ہین اور مین بے طعام و شراب
رہا ہون یہی وجہ ہے گریان رہنے کی میرے درآنحال دریاے رحمت تموج
مین آیا اور ہاتہہ اوس طفل کا پکڑ کے فرمایا آیا تو راضی ہے پدر ہونے پر میرے
اور عایشہ صدیقہ مادر اور علی چچا اور حسن وحسین برادر اور فاطمہ بہن ہونے پر
پس اس کلام بشارت سے طفل مذکور نے معلوم کیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہین عرض کیا زہے نصیب میرے جو یہہ مرتبہ پاؤن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسکو گود مین لے لیا اور مکان اقدس کو تشریف فرما ہو کے غسل
دلوایا اور ملبوسات واطعمہ سے ممتاز فرما کے صلوۃ کے لیئے ہمراہ لے آئے
اطفال کے معاینہ مین حال دیگرگون نظر آیا پوچہنے لگے کہ حال تیرا کیونکر ترقی پایا
جواب دیا کہ اول مین یتیم تہا اب پدر میرے رسول اللہ ہوئے اور عایشہ صدیقہ رض
مادر اور فاطمہ رض ہمشیرہ میری اور علی رض چچا میرے اور حسن وحسین برادر میرے
پس کیونکر فرحت نہو کہ اس مرتبہ اعلی کو پہونچایا اللہ تعالے نے مجہے باقی

اطفال آرزو کرنے لگے کاش کہ ہم یتیم ہوتے اور مرتبہ تیرا پاتے وقتیکہ وفات ہوا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا طفل مذکور خاک بر سر کر رہا تھا اور رکھہ رہا تھا حالا مین یتیم و غریب ہوا ہون جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ملاحظہ فرماکے اپنے سینۂ مبارک سے لگا لیا اور کہا غم نہ کہا مین متکفل تیرا ہون فایدہ

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رہا شہر رمضان کے بعدہٗ تابع کیا ستۂ شوال کی کو گویا روزہ رہا تمامی سال کے کسلیئے کہ سال کے سہ صد و شصت یوم ہوتے ہین گویا ہر یک یوم صوم شہر رمضان کا معہ ستہ شوال کے بمقام ثواب دہ یوم کے ہوگا اور ایک روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالے ثواب شش انبیاء علیہم السلام کا عطا کریگا اول آدم علیہ السلام کا دوم یوسف علیہ السلام سیوم یعقوب علیہ السلام چہارم عیسیٰ علیہ السلام پنجم موسیٰ علیہ السلام ششم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا:

رمضان کے بعد شوال

بالخیر

این چند سطر است از احقر الزمن محمد ابو الحسن الانصاری بریلوی

الحمد لمن خلق الخلق بصنایع الاتم ویرسل الرسل لهدایة الامم جل شانه والصلوة علی من هو افضل الرسل وللانبیاء خاتم اما بعد فهذا الکتاب ینطق للحق وللمواعظ عن علامة افهام احکام الشریعة المولوی محمد نجم الدین علی المدراسی طبع فی شهر رجب المرجب سنة ۱۳۰۲ هجریة نبویة

قطعہ تاریخ طبع نجم الواعظین از نکتہ سنج بیہمتا صوفی با صفا معز القاب

جان عرفان محمد محی الدین خاطر احسنی حیدرابادی

جس لفظ سے کتاب کے چھپنے ہو لو عدد
اول ثریا و صفر کو پھر اوسپہ دو عدد

تقسیم بست پر کرو باقی کو نکتہ سنج
ہے بعد صفر ضرب برا عداد شصت و پنج

اعداد ہفت اوسپہ زیادہ اگر کرین
خاطر یہ سال ختم عجب ہے نظر کرین

ولہ ایضا فارسی

للہ الحمد کہ نجم الواعظین
در مواعیظ و نصیحت بے بدل

کرد نجم الدین تصنیفش کہ او
حاجی حرمین باشد بے مثل

چون تلاشم بود سال اختتام
گفت خاطر چشمۂ فیض الازل ۱۳۰۷

قطعہ تاریخ ہمنام از سید عبد الرزاق صاحب المتخلص بہ ناظر متوطن بنگلور

مرقوم شد خوش نسخۂ پر فیض و گنج موعظت
از کلک واعظ مولوی حاجی محمد نجم دین

ناظر برای سال آن آمد ندای ہاتف این
ہمنام وہم تاریخ خوان نجم الطلوع الواعظین ۱۳۰۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم و نصلی و نسلم علی النبی الکریم

تاریخ تالیف رسالہ فیض در بیان اسرار صیام حسب مذاق واعظین فرخندہ انجام
ہر حرفش دریای معانی را بیانی و ہر لفظش بحر فیضان زبان لن ترانی را نشانے

زبان بتوصیفش گنگ و قلم بقیاس لنگ، گہر ریز خامہ عنبر شمامہ سعادت انتساب کرامت مآب عمدۃ الواعظین زبدۃ الناصحین مقبول بارگاہ الٰہی محبوب آستانہ کبریائی ماحی البدعۃ حامی الملتین مولانا مولوی محمد نجم الدین علی مدراسی لازال نجوم افاداتہ لامعا علی الناس ابین شموس فیوض ضیاتہ طالعا علی العالمین خواستم بنوک قلم آرم وصفش کہ کنا عذرا یاد گار گذاشتہ این کجا این مدح سرائی کجا حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را لیکن بحکم لکل جدید لذۃ اینہال بیت چہ د ضیوف وحی نیاز مند خلیل افندی صبغۃ اللہ مدراسی غفر لہ قاضی نواب سعد مرحوم مدراس بقصد تحریر

وصورت لسلتقبل آورد

خطا چون ذره راه اسرار آگه	رباعی رخشان گشت از کتب حقائق آگاه
تاریخ او بروی دل القا گشت	دریای فیض نجم الدین تاکوه
اسرار شریعت بیان تبیین ہے	ولہ سارے خفقد صیام ہیں تزئین
تاریخ تالیف کیا دل نے یون	تاہان فیض جاری نجم الدین ہے

ابیات

مرحبا دل مرحبا صد مرحبا	جسم و جان سے ہے صدا صد مرحبا
واعظ مشہور حاجی نجم دین	کاشف اسرار حق عین الیقین
موشگافی آیہ روزے میں کی	علم دریا کو عجب کوزے میں کی
جس نے دیکھا شوق سے یہی کہا	اب نہیں دنیا میں ثانی شیخ کا
قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا شِئْتُمْ	هٰهُنَا النُّكَتُ الْمَعَانِيْ دَا ئِمُ
مدح ساری ہو کہاں تجھ سے خلیل	جسقدر کی جا سے بیشک قلیل
سال تاریخی کہے ہیں واعظین	روی جان انہار فیض نجم دین

۱۳۰۷

غلطنامہ کتاب مجمع الواعظین

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
نشرح اللہ	نشرح	۱۵	۱
حسبا شبابہ	جسا انلیت	۸	۴
کمن کتب	کمن طبع	۱	۵
امور	امور	۴	۱۰
ھی اشد وطا	اشد وطا	۱۱	۱۰
ہوتی	ہولق	۳	۱۲
تندوم	تندوم	۵	″
فرمایا	مایا	۲۱	″
لیس اللہ	لیس للہ	۱۲	۱۵
لشہوۃ	لشہوہ	۴	۱۶
واثما	واثما	۷	۱۹
یصیر	یصر	۷	۲۰
کل نفس بما کسبت رھینۃ	کل نفس رھینۃ بما کسبت	۱۷	۲۷
من طیبات	من الطیبات	۱۸	۲۸
ما رزقناکم واشکروا للہ ان کنتم	ما رزقناکم ان کنتم	۹	″
ایضا من	ایضا	۳	۳۰
کتاب منہاج	کتاب منہاج ومن	۹	۳۴
	منہاج	۹	۳۵
حافظہ	حاخظہ	۱۵	۳۶

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
کمال کو نہایت	کمال کو نہایت	۷	۳۷
لغتی	نغمی	۱۹	۴۱
ایضا	ایضا	۱۱	۴۲
سبلنا وان اللہ	سبلنا ان اللہ	۱۳	۴۴
فاذکرونی اذکرکم	اذکرونی اذکرکم	۱۱	۴۷
لا یبتغون ما انفقوا منا	لا یبتغون منا	۱۰	۴۶
ولا خوف	ولاخوف	۱۱	″
بشعور	لا شعور	۵	۵۰
لا یحزنہم	یحزنم	۱۰	″
لانفسکم	لا نفسکم	۱۵	۵۱
ومن یاتیہ	من یاتیہ	۱۰	۵۳
قد عمل الصالحات	قد عمل صالحا	۱۰	″
جنات عدن تجری	جنات تجری	۱۳	″
من یاتیہ ربہ مجرما	من یاتیہ مجرما	۱۸	″
رکھے گا	کہیگا	۱۸	۵۴
الاحسنینہ	والاحقینہ	۶	۵۶
شغل	سغل	۹	۵۷
حلاوت	حلاوت	۱۰	۶۰
حظ	حلص	۱۶	۶۱

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
شمس	شمش	١٨	٧٥
ائمۃ	ایمتہ	٢٠	"
دور	دو	٦	٧٦
نیز	ینر	٧	"
[illegible]	[illegible]	١٩	"
اَلبقاء	اَلبقاء	٤	٧٨
لشکری	شکری	٦	"
ہیں	میں	"	"
بود	الود	٥	٧٦
حاصل	حال	١٨	٧٧
ام	امام	٣	٧٩
کئی	کہیے	٢٠	٨٠
علیکم	عکیکم	١٦	٨١
حظوظ	خطوط	١٧	٨٣
تنتظمون	تتظمونا	١٠	٨٤
فدیۃٌ	فدیۃٌ	"	٨٩
وجوب	وجواب	٣	٩٠
تخییر	تخیر	٤	"

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
فخرالدین وغیرہ	فخرالدین	١	٩٢
انف	الف	١٧	٩٣
تتخذ	نتخذ	٢١	٩٧
فضیلت	افضلیت	٢٠	١٠٠
ہزار ہا کے شب	ہزار شب	٧	١١٠
بنی اسرائیل	بنی اسرافیل	٤	١١١
عبدود	عبدو	١٣	"
بمثال	بمقال	١٧	"
صلاحیت قلت	صلاحیت وقلت	٨	١١٣
دفعہ	فعہ	٣	١١٦
ہو	ہوا	١٣	"
المسجد	المسجد	١٤	١١٨
بہی	بہی	٦	١٢١
گردتم	گردتم	٨	١٢٧
ماقدر اللہ	ماقدرہ اللہ	١١	"
رہیگا	رکھیگا	"	١٣٩